

کلیاتِ بلاغت و فنونِ سخن گوئی

کلیاتِ بلاغت و فنونِ سخن گوئی

کلیاتِ احمد

نیز فکر قدوه السالکین بنوع العافیه حضرت شاه حافظ احمد حسین خاں صاحب

قادر و شفیق شایعہ پوری الشیخ صاحب احمد نور اللہ مرشد

مرتبہ عالیہ حاجی علی حسین خاں صاحب ازادہ مصنف شایعہ پوری

محلہ باغی خان

در مطبع نظامی پل اول طبع شد

نظام الدین پور



CHECKED 1996-97

684

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 محمد و فی علی رسولہ الکریم

ہرگز نیرد آنکہ دلش زندہ شمع عشق + ثبت است جبریدہ عالم دوام ما
 اللہ تعالیٰ عواسمہ نے انسان کا نام دنیا میں باقی رہنے کے جو ذرائع پیدا کیے اُن
 میں اولاد روحانی و اولاد معنوی کا مرتبہ سب سے فائق ہے اور جیسا ان دونوں
 ذریعوں سے انسان کا نام عزت کے ساتھ یادگار عالم رہتا ہے کسی اور ذریعہ سے
 نہیں رہتا وہ ہزار ہزار صاحب کمال جو اپنے زمانہ میں آسمان شہرت پہا ہوتا
 و آفتاب بن کر چکے ہوئے آج پر وہ خاک میں پہنا ہیں اور اس وجہ سے کہ
 انھوں نے اولاد روحانی و معنوی میں سے کوئی یادگار نہیں چھوڑا ان کے
 ناموں سے بھی کوئی واقف نہیں برخلاف ان کے جن حضرات نے کوئی یادگار
 چھوڑا ہوا ان کے نام نامی و اسم گرامی آج بھی ویسے ہی روشن و درخشاں ہیں جیسے کہ

ان کے زمانوں میں تھے بلکہ اُس سے بھی زیادہ۔ احمدؒ کہ میرے پیروند حضرت
 حافظ احمد حسین خاں علیہ الرحمۃ والاعتراف بھی انھیں مقدس بزرگوں میں سے ہیں اور
 اپنے کثیر النعمہ اولاد و حافی (مریدین) کے ساتھ اولاد معنوی بھی اس رتبہ
 کی چھوٹی ہی ہو کہ باید و شاید۔ یعنی کلام بلاغت نظام۔ حضرت قبلہ و کعبہ علیہ السلام
 مقامہ کے حیات میں متعقدین و مریدین بلکہ دیگر شائقین کا بھی بڑا اصرار رہا کہ حضور
 ممدوح کا پاکیزہ و دلپذیر شاہد کلام زیر طبع سے آراستہ ہو کر نظر افروز شائقین ہو
 لیکن حضرت ممدوح علیہ الرحمۃ نے بوجہ غمے انکسار و فروتنی اپنی حیات جہانی
 میں اس طرف توجہ مبذول نہ فرمائی حضور ممدوح کی وفات کے بعد اس وجہ سے
 کہ مجھے نسبت برادر زادگی کے علاوہ شرف بیعت بھی حاصل ہے سب بڑھک
 میرا فرض تھا کہ میں یہ ضروری کام انجام دوں اور شائقین کی تمنا پوری کرنے کی
 کوشش کروں لیکن کچھ ایسے اسباب پیش آتے رہے کہ مجھے کسی طرح موقع نہ ملا
 اور تویہ حالت تھی اور اوہ شائقین کے اصرار و تقاضہ ہائے بسیار کی کیفیت اس
 حد تک پہنچی کہ مجبوری قلبی نسخے پیش کرنے کی ضرورت پیش آئی لیکن آخر کب تک
 ظاہر ہے کہ یہ کام ایسا نہیں ہے جس پر ہمیشہ عملدرآمد کیا جاسکے پس یہی مناسب معلوم
 ہوا کہ جہاں تک جلد ممکن ہو یہ گوہر آبدار سفینہ قرطاس میں لگا کر شائقین یا مکین کے

سامنے پیش کر دیئے جائیں اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار بلکہ بیحد و بیشمار شکر ہے کہ اُس نے
 مجھے اس خدمت کے سبکدوش ہونے کا موقعہ دیا اور وہ دُرُغور جن کی ہزاروں نظریا
 مشاق تھیں اس سبک میں مسلک کر کے پیش کرنے کا فخر مجھے حاصل ہوا اس موقع پر
 جناب حضرت حافظ مایاں علیہ الرحمۃ والاعتراف کے مفصل حالات و کمالات احسن کے
 لیے ایک فقر چاہیے) کا اظہار تو میرا مقصود نہیں ہاں اتنا عرض کر دینا ہے موقعہ
 بھی نہ ہو گا کہ حضرت مدوح اپنے والد ماجد جناب غلام قادر خاں مرحوم کے منجھلے بیٹے تھے
 بتایں ۲۴۔ شعبان ۱۲۶۶ ہجری بروز جمعہ آپ کی ولادت ہوئی قرآن شریف حفظ کرنے
 کے بعد آپ نے دینیات کی تکمیل کی چونکہ ذات بابرکات آنجناب کو تصوف و فقر
 فطری ذوق تھا اس لیے بعد فراغ علوم مشائخ عظام کی زاویہ شمیمی اختیار کی اور
 اُس دور کے عظیم الشان صوفی باصفا حضرت مولانا غلام امام خاں علیہ الرحمۃ والاعتراف
 سے (جو حضرت مولانا سرفراز علی گورکھ پوری قدس سرہ کے خلیفہ تھے) مشرف بیعت حاصل
 کیا اور غیر معمولی مدت تک ریاضات و مجاہدات میں مشغول رہنے کے بعد خرقہ
 خلافت سے مشرف ہوئے اور چاروں سلسلہ میں بیعت لینے کی اجازت عطا
 کی گئی ابتدا سے عمر میں آنجناب نے سیاحت بھی کی تھی کشمیر و پٹال و غیرہ تک
 پیادہ پا تشریف لے گئے اور حج بیت اللہ و زیارت مدینہ منورہ سے مشرف ہوئے

اور شاہراہ اولیا کی زیارت سے فیضیاب ہو کر آخر زمانہ میں جب آپؐ نے گوشہ نشینی اختیار کی تو پھر باستغاثے شرکت عرس حضرات خواجگان رحمۃ اللہ علیہ کبھی خانقاہ سے قدم شریف باہر نہ نکالا تھے کہ ٹھینا چور اسی سال کی عمر میں خرقہ خلافت میرے منجھلے بھائی محمد طاہر حسین خاں صاحب مدظلہ کو عطا فرما کر بجا روضہ فالج بتایا ۶۷ ہجری ۱۲۹۹ء بمصر ہی شب جمعہ اس جہان فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرمائی اور جس روز آپ دنیا میں تشریف لائے تھے اُسی روز یعنی جمعہ کو قبل نماز اپنی خانقاہ واقع شاہجہان پور محلہ ہاتھی تھان میں مدفون ہوئے علی العہوم تو آپ عبادت اور تعلیم و تلقین میں ہی مصروف رہتے تھے لیکن بحالت ذوق و شوق کبھی کبھی نظم بھی فرمایا کرتے تھے جس کے متعلق اندر اہ تواضع و انکسار اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میں شاعر نہیں ہوں اور فن شعر سے مجھے آگاہی نہیں ہے صرف دلی جذبات کا اظہار کر لیا کرتا ہوں اور بات بھی یہی ہے کہ اہل حال کو رسمی قبل و قال سے زیادہ تعلق نہیں ہو اگر تا ان کے محل مقصود کا کنگرہ اس سے نہایت بلند ہوگا ہو کہ اس لحاظ سے حضرت ممدوح کا کلام ایک محقق فن کا کلام نہ سمجھا جائے لیکن اس میں کلام نہیں کہ جو صاحب دل اس پر نظر کرے گا اُسے یہ توحید و تصوف کا ایک بحر و خارا و دلی جذبات کا ایک آئینہ مصفا نظر آئے گا اور تعجب و حیرت کے ساتھ وہی

سلوک کر چکا جو نیم سحر کا جھوٹا غنچہ ہے بستر و ناشگفتہ کے ساتھ کیا کرتا ہے اب
میں آپ کو زیادہ تکلیف نہیں دیتا بسم اللہ کیجئے اور ورن لوٹ کر دیوان
ملاحظہ فرمائیے۔

شعر

لہذا کھدیر آں چیز کہ خاطر میں خواست ۴ آخر آمد ز پس پردہ تقدیر پدید
طالب و مافلاح و ایرین خاکسار حاجی علی حسین خاں خلیفہ محمد مظفر حسین خاں خرم
ساکن شاہجامہ پنور محلہ ہاتھی تھان

قصاید فارسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

در حضورِ حضرت جانانِ ما
کایِ جمالت دردمند الی رادوا
تیر غم کردہ مُشکِ سینہ را
ہمچو مجنون کردہ شیدا مرا
اے سچائے دلِ بیمارِ ما
وز رخ تو حسنِ خواباں را ضیا
می کند حسن و جمالت را ثنا
سجدہ آرد پیش تو ہر مہ لقا
ذرہ و شہرِ حسنِ گویاں رہنا

چوں سی اے قاصدِ بادِ صبا
آستانِ بوس و بزاری عرض کن
نلے رخِ جاں بخش تو زایم و زار
سوخت جاں از آتشِ سوداے تو
راحتِ جانِ مرہینِ خویش باش
اے جمالت نورِ جانِ عاشقاں
عشقِ خود اندہر ز زبانِ درہر لغت
اے جمالت ربِّ اریاب آمدہ
پیشِ تابِ آفتابِ روئے تو

ہچو انجم مہر خاں محو تو اند
 کے تو اندیدن تر اماند حور
 گر نظر پڑد بسویش ز اضطراب
 انفس دآفاق ظلِ رمکے اوست
 شد محبت شرح صدر عاشقان
 بیدلی گم گشتہ ام در راہ عشق
 آتش شوقم دل من سوختہ
 اے جمالِ روح پرور یک زماں
 عشق تو آمد خلیلِ جان من
 گریہ و ارمِ عشقت چوں شعیب
 سوخت جانم ہچو طور از عشق تو
 ہچو مجنوں صد گریہاں چاک شد
 تیشہ زن بر جانِ خود فرادوش
 جامہ در گل از تو بلبل در فغاں
 چاک شد جاں را گریہاں چوں سحر

آمدہ نورِ رخت شمس الضحیٰ
 از جالت گشتہ خیرہ دیدہ
 چوں چربیل سوزد با آس
 لیلۃ الاسرے ست آں زلف دوتا
 بود عشق اتنا فحشا باہرا
 باش بہر جان من نورِ ہدایے
 آب چشم ریخت چشم را بنا
 شو چو روح اللہ طیب جان ما
 سوئے این یعقوب اے یوسف بیا
 داشت چوں داؤد جانم نالما
 مست و حیرانم چو موسیٰ از لقا
 در غم و سودائے آں لیلایے ما
 بیدلال از عشق آں شیریں لقا
 شمع سوزاں جاں فغاں پروا نہا
 عشق پیوں شد از وہمچوں ضیا

صد چو باد عشق او گم گشته اند
 آں جالش پہچو خورشید آمدہ
 ذات واحد او صفت با بشمار
 ظاہر و باطن جمال حسن دوست
 از پس و از پیش و بیرون و درون
 آمد و گرفت جسم و جان شاں
 عاشقان خود غرق بحر حیرت اند
 پہچو جسم آفتاب روی دوست
 می کند خود نوید خورشید قدم
 چشم خیزہ می کند شوی حسن
 از شعاع و شوی حسن ازل
 بے نشان کردست عشق بے نشان
 بہر فانی ہر مکان شد لامکان
 جاں شد مدہوش از مستی و شوق
 گمانشائے سید مدانوئے یار

پیش خورشید بود ماہ و سہا
 و ان صفاتش مہر ذاتش را عینا
 تاندا ندکس مراد را انتہ
 شد محیط عاشقان با صفا
 و زیبا و از زمین تحت و علا
 آں محیط بیکراں بحر صفا
 محبوبان گشتہ ہاں سرتا بہا
 کرد فانی ہستی عشاق را
 محبوبان ہاں جسم در ضحی
 آں چناں کہ برق ساز و از سنا
 جان عاشق شد در وفائی دلا
 آں دلے را کاندرو گرفت جا
 گشت باقی روح او اندر بقا
 روح چوں آئینہ شد محبوبا
 بادہ از مستی چشم فتنہ را

عنذیب از لحن خوش اندر سماع
 گشته پنهان بهجی مستی در شراب
 نوحه کرد در ناله عشاق بود
 عقل اندر کوئے او گمراه شد
 دستگیرم باش از عشق از جنون
 من ز عقل بخیه گرفتار آمدم
 نیست در بازار او حیل گری
 کار مردانست جان دادن بهشوق
 نیست عاشق آنکه او ترسد ز جان
 ساقیا از جرعه مستم بکن
 قطره زان باده در کامم بریز
 آتش در هوش و عقل من بزن
 باده افزون ده تا بپنجه شوم
 آنچنان در بحر مستی غرق کن
 تا زوایم عقل جان گردد خلاص

گل ز فراطشوق بدریده قبا
 شد عیاں مانده حسن دلربا
 خنده زن اندر بتان مه لقا
 فهم را و دهم را بشکسته پا
 جان ما از قید دانش کن رها
 دست من گیر از جنون بهر خدا
 اولین سودا شش جان کردن خدا
 پند گیر از شمسوار که بلا
 جان دهی شد کار مردان خدا
 تا پریم از مستیش سوئے علا
 کاب چو امانیت جان را در بقا
 زان شراب آتشینم ساقیا
 جان رها از قید این چون و چرا
 تا نشناسم ز می را از سزا
 تا رها دهم دل از غم تنگ و سزا

نیست غیر عشق او کارے مرا
 شکل مجنوں گشتہ ام سستاپہا
 از پے نظارہ ات اسے دلربا
 ہست ہر جانے بے شقت بستلا
 عشق رسوا بر سر بازار صا
 از پیم داں نشو مشن دیوانہ را
 در نہاں پایاں دار و شہر ہما
 عشق گشتہ سوئے دلبر رہتا
 پر سیاہ دوست اورا ہست جا
 عشق باد و کیت مرغ روح را
 کردہ زیر حادثہ ہر دو نشو و نہ
 سوئے بالا بر کشودہ ہا لب
 تاشدہ پیدا بجاں میل علا
 نیست اورا غیر جان پاک ہ
 برتر است از عرش و کرسی و نہ

اندریں رہ گزیم یا نہیم
 از جنون عشق و از سوز دروں
 ہچو من شد صد ہزاراں بیقرار
 خوب رویاں پر تو حسن تواند
 حسن را خود کار یافتہ گزیت
 ہاے و ہوئے مار سودا می ویت
 در عیان عشق آہ و وایا کند
 عشق دلال است از بہر وصال
 عشق جاں را سوئے جاناں می ہڈ
 شہ پر او جاں پند سوئے قدس
 بہر جاں پیدا شدہ میل قدم
 جاں نلائے آب و گل پیروں حمید
 میں تعلق ہے پستی را شکست
 طائر عشق است قدسی آشیان
 چمکے ہست اورا صفات ذات حق

کے ہمارے لامکاں آید پدام
 جز کہ خود را اندرونانی کنی
 غیرتش مرغیرد لبر را بسوخت
 دوست را از غیر خود غیرت بود
 ہستی وہی حجاب دوست بود
 از ہمہ پیریزاں رویافتہ است
 تا تو می حق از تو باشد در حجاب
 اینکه ہستت نہاید نیست ست
 زین عدم گردید اصل ہر وجود
 چو شہ زندیکبار بحر بیکراں
 جملہ عالم رخت آں بحر و اں
 و حقیقت عشق آمد چو شہ بحر
 عاشقاں چو غرق بحر وحدت اند
 عشق اول فانی مطلق کند
 مردہ از خود بجاناں زندہ است

آنکہ پروانش بودے منتہا
 پس بذات پاک او یا بی بقا
 زین سبب عاشق شد از ہستی فنا
 رویش نقش جان خود را کن فنا
 گشت بچو شد بہ دلبر آشنا
 در حضور حضرت معشوق حسا
 چوں خودی بشکست پیدائند خدا
 نیستی ہستی ست کو دارد بقا
 زو مدد ہائیت جاں را از ابتدا
 زو بہر آمد صد ہزاراں موبہا
 ایں جہان و آنجاں ما و شما
 رو بخواں تو کنت کز ما مخفیاً
 یافتہ ز اں غرقہ در بے ہما
 بعد استہلاک می بخشد بقا
 سببہ آئینہ از خورشید ملا

عشق با شد حسن دلبر را بہا

عاشقاں آئینہ ذات وے اند

غزل

شد نشان حسن تو بدرالبدی
 ہچوا نجم پیش خورفانی ولا
 ہست خورشیدے نہاں زیرِ ردا
 رفتم از خود او چو آمد پیش ما
 مست و آزادست از قیدِ بلی
 رقص جاں بنگہ بروں از دیر و جا
 نیست ممکن تن زجاں گرد و جدا
 در عیاں گلگونہ ہر مس لقا
 پر تو می میداں نہ حسن دلبر با
 ہچو عکسے داں دل آئینہ را
 خانہ خالی یافت زان بگرفت جا
 وز زبان نے دلاں کردہ نوا

آہتی از روئے تو شمس لطف
 عاشقاں خود محو حسن دلبرند
 اندرین آئینہ جان عکس اوست
 زو نشان حتم شد من بے نشان
 می بخورده عشق در روز الست
 چہ تازی اے فلک بر رقص خود
 حسن او جانست عشق من تن بست
 در نہاں چوں سوز جان عاشقاں
 احمد را ایں ہائی دیوے عاشقاں
 جان عاشق پر زجان بودہ است
 چوں پری آمد درون دل نشست
 در لباس عاشقاں نہاں شدہ

یا پری خود بود و آدم پرده بود
همچو خور و زتابش خود شد نهال
همچو جال و زهر دله پنهان شده
عقل در ادراک و انش گشته گم
رهر و ال خود غرق بحر حیرت اند
محسن دوست چوں آئینه اند
عاشقان مرآت حسن و لبر اند
دلبران را طالب عشاق دال
خود شکا به عاشقان ننمایین بتان
عشق پیدا کن که تابارت دهند
درنداری عشق با عاشق نشین
عشق جواز عاشق گم گشته دل
عشق خود نورست نورانی کن
ظلمت هستی ز پاکاں در بر بود
کار مردال است اندر راه عشق

غیش داند اصل کار غیش را
دال شمع نور او او را روا
چوں نظر در دید با او راست جا
فهم را اگر دید اعما دید با
کیست آنکس تا که داند آشنا
پیش خور مرآت بود پراز ضیا
دوست دارد و خود بر و آئینه را
سوئے عاشق هست میل شان بسا
در نهان با بیدلانش دو قفا
در حرم بارگاه دلر با
تا بیابی عشق زان یار صفا
بست فداش معن هر وفا
آل و له را کاندرو گشت
یا فتدایشان لقب نورم صفا
سرباز اول بنه انگاه پا

گر خلیل عشق هستی احمد پہچو اسمعیل کن جاں راندا	
---	--

غزل

<p>چوں سحر از پردہاے شب بر اندر او نقاب ناسود و جانیاں را خوش معطر زان شام بر کثم جامی بنہ زان بادہ چوں ارغواں سوخت جانم ز آتش عشق از درہ لطف کرم مست کن چنداں کہ تا از خود شوم من بچہ خبر بخش ازادی ز غم جان خمار آلودہ را چشم منور و بکف جام شراب آتشیں قطرہ زان بادہ چوں ساقی بکام بخیتہ سے رسول عاشقان فی قاصد بابیلاں</p>	<p>در صبح و ساقیاد جام می چوں آفتاب بادہ گل رنگ دہ بویںش بوچوں شک ناب کہ خمار او بمانم تا ابد مست و خراب ساقی از آب حمت بہر من آور شتاب بودہ ام نہ عقل پر افسون خود در پیچ و تاب شاد کا تم کن دمی زان بادہ گل رنگ ناب قدح گل رنگ خود آتش بزن و شمع و شاک تا لا عمرے بر در پیر حلا با تم خراب مروہ اند و صل جاناں سکون آور شتاب</p>
--	--

غزل

از فراق دوست و غمنایش جگر گردید آب
 حیف جانم سالها در این تمنا سوخته
 وائی بر جانے کہ با شد مبتلا می عشق تو
 سینہ بریاں دیدہ گریاں دارم اندر عشق او
 هست از عمری عیش عشق دوست جانم بفرار
 آه چوں این عشق خوابان بر دستانم ز دل
 در هوای هر وقت آں خم شدم مانند چنگ
 همچو بلبل ناله دارم بعشق گلرخاں
 برق حسن لاله رویاں خرم جانم بسوخت
 دلبران پستان عوامی خوبی نمی کند
 جام مودت سیاقی و حریفان ده نوش
 لاله گوی شکم می آهر بود از بهر من
 باش دایم احمد اخاک در پیر مغاں

همچو باری میچکد از چشمهایم خون ناب
 کے بود آں ماہ رو آید بہ پیشم بے نقاب
 وقت عمر بے برادر خود گشته کامیاب
 آہ زین جان آتش آہ زین چشم پر آب
 ز آتش سودائی او دارم دل پر اضطراب
 گر چه میگوئی ز رحمت ناصحا قول ثواب
 گشته ام پیری ز غم کوشا ہی عمر شباب
 چوں تدر و آتش غمم بہ رخ چوں ناتھاب
 اشک خونی میچکد از چشم من همچو سحاب
 شوخ زمانہ چمن تار میا کرد کلاب
 مطرباں در بنم ستاں تا سحر نیزن باب
 نقل دارم ای حریفان زین دل همچو کباب
 تاز نوئے رحمت خود بر تو سازد و تم باب

غزل

صبحم چوں مہتاباں افکند از رخ نقاب
 شاہد معنی اگر آید پر پشت نے حجاب
 جوش زود بحر حقیقت چوں درون خوشتن
 جز کہ نقش آب دیگر سورتی ظاہر شد
 غیرت ذاتی او خود نام غیرت ربود
 نور ماند حقیقت نور خورشیدست و بس
 هستی تو نقش و بزمست در لوح خیال
 در شود خویشتن پنهان شد مانند خور
 تابش نور رخسار حجاب دیدہ شد
 او چو جانست و بہاں ظاہر از و مانند جسم
 از کمال خویش ظاہر در جمال خود نہاں
 شکوہ پوشیدہ دارد در ز طور خویشتن
 کن تجلی بر دلم ای شمشاد نور یقین
 ہر جمال اندر بہاں آئینہ حسن و لیسیت
 گوہر تاباست ذاتش هستی عالم صدف

روشنی رویی انجم زو شود بے آب تاب
 از وجود تو اثر باقی ماند ہیچ باب
 گشت ظاہر آب معنی صورت موج و حیات
 ہر چہ غیر بحر بینی آں بہنہ باشد سراب
 سوخت نور بجم و مہ از روز نور آفتاب
 مہتاباں جلوہ گر شد در لباس مہتاب
 آنچنانکہ ناماں بیند عالمہا بخواب
 شمشاد نور رخ شد در خویش را نقاب
 در ردائے نور خود پنهان شدہ خود آفتاب
 جسم را باشد زجاں جملہ سکون اضطراب
 ہچو جمال پیدا و پنهان ہچو بود اندر گلاب
 در لباس سبف و زائے گشت پنهان شکل آب
 ای ہمیں معرفت از مشرق جان غن ثواب
 ہست عشقی ز آتشہای او در الہتاب
 فکر کن پنهان شدہ اندر صدف در خوش آب

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

[illegible]

<p>خود را در این طرز در این طرز در این طرز در این طرز در این طرز در این طرز در این طرز</p>	<p>خود را در این طرز در این طرز در این طرز در این طرز در این طرز در این طرز در این طرز</p>
--	--

جواب

تو را به این طرز
 به این طرز

<p>به این طرز به این طرز به این طرز به این طرز</p>	<p>به این طرز به این طرز به این طرز به این طرز</p>
---	---

	<p>سرو بر آید و در سر آید سرو بر آید و در سر آید سرو بر آید و در سر آید سرو بر آید و در سر آید سرو بر آید و در سر آید</p>	<p>سرو بر آید و در سر آید سرو بر آید و در سر آید سرو بر آید و در سر آید سرو بر آید و در سر آید سرو بر آید و در سر آید</p>	
		<p>سرو</p>	
		<p>سرو بر آید و در سر آید سرو بر آید و در سر آید</p>	
<p>سرو بر آید و در سر آید سرو بر آید و در سر آید سرو بر آید و در سر آید سرو بر آید و در سر آید سرو بر آید و در سر آید</p>	<p>سرو بر آید و در سر آید سرو بر آید و در سر آید سرو بر آید و در سر آید سرو بر آید و در سر آید سرو بر آید و در سر آید</p>		

<p> بهر گشتن عشاق عدم کوئی تو بود دامن ای ماه که چوں فاخته کو کوئی تو بود کاندرو عکس جمال رخ نیکی تو بود از پئے بند و دم سلسله موی تو بود شیفته بلبلی جانم به گل روی تو بود هر که او گشته زان تیغ دو ابروی تو بود هر کار و نه نند شیفته روی تو بود مست از عشق تو رسوای سر کوئی تو بود لامکاں بجا خرام ورم آهوی تو بود مهر آں ماه لقابال تو ماندوی تو بود خصلت طبع دل آنار و جفا بوی تو بود </p>	<p> زین نشان گشت هر آنکس نشان جنت ز تو ناله عاشق فانی که پراز پستی نت ساقیا مستیلم چونیکه بدیدم و جسم که جنون حمله کند از سیر کویت نه روم ناله نیست مرا هر سحری از غم تو تا ابد زنده نه گردد ز دم روح الله عاشق سوخته جال را چه کلیسای حرم این دل شیفته از ننگ ز ناموس رسید وحشی عشق تو با غیر نگیرد آرام خوش سیدی ببرد تو ای طائر عشق کشتن عاشق و غارت گری دین دل </p>
---	---

طمع دارد دل احمد نظر لطف ز تو
 ز آنکه مباح تو ای شاه و ثنا گوئی تو بود

قصید و بیان نخلان عشق و مراتب جوشن با و او

دل برده ز من بیت ستمگار
 زان حسن و جمال رفتم از خویش
 در سینه ز عشق آتش افروخت
 یک بار از من - بوده
 سینه زده ز غمزه در جان
 چشم هزار فتنه دارد
 از حسن شده محیط جانها
 جان کرده بسان روح در دل
 چوں سوز نهالست - آهم
 چوں مهر که دیده اش - بیند
 در تابش خوندنهای چو خورشید
 خود شدت قرب بجاگشته
 در چشم چو جان ز چشم نهال
 در عشق نهال چو سوز عاشق
 در ناله بلبلاں فغان زد

شیرین سخنی و شوخ و عیسیار
 نغمه هوش به سر نه ماند دستار
 دل به چو غلیس گشت در نار
 جز آه نه ماند در دل زار
 زان زینت سنال شده دل افکار
 زان بر لب خلق هست ز نهار
 و ز زلف بکمرده دل گرفتار
 گردیده چشم نور البصار
 پدید است ز رنگ زرد رخسار
 پوشیده شده در عین اظهار
 گردید روانی رویش انوار
 در دیدن جانست دیده را عار
 در دیده بسان نور البصار
 در حسن نهال چو رنگ گلزار
 گشته به چمن بهار گلزار

<p> پروانه از دست دردم ناز از بهر بتان ست رنگ رخسار انفال بدرون بلبس زار یعقوب پدیده دیدش انوار گردید یقیس ناله زار آتش رنگ روی و رخسار پیداست هرا نچه بود اسرار </p>	<p> در شمع ز حسن چهره افروخت پنهان شده زیر آه عشاق در صحن چمن برنگ گل بود گلگون حسن یوسف آمد شد رونق حسن روک پیل چون روح حیات جسم و جان هست بنگر به عیاں شهودشاید </p>
<p style="text-align: center;">غزل</p>	
<p> از بادیه حسن خویش شرار صد فتنه بخلق از دست بیدار و آن راحت عاشقان بیمار جبریل ندانست اندر آن بار و آن ناز و نیاز غرق اسرار فارغ از نوا بلبس زار </p>	<p> بود آن بت مست ناز و طرار گون گس او بخواب ناز است آں مایه حسن و ناز و خوبی در حجله ناز خویش خفته آمیخته حسن و عشق با هم چون غنچه درون خویش پنهان </p>

خود ناظر خویش و خویش منظور خبر هستی مطلقش و گر نه آنجای عدم و وجود یکساں آں اصل وجود و هستی محض ولما زخندنگ غمزه مجروح از ناز خراب کرده جانها	آینه خویش و خویش ویدار برزخ تجلیات استار آینه پدید بود و ناز وال سدر بنظم و عقل زانوار جانها یکند او گرفتار ولما شده پائمال رفتار
--	--

احمد به بیان و شرح حنفش
لال است زبان قاتل و گفتار

در بیان خجانه عشق که مجهول النعت است و می بجفرت
احدیت اجمع

زال یاده تند داد ساقی آنجای اشارت نه رمنه از خویش خبر نه از دیگر کس	تا بهوش برفت و نیز دستار جز حیرت و محو نه دیگر کار نه مست بود نه بود بهوشیار
---	--

فارغ ز مقال و بحث و تکرار
 کے درک عقول را در اں بار
 بیرون شده عشق زو بہ یکبار
 چوں بادہ درون ختم شمار
 ز جوش بخود چو بحر یکبار
 ز اں قلم بے کنار و خار
 اشکال از و نجاست بسیار
 آبے ست گرفت شکل یکبار
 باقیست بذات بحر و خار
 پیرنگ برنگ کرده اظہار
 دل برودہ ز رنگ رو و رخسار
 دل کردہ بزلف خود گرفتار
 صد ہنچہ منی بہ عشق او خوار
 آبے ست مرا بہ لب شہر بار
 دل جوش ز ند چو خم شمار

برتر ز عدم وجود محض ست
 برتر ز خیال و وہم فکر ست
 ز اں بحر عدم چو موج برخاست
 آں جوش عشق بود دروے
 ایں عشق کہ بود گنج مخفی
 چوں بحر ہزار موج برخاست
 بر شکل حباب و موج و قطرہ
 در ذات حباب گر بہ بینی
 از روئے تشخص ست فانی
 بی صورتش گرفت صورت
 از حسن حباب کردہ جانہا
 از آتش عشق سوخت جانہا
 تنہا بہ غمش نہ من خرابم
 از برق جمال آں پری رو
 ز اں ز گیسست جانست مخمور

غزل

<p> حیران جمال روئے دلدار چوں آئینہ محوشد بیدار پر شد نہ جمال مہر دلدار گم گشته چو بخشم عاشق زار دل گشته فدائے روئے دلدار چیزے بخیال عاشق زار از روئے چو مہر پودہ بردار تا جاں بکنیم بر تو ایثار کن از می عشق مست و شارب جانہا ہمہ شد رہین خمار افتادہ مرا بآں پری کار </p>	<p> محویم بہ حسن آئینہ دار دل دیدہ تجلی جمالش آئینہ جان عاشقانش از شدت تاب مہر ویش جاں محوشد بہ سن جاناں جرمہر خیش و گر نہ ماندہ اسے مایہ حسن و ناز و خوبی یک جلدہ بکن و گر بخشم بنائخ خویش و ہوش من بر اول رفتے کہ عشق بنوشت احمد کہ اسیر زلف یاریم </p>
---	---

جوش اول نجم عشق سے بحضرت جمیع وحدت

چوں بادۀ ناب داد ساقی
 زد بادۀ عشق جوش اول
 و آن معدن علم و عقل اول
 علمت درو بعین اجمال
 خود عین تجلی و یقین ست
 هم اصل جمال و هر جلال ست
 برتر ز گمان یقین حرف ست
 آن معدن علم و عقل محض ست
 ای ساقی جان بیار بادہ
 دل قص کن در عشق و مستی
 ماست و خواب جام عشقیم
 از خرقہ وزند تو به کردیم
 رسوا شده ایم ما به عشقش
 یا ہم شبکی چو یار و ساقی
 خاک در پر میبکده را

افزودن شاهده و دیدار
 تا کرد بخویش جنبش اسرار
 و آن اصل و اصول روح و انوار
 تفصیل نداشت اندر آن باد
 ہم عین مشاهده نه استمار
 هم مبداء هر صفات و آثار
 آنجا بنود حجاب را بار
 آن عین حیات و عین البصائر
 تا باز شویم مست و سرشار
 تا چرخ زند چو چرخ دوران
 در میگردیم ام گروست و ستار
 تسبیح گنداشتیم و زنگار
 در کوچه و بر زن و بیابان
 دامن که مراست بخت بیدار
 چترم بکنند بحشر دادار

<p> تا شرویش گشت ہشیار از دے حبیب پرودہ بردار جلوہ گہ روئے خوب دلدار ہر اسم ترا ہزار اسمدار ہم منظر و منظرے و اظہار دلہا بہ کند تو گرفتار وے اصل وجود نور و ہم نوار کج رائے و فضول کرد انکار یک آدم و اسم اوست بسیار شد مبداء و اصل جملہ انوار زوثرالہ و برف دارد آثار زیں والد دل ست سوئے دلدار </p>	<p> از بادہ عشق ہر کہ شد مست اے عشق دلیل وصل من باش آئینہ حسن یا رمانی اے عشق ہزار نام داری وصفی کہ کم ازاں برونی اے مبداء و اے معاد جہاننا اے مخزن ہر سرور و ہر غم یک ذات و صفات نے نہایت یک عم بخواندش یکے خال نوریت بذات خویش سازج آبی ست در اصل صاف و سادہ ہر جزو بہ کل شدہ است راجع </p>
--	--

غزل

شیدے جمالِ رویِ دلدار

ماسوختہٗ محبتِ یار

	<p>مجویم بحسن بوی آں یار افتاد مرا بآں پری کار دل برده ز من جمالِ دلدار داریم ز عشق ناله زار تاخر من جاں بسخت کیا وانگاه ز خون ماست انکار چوں گیر که دامت دینار در کوئی بتاں قاده ام خوار بلبل به فغان و ناله زار برده دل تو بتان طرار</p>	<p>از هستی خود خبر نداریم دیوانه شدیم در هواش جانم بر بود حسن جانان در گلشن حسن مثل بلبل ز برق جمال آتش عشق پامال ز نار کرد جانها از عشق تو بوده ام در آتش عشق آمد و رفت عقل و هشتم از عشق تو گل قبا دریده چوں زنده احمد اتوبی روح</p>	
<p>جوش ثانی باده عشق مسمی بحضرت واحدیت</p>			
	<p>خودستی و ذوق شوق و مهر در ملک تجلیات و انوار هرگز نهماں گرفت انظار</p>	<p>ساقی ز شراب ناب افزود ز د باده عشق جوش ثانی اعیان بدر و ن علم جایافت</p>	

تفصیل گرفت جمله اجمال
 خود جمله صفات کرده جنبش
 ظلمت بپای امهات سبوح
 اسرار و صفات در تجلی
 اینجا است مقام انس بهیت
 ساقی قدحی بده و گریه
 یک جرعه بکام جان من بیز
 در جام بزیخون شیشه
 جانست بکن ز جام تو حید
 تاجو شویم مایه عشقش
 تا باز بهم من از من و تو
 خبر تو در گریه چشم ناید
 تو باشی و غیر تو نباشد
 زان برق جمال سوخت جانم
 سیلاب خول و است از چشم

ظاهر شده آنچه بود استار
 از سمع ارادت و هم البصار
 زو جمله صفات کرده اظهار
 جبار و دود و دوزخ و قمار
 هم معدن مهر و قمر و انوار
 تا افکنم از سر و دستار
 و زبانه شکن خمار پندار
 ساقی پیے عاشقان خو بخوار
 و ز شرک خفی دلم برون آر
 از سینه خیال غیر بردار
 زین هستی و همیم برون آر
 از دیده خیال غیر بردار
 دلدار شود و مشو دل آزار
 داریم چو ابر چشم خونبار
 دل موج زند چو بحر و خمار

	<p>دایست در و دل گرفتار کو آب لال وصل آں یار معان دل است عشق دلدار ما کالہ عشق او خربدار ما آئینہ او مرآہ بیدار</p>	<p>شکستہ سوی او کند جا نہا از آتش عشق جان من خست قرباں کنیم جاں بدعت او آں سبت و آن اویم مرآت جمال حسن یاریم</p>	
	غزل		
	<p>بے روی تو جان ماست بیمار دل خون شدہ آویدہ خونبار وز زخم تو خستہ ایم و ہم خوار در دست سنگ جفا کار جان و زخم زلف او گرفتار رستیم ز قیل و قال و گرفتار رستیم ز کسب و اندام ہمہ کار ہستیم اسیر زلف خداوار</p>	<p>اے یار بیا سوئے من زار شد آب جگر زرد و عشقت در عشق تو گشتہ ایم رسوا افسوس فدا دہ جان مسکین زخمی ست بدل ز تیر غمزہ مجویم بحسن روی جانان ہستیم بہر عشق یار بیخود گشتیم شکار ترک خوابان</p>	

ماست و خراب جام عشقیم از آتش عشق جانست منوال احمد اثری ست عشقِ اورا	چشم ساقی مراست خمار وزورِ دل است دیده خونبار تا گم شده ایم ما با سرار
---	---

جوش ثالث باده عشق سے بہ حضرت ار تسام

ساقی قدے دگر مدکن ز باده عشق جوش ثالث ظاہر شدہ لبِ قلوبِ واح افعالِ بذاتِ اوست پیدا ناظر بحالِ لوحِ محفوظ ہم صاحبِ کشفِ وحی والہام افعالِ تمام از و بخیزد عکسِ خطا تست نقطہِ ہال جز جانِ خراب در نگینی گفتا کہ بغیرِ دل نہ گنم	افروختہ ار تسام رخسار گشتہ چو حباب چرخِ دوار پوشیدہ بخود لباسِ انوار آمد بطہو از و ہمہ کار شایستہ ذوق و شوق و انوار آگاہ ز نفثِ روح و اسرار ہر فعلِ بذاتِ او در اظہار گردیم بگرد خود چو پرکار دیارِ توئی و دلِ ترا دار بنگر کہ دلِ ست جائے دلدار
---	---

صد حرف کنی و کم نگر دو
 از سینه هزار شکل خیزد
 صد موج ز سینه سر بر آرد
 از معدن دل هزار الفاظ
 آمد به بیرون ز بحر بیزنگ
 در خویش نگشته پیش من کم
 ناید بخیاں وسعت دل
 تو جانی و جان ما ست جای
 آن باد و ناب ساقیا ریز
 تا مست شویم و فغان از غم
 ای عشق بیا دوست من گیر
 جان مست بکن باد و خویش
 ز اندیشه ننگ دل شود پاک
 ای عشق اگر بهستی من
 اندر چه جزاوست نیست گرد

دانم که دل ست بحر و خار
 که رنگ گل آید و گیسو خار
 هر موج و لبت و در شهوار
 بیرون بنهاده سر در انظار
 اشکال هزار و رنگ بسیار
 دل قلم و دست بحر و خار
 تا چسبست دل و چه دار و اسرار
 جان دل ماتر بود دار
 در جام دلم برنگ گلزار
 در سیکه رهن ساز و ستار
 بازم برسان بکوی دلدار
 بازم برهان ننگ و از غار
 در خرقة و زبد آید م عار
 آتش بزنی منم سزاوار
 غیر آن بت ماه و نه بگذار

بے عشق تو خانہ بے چراغ هست
 بے مهر تو طالع و انگون هست
 بے مهر دل است سنگ خارا
 از عشق ہر آنکہ بونہرہ
 خود طالب چاہ و ننگ ناموس
 این بندہ دوزخ بہشتند
 در خرقة تو نہا نست زاہد
 وانی دل خویش کہ تو وصل
 از ہستی تو چو ذرہ باقیست
 گر علم دو کون جمع آری
 چوں سیر تو شد بحق نہ ساکن
 ای دل مدد طلب ز ساقی
 اے پیک بیا مژدہ وصل
 این مردہ تم ہم بر و بجاناں
 مردیم در آرزوئے رویت

بے مهر بدیدہ نیست اتوار
 بے عشق تو بخت نیست بیدار
 یا ہیزم خشک قابل نار
 خود مردہ دل است یا کہ پیار
 چوں نراغ شمشہ گروم دار
 عاشق نہ طلب کند بجز یار
 خود بینی تو بجائے زمار
 صوفی بدماغ تست پندار
 میدال بقیس کہ بہت ز نار
 غالب آئی یہ بحث و تکرار
 باشد ہمہ قیل و قال و گفتار
 کہ بہمت او بر آیدت کار
 تاجان کہنیم بر تو ایشار
 کو مرد خداست نیک کردار
 یکبار ز رخ نقاب بردار

<p>تاسمیرہ نیم زیر تلوار از خنیت دوست هست انہار روید بجاں ہزار گلنار عشق است از لذت خویش خو خوار</p>	<p>باز آور ابدیت خود کش چشمے کہ ز عشق خون بگرید چوں خاک بہ ناز عشق گشتم خون نخت ہزار مثل علاج</p>
--	---

غزل

<p>و ز سونگن مہر دلدار ز خمیست بدل ز غزہ یار از درد محبتیم بیمار رسو شدہ بکوی دلدار کار بست مرا عشق خو خوار شوریدہ سہرتم خستہ و خوار ز بخیر دل بست زلف دلدار از عشق شب نیم بیدل و تار نہ عشق از نیست نخت بیدار</p>	<p>بایم ز درد عشق بیمار آلودہ بخول و چشم داریم افتادہ بکوی یار بسمل سودازدہ جنون عشقیم داریم ز درد چشم پر خون دیوانہ حسن آں پر پرو جاں گشتہ اسیر دام جانان آہستہ لب و چشم پر اشک سے روی از نیست چشم روشن</p>
--	--

احمد زبسال آں پریر و
دیوانه شدیم بیخود و زار

جوش رابع باوہ عشق مسمیٰ بحضرت مثال

ساقی قدح شراب درودہ	دیدیم بجام عکس رخسار
ز باوہ عشق جوش رابع	تا شکل خیال بست و ستار
رو کرده ز غیب شہادت	پوشیدہ ہر انچہ بود اسرار
صورت گرفت نور پیرنگ	ارواح در آمدہ در انظار
تنزیح نہاں شدہ بہ تشبیہ	جسم آمدہ بہر روح ستار
تقدید بردہ رنگ اطلاق	آئینہ برفت زیر زنجار
ظاہر شدہ خلق حق نہاں شد	پہناں شدہ گنج زیر دیوار
آں نور لطیف شد مثل	ہر شکل خیال و وحی جبار
تا دیدہ باطنش بہ بیند	آمد بہ بصیرت و در انظار
اسرار قلوب کردہ ظاہر	آوردہ جسم و حی و اسرار
اسرار نہاں از دست افشا	زوغیب نہنہ گرفتہ اظہار

آرنده غیب در شهادت
 آن جسم لطیف بے تجری
 از عالم روح سوئے اجساد
 از سر نہاں و غیب ملکوت
 از ہر چہ بہ قلب آید اورا
 یک رخ سو قلب یک بحیمست
 راز کے نہاں بغیب بودہ
 از بادہ سرو بخش ساقی
 اے مہر پہر عشق بازی
 ما غیر ترا عدم شماریم
 ما دیدہ بروئے تو کشادیم
 خیر ہستی او در عدم دل
 ز اہد تو وعدہ است فردا
 از بہر تو عشق دشت پر خار
 این عشق کہ درس نیز بانی

اظہار کنندہ ہر اسرار
 پوشیدہ بخود لباس انوار
 آمد و خبر بحسن اطوار
 وز وحی خدا و دیگر اسرار
 آمد و سوئے جسم و سوئے گفتار
 بر رخ بمیان خاک و انوار
 از ذات سے آمدہ در اظہار
 وز سر کسل خمسا بردار
 ہستی مرا چو سایہ بردار
 ما ابو جو دست اقرار
 از غیر تو جان ماست پذیرا
 ہستی تو بیکمان ست پذیرا
 امروز مراست نقد دیدار
 بہر دل ماست ہجو گلزار
 در سہراش نہ بحث و تکرار

ای دل تو اگر مرهین عشقه	روح القدس آیدیت به تیمار
سلطانی هر دو کون دارد	عاشق که با دست یار هموار
جانم که بیا هست مشغول	باش در خیال غیر پزار
یک لحظه زیادت غافل	دیوانه بکار خویش بسیار
خفتید بدو چشم و دل خنید	دایم دل عاشق ست بیدار

غزل

دایم به عشق آن دل آزار	صدا ده و دو چشم تر دل زار
مجرع خندنگ چشم شوخیم	هستیم اسیر زلف خمدار
دیدیم به جام عکس ساقی	مستیم ازاں شراب دیدار
دیدم رخ تو شد مسملاں	عشق دل من شکست ز تار
آں روئے چون مهر صفیات	دیدیم خست شدیم دیندار
در حضرت یار جانست حاضر	دل سجده کند حضور دلدار
رفتیم بر دل ز رنگ ناموس	گشتیم به عشق دلبران خوار
رندیم و خراب در خرابات	از بهر بتاں شدیم زواریار

ابروی بتانست سجده گاهم عشق بُتِ ماهر و ستِ خرم مستیم ز چشمِ مستِ ساقی گردید کندِ جاں خیمِ زلف خود کعبه است کوسِ دلدار چشمِ ساقی مراست خسار هستیم خرابِ عشقِ دلدار بستند هزار فل یک تار

احمد ترسم ز راز و لب گر فاش کنم کشند بر دار
--

جوشِ خامسِ بادِ عشقِ مسی بجزرتِ شهادت

ساقی قدرے زیادہ بردار ز بادِ عشقِ جوشِ خامس جانے کہ ز چشمہا نہاں بود از غیبِ چو اسپا دواں کرد مست آمدہ سے بزمِ دلدار تا صورتِ غیبِ یافتِ اطوار چون جسمِ بدیدہ شد بدیدار ور ملکِ شہادتِ آمد آں یار گردید نشانِ شکلِ اجساد آمد بطورِ موالیہ شد جوہرِ قلبِ بسمِ محسوس حیوانِ نبات و نیزِ اعجاز صورتِ بگرفتِ سرو و انوار
--

	<p>اے بے لطف مثل اجاز برو حدت ذات او بگفتار رو کرده رغبت سے اظہار ظاہر شدہ اچھے بود اسرار اے حسن جمال سے دلدار بیناتِ ناگ گشتہ انصار اسرار گرفته شکل اظہار عکسے بنمود آئینہ وار مضمونست نہاں بزیارِ اشعار مہووم وجود ماست پندار ہر شانِ ویت ناوار اسرار</p>	<p>چون بخت و چوژائے شکل گرفت ہر شے بکمال خویش نادر اے چیز کہ از نظر نہاں بود پوشیدہ لباس جسم اعیان تکلیل گرفت در شہادت بے مثل پیش بستمثال اطلاق بقدر میل کردہ ارواح گرفت شکل اجساد مایم چو لفظ اوست معنی حق ہستی، طلق است عالم دلبرہ ز عاشقان بہر حال</p>	
	غزل		
	<p>زاہد بکنند بسوسے دیوار دلدادہ حسن سے دلدار</p>	<p>ما سجدہ کنیم دیدہ دیدار مایم خراب عشق آں یار</p>	

<p> اے عشقِ بیاؤ مونسِ شو بدستِ مرا بکن چو منصور مطربِ بنوازِ لغمِ امروز جانِ ما ہمہ یک بکن زستی بر آتشِ زہمِ آبِ مے ریز از بادِ غورِ توبہ بشکن عشقِ چو قنارِ آسمانست قسامِ ازلِ نصیبِ ما کرد دائیم شعارِ ورعِ ما نیز با بختِ سیتادِ کارم ہر چند دلم بگردنِ سرِ یاد دلِ جذبِ کندِ جمالِ محبوب </p>	<p> ہستیم ز عقلِ خویش نیز تا سر پہ نہیم پس در تا رقصِ کم چرخ و وار تا چرخِ زینم مثلِ پرکار تا خاکِ شوم بکویِ غمار بدستِ مرا بر بہار پس بے تہاں رویم ناچار رسوا شدیم بکویِ غمار امانتِ بختِ ہموار جسبِ ورعِ کینم چوں کار ایں عشقِ مرانداد ز نہار از خود زویم سوئے دلدار </p>
<p> از ہستی خویش احمدِ انیز وے گفت مرا بگوشِ آں یار </p>	
<p>جوشِ ساوسِ باوہِ عشقِ مسمے حضرتِ انسانِ کامل</p>	

ساقی ز شراب ناب گلزنک
ز دباوه عشق جوش سادس
دلبر کمال حسن آراست
دل برده ز خلق جسمه عالم
مجموعه جسمه عالم آمد
از روح بود محیط عالم
کونین درون او بگنجد
گردید ازین خلیفه الله
خود بچهره برائے اولمک کرد
خورشید بشکل خده آمد
در ارض و سما که حق نه گنجد
کونین بذات اوست قائم
هم عاشق و خویش و خویش معشوق
عالم همه بسم او چو جانست
چون تن که بر پر حکم جانست

درده که بنرم آمدن یار
بگرفت کمال حسن دلدار
بانای واد او رنگ رخسار
آن حسن و جمال روئے دلدار
شد مندر جش تمام اسرار
شد مرکز دایره چو پرکار
در صورت قطره بحر ذخار
بر بخت جهان نشسته شهوار
از سر خداست ذاتش اسرار
تا بنده زحق در دست انوار
گفتا دل او مرا بود دار
گردید خلیفه و سپهدار
مطلوب خب دست و خود طلبگار
ذاتش پے چشمهاست البصا
کونین بدام او گرفتار

<p>دل نیست مگر ترا دار از حمل امانت تو انکار دشنام خوش سب از لب یار کے پشت تو بار کوه بردار گوهر توئی و توئی خریدار از تست تجلیات و استار تا محو شویم ما با سرار این علم بجان خسته بگار نے پرده در آجواب بردار عشق من و تو بود عجیب کار عقل آئدہ شیش سیر تو خوار ہستی مرا شکست پذیر دار</p>	<p>جز در دل تنگ مانگنی این کوه و فلک زمیں بکرده خواندی چو مرا اطلوم جاہل ز نہار نہ عقل امر سازد از تست عطا رہر غریمیت از من عدم و وجود من نیست برہستی ما بکن تجلی تو باشی و غیر تو نباشد یک جلوه کن و مرا از من بر تو بامنی و منت بجویم مایم و یا توئی نہ اینم آمد حیرت مرا از من برد</p>
<p>احقر خدمت کن از رقیباں تا این نہ سرت کشند بردار</p>	
<p>عزل</p>	

ای زور عشق تو بیا بجاں دارم هنوز	داشتم مهر تو در دل بهچنان دارم هنوز
خاک گردیدم ز غم لیکن درو جان خویش	آرزوی دیدنت ای دستاں دارم هنوز
سالها بگذشت بر من تا که بسیار دیم	بچه بچه از دور عشق او فغاں دارم هنوز
من بیل از ترک حشمتی خورده ام تیر نگاه	کز جراحتهاش چشم خوں فتاں دارم هنوز
هر سحر از دور عشقت ای گل خندان من	نالما از موز بجاں چوں بلبلان دارم هنوز
عزم من پیری شده تا گشته ام خاک درش	وای جان من دلش نامهربان دارم هنوز
گرچه خیزدم ز خمار عشق یار نازنین	لیکه میل دیدن آن جان بجاں دارم هنوز
اینکه می بینی ز چشم اشک غونی ای حریف	در جگر از زخم تیغ او نشاں دارم هنوز
عشق خواب در دلم آخر قضا آسمان ست	خاک گشتم لیکه مهر دلبران دارم هنوز
خورده ام روزی ز خیم باده اش یکجگره	ز آن بجاں من منت پیر مغاں دارم هنوز
پیش خورشید رخت مانند اجسم گم شوم	عمر شد کیس آرزو پنهان بجاں دارم هنوز
تن فدا ده بر زمین و درو بجاں سو فلک	در کائنات قید و شوق لامکان دارم هنوز
بدو ز اول چو نظر کردم بخورشید رخس	آتش از عشق او در دل نهان دارم هنوز
پیش ترک چشم او پنجه روش بجاں شدم	دل ای ف زان تیر غره بهچنان دارم هنوز
آنکه بود آرام دل آرام جان من بود	در غم آن جان بجاں بجاں دارم هنوز

باش یک شب مو فغانِ جنیں لے ناز نہیں
 تافہ بر جان من چوں عکسِ خورشیدِ رخس
 دیہوائے نئے نشاں گردیدہ ام من لے نشاں
 در غم تو پہنچو فانی ز آرزو ہا مردہ ام
 من عیشِ لالہ رویاں خوں بسی بگریستم
 گشتہ عمری تاکہ خود را من شکارش کردہ ام
 در غمِ عشق تو ہانم روز و شب گریہ کن
 پیشِ خورشیدِ رخس مانند سایہ گم شدم
 در ازل از دست ساقی خوردہ ام بچرخ
 خرقہ و جادہ افگندہ بکوسے فروش
 کعبہ من کوئی یار و قبائے من سے دوست
 ترک کردہ زہد و تقویٰ از سرستی و شوق
 بادہ دہ ساقی زہد و اعطائے دل گرفت
 عشقِ خواباں از من کیس قرارِ دل ربود
 دل بہ طاری ربودہ از من سادہ سلیم

بیقرار از عشق تو در موجِ رواں دارم ہنوز
 از شمعِ عشق پر توئی آئینہ ساں دارم ہنوز
 گشتہ ام گم لکیمہ عشق نے نشاں دارم ہنوز
 آرزوی دیدن تو ہانچناں دارم ہنوز
 رخ برنگِ عفران اشکِ ارغواں دارم ہنوز
 پیشِ تغشِ جہاں بزیر امتحاں دارم ہنوز
 سیلِ خوں از چشم خود ہر دم رواں دارم ہنوز
 چوں قمر از نورِ ذاتِ ادبِ انوارم ہنوز
 در دل خود او حریفانِ سکر آں دارم ہنوز
 اعتکافِ خویش در دیرِ سخاں دارم ہنوز
 بچہ سوطاقِ ابروی بتاں دارم ہنوز
 وقتِ خوش باساقیاں و میکشاں دارم ہنوز
 تنگ جہاں از صحبتِ این ناکساں دارم ہنوز
 خار در دل دیہوائے گلر خاں دارم ہنوز
 تاملے الا ماں از جویشاں دارم ہنوز

سخت ہواں صبح من از برق صبر دلبران نہ ہمال گلرغاش گلشن دل پائمال دوش من از ترک چینی خوردہ ام پیرنگاہ آہ ای دل کی بھول اس گل رخسار سم کم گشتہ یہ کہ خود بحر و خاست دل	مدتی شذر آتش او دل طپاں دارم ہنوز از تپاں ہائے غم در جان ان دارم ہنوز در جگر از غم زہ اش زخم سناں دارم ہنوز ز انکہ جلیل خار بست و در میان دارم ہنوز تا ز چشم از موج اوسیلی رواں دارم ہنوز
---	---

در دم احمد کہ میل شاد و صافی نہشت پر گشتہ یک عیش خود جواں دارم ہنوز	
--	--

ایضاً	
-------	--

دردہ لم پہین غم دل با پیرس عشق پہی خان زلم شرم ریختہ جو رہ جفا یی بار پشیمند گداشتیم از حسن نگار و جلالش حکیمیت آرام ہواں چنگ دل راہ من بود از نہر نہری و گراں غم نمی خوریم	رنگ خم نگر و گراں حال ما پیرس نہ ننگ شہدایم زما از جیا پیرس ما بندہ و یم زما جز وفا پیرس دلہا زار ہیں تو از دل با پیرس از کشتہ مسیح ہلا از دوا پیرس بیگانگی کہ کرد خود آں آشنا پیرس
--	--

آلوده بخوشه ام که زرد پس
 میترم باز در دورین عشق میترسیم
 چشمم چو ابرو برق جالش مرا بست
 ما عاشقان رو دلارام بوده ایم
 ما و اله جمال دل را می دلبریم
 این عشق همچو عشقه گرفت شایخ و
 چالش خسته ز تابش خورشید روی او
 عاشق پیشین با چو انجم به پیش خور
 گم گشته ایم مابه تجلی آن جمال
 دور از چگون چو سکوچون میرویم
 از رنگماند شسته به بیرنگ گم شیم
 از چشم اعتبار نگار این که می رود
 بکشی چشم دل بنگار عیوه جمال
 انی ل بیاوستی و بوی خوش ما
 شد آفتاب از اثر زهره برشت

بنگار جمال ناز و آه و بکا میسر
 روز و شب کار خویش کن از حال ما پرس
 از گریه ابرو برق و سما پرس
 از خوش حسن قصه جوید و وفا پرس
 دلدادگان بینگ از دل با ما پرس
 نه بهیچ سبب نیست نشود و نما پرس
 این خیرگی چشم نگردد ضیا پرس
 در ابتداء عدم شده از انتها پرس
 از جلوه های حقیق آن معالما پرس
 محویم ما به عشق و زچون چه ما پرس
 از جلوه کارنگ هم از لونا پرس
 آنچه گذشته در ازل از ما جدا پرس
 اشخاص فی بین تو ز سر خدا پرس
 که خنق بحر وحدت از ما سوا پرس
 این و آن از این را ما پرس

بینم ز دور آدم و دوری ناله است
 هر دم بصورت ز دلم سر بر آورد
 در خون پیوه نور نظر بس عجب بود
 یار آمده چو عشق نشسته در وصال
 حال گلی که گلشن دلم است جا او
 امی دل غیر عشق ستا طلب کن
 تقوی و در بهر عمر عقل است زاهد
 با مشایخ برین فغان غنیمت شود
 حیران کن یار چو آئینه گشته ایم
 ساقی دیار و بهریم حریفان ده نوش
 اسرار عشق و لذت قتی و جام می
 مرگ حیات با چوبه سحر وصال است
 نه جام و بادیه چو و غنیمت رفت
 ناله و نغمه قیله و ایمان زاهد است
 از بهر ستر یار دل سوخته است جا

اسرار شاه بین تو نه حال گد امیر
 آید بصد لباس جبر چشم با میر
 شمری بکن ز روح و دگر از خدا میر
 یکبار بر دوستی ما از ما میر
 از بید لال میر و زیاده صبا میر
 در پیش طبل عشق زبال بهامیر
 از بید لال عشق روانار و امیر
 از ما زنده و در عوز نور و صفا میر
 صوفی ز عاشقان فنا و بقا میر
 از حلت و حرمت کرد و اعطای میر
 روانه حریف پیرن آشا میر
 خور بادیه وصال آب بقا میر
 زود آفتاب کن دگر از ما مضی میر
 از بید لال عشق ز خوف و رجاء میر
 خوش این نایب است عبد الهی میر

<p>ای دل اگر طلب کنی اسرار عشق دوست عشق است کای مردی و مردان هوش دلا آنانکه گم شدند عشق و هوای دوست عاشق تبار یار بکوه همان و جلال ز خیر قمر گردن لعل بستانه است خانی خوش باش فرزند سرائ نگار آئینه ساد گشت پراز عکس شهر موی است روح عشق بتیش بود عصا از بهمت شریف ظالمیم و هم چو ل احرام به منزل دلدار بسته ایم بیرون از درون پیشش محیط ما چشم سیتی محمود دیده ایم چشمی که تر عشق بود جلال</p>	<p>از خسته پیش زابل تقا پیرس اکار زار و جنگت خواجه سر پیرس زیشان غیر یار و زیگر بوی پیرس از ابل نخل میج ز جود و سخا پیرس از جان قبلای بحر از ابتلا پیرس از عرش و لامکان دگر از خلا پیرس از جان بخشنال روحی خدا پیرس اسرار روح اینهمه ایا از عصا پیرس درون تنی چرخ نکر و زابا پیرس از ماز کعبه و رضا و زنا پیرس سریت بواجب همه تن لکشا پیرس بے باوه سرخوشیم ز مستی ما پیرس زین خشاک جیح باز محبت لاله پیرس</p>
<p>احمد ربین الفت دلدار گشته ایم از ما بهر یار بحسن از رضا پیرس</p>	

ایضاً

<p> روی همچون قمر و لطف چو ز ناز بدوش ز دلم تاب تو آن فت ز سر عقل و بدوش گفت خاموش شای بالهوس باد فروش و انگلی پیش من آور نه تو خندان محروش بیکے جو عذبی خرقہ هستی بفروش کہ درون سر من نے خروم ماندونه بدوش بود در هر طری ناکه و فریاد و خروش کز ازل است شده تا بقیاست بدوش نه که زاهد که بود بهمت او ز بد فروش همه در جوش و خروش و همه در تشاکوش خون چکان از غره بایسینه چو دیگ اندر جوش نزد من آمد و گرفت مراد را آغوش رو چو منصو نه بی پرو گئی راز مکوش </p>	<p> دوش دیدم بهت بچرخه باده فروش رفتم از غویش چو دیدم رخ خورشیدش گفتم ای جان جهان گردست برگردم سینه خویش کن پاک تو از ما و منی اگر از باده عشق بدلت ذوقی هست من ازین یک سخنش بچو و بدست شدم عاشقان گردیده چارده اش حلقه زده پیر خمار از می عشقش بهما رندانند رندان از باده عشقش بهمتند و خراب عاشقانے کہ چوار باده عشقش مستند دل جهان زمی مهر خست مست شده چوں مرادید ز خود رفته و مد بدوش شده گفت خوش نیست چنین پرده درمی اسرار </p>
---	--

<p>راز پنهانی جانانه تو از ازاں مفروش بادہ مهر و وفا با رخ جانانه بنوش حالش باش چنین گفت مرادش سر و ش تا بولش بسی ای دل من نیک بکوش ایں چه ترسیت کہ گردید و لم زد و بدوش کم بعشقتش سخن گوئی و بلا باش خموش</p>	<p>ضبط کن آنچه ترا بر مغاں گفت نہال پریط باش ز صہبائے محبت ہر دم در ازل قنبت تو بار محبت کردند ہمدکن اندول و جاں گر قدم صدق تراست ایں چہ راز نیست کہ جاں شتہ از دست و جزا با کسانیکہ ہمہ بستہ نارند و نسیم</p>
<p>احمد اکن حذر از گوش رقیبان راز سر خود فاش مکن فتنہ شاں دارد گوش</p>	
<p>ایضاً</p>	
<p>جانہ از حسن شوخ او دارند غوغا ہر طرف دیدار خوباں آمدہ صندیل ہوئی ہر طرف ہر دم ز چشم شوخ او فتنہ است ہر ہر طرف دیدہ بمثل آئینہ عورتاں ہر طرف روشن شدہ کون و برکات و بوار و در ہر طرف</p>	<p>بر تماشا ی خوش عشاق شیدا ہر طرف ولما بہ شو قش انطباق صاں شدہ مانند طور زاہ و فغان عاشقان عالم شدہ پر شور و ش پیشین جمال رو او ہر جاں شدہ ہر ت زدہ وی از شمع حسن و رباب خورشید خوش</p>

بوده بچم عاشقان گرد سر لے آں هری
 دیده زور عشق او عشاق را شد غول فشاں
 بوده جمال آں صنم فارت گرا ایمان و دین
 در کربلای عشق او هر عاشق دیوانه
 از خانه چوں آمد بروں در خلق غوغائی فساد
 گرد سرای آں پری عشاق او از فرط شوق
 جان برب و دیده بره قومی زنجوران عشق
 شوریدگان عشق او افتاده اندر کوئی او
 از بهر مخنون او گردن خوشتن بگذاشته اند
 پروانه و شن از سیدی برگرد شمع روی او
 بهر مریضیان غمش حسدش پر روح الله بود
 از قامت رفعمای او قائم قیامت گشته بود
 بهر خدای ماهر یکدم نقاب از رخ کشا
 در عشق او نهان من آشفته و شیدا شدم
 جاں های عشاق خوش روشن سده مانند نور

دیوانگان عشق او هر پیر ز سودا هر طرف
 در اشک چشم عاشقان سیلاب دریا هر طرف
 از عشق حسن روا آشفته دلها هر طرف
 میداد جان خویش را غوغای مجابا هر طرف
 در عالم از حسن رخس سورت بر پا هر طرف
 کرده تبار متقدس جان بی تحاشا هر طرف
 شد مجتمع با صد خنیں بهر سیجا هر طرف
 از بهر یک نظاره آں روئے زیبا هر طرف
 در هر نظر جلوه کنان صد حسن لیلی هر طرف
 هر عاشق از جوش جنون میداد جازا هر طرف
 بجم غصیر عاشقان بهر دوا هر طرف
 مضطرب گرده عاشقان جان ناشکیبا هر طرف
 استاد قوم عاشقان با صد تمننا هر طرف
 دیوانه حسن رخس نادان و دانا هر طرف
 زان پر نور روی نکو نور تجلی هر طرف

جانها سخر کرده سحرست اندر چشم تو
با چشم مست پر خمار آمد موئے بزم آن نگار
از برق حسن آن پری و ز شعله نور رخس
در عشق روی آن نگار از عاشقانش صد هزار
دیده جمال آن پری و دل شوخی و دل لبری
در عشق آن بوئی نکوافت او اندر کوئی او
زان نگرش پیر از خمار و چشم میگون نگار
از عشق حسن آن پری زان سحر و زان جادوگری
هر دم بر آئے بخودان تابان تحسلی جمال
آئینه حسن رخس چون نفس و آفاق بود
یکبار از کتم عدم چوں بحر عشقش جوش زد
دل قلم آمد بی کنار امواج خیزد و هزار
از در عشق و سوز دل جانها بفریاد آمده
شوریدگان عشق او پیش جمال آن پری
راز نهانی ازل چون بود پنهان در عدم

منقون حسن بگو تو شپری و بر نایب طرف
عشاق بخود آمده چوں مست صبا هر طرف
جان سوخته عشاق را چون طور سینا هر طرف
آتش و حیرت زده بودند چوں ماهر طرف
هر عاقل و فزانه گردیدشیدا هر طرف
هم زاهد و هم عابد و هم کعبه و ترسام هر طرف
بدست جانها آمده و بهوشن لبا هر طرف
افتاده شوراند و جهان برخاست و غما هر طرف
از هر عشاق رخس صد ماه صبا هر طرف
عکس جمال روی او گشته بودید هر طرف
آن گنج مخفی ازل گردید پید هر طرف
این چشم و گوش عقل و هوش انهار و یا هر طرف
و حسن پر آشوب و تنوریت هر جا هر طرف
و روانه و حیرت زده مثل مایا هر طرف
از بوشن عشق و جنون گردید افشا هر طرف

از غایت شوریدگی عشاق رسوا بر طرف	دیوانه و بنیوشده و با بشتق آن پری
	<p>آنگاه بر آئے جرعه در بزم آن ساقی جان</p> <p>هر عاشق شوریده مرست تقاضا بر طرف</p>
	ایضاً
<p>عالم آشنوی بد ناز و غمی حسن و جمال</p> <p>گاه میسوزد و دم چون طور از نار جمال</p> <p>گاه زنده میکشد روح من از بومنی صال</p> <p>گاه میگوید که ای شوریده سر این سوتال</p> <p>گاه میگوید که ای بے صبر خود چندین سال</p> <p>گاه مرهم من نهد تا زخم گیر و اندام</p> <p>گاه خواند گاه را ندیدیت این امر و حال</p> <p>سخت افتاد است اندر گردن جانم عقال</p> <p>میکند هر لحظه از رنگی برنگی اتقال</p> <p>که نسیم و گاه صحره که دبور و که شمال</p>	<p>دل بود از من بت شیرین لقا که تو شخصال</p> <p>گاه هشتم سیر و مانع موسی از جمال</p> <p>گاه مینازد و تیغ هجر جان من بیاک</p> <p>گاه میگوید برو از پیش من غوغا کن</p> <p>گاه میگوید که این مہمانی تو خوش آیدم</p> <p>بیت زخمی بدل گاہی که تا آہے کنم</p> <p>سخت میرانم ز جند بیت آن جان جهان</p> <p>میبرد و هر جا کہ میخواهد خود آن یا عزیز</p> <p>چون پر کاہی بدست صحرے و اقبال است</p> <p>هر زمان بادی وزد از مخپ هر جان و لم</p>

کیست آن تپیش جباریش گوید که نم
فهم گردانست از اسرار قرب و بعد او
این نم یا خود توئی جز حیرت اینجا هیچ نیست
بر ترست آن عالم از نور و ظلام روز و شب
نیست اینجا هیچ شی جز هستی مطلق و گر
میوز و باد و ازو بر جان و بر دل هر زمان
عالم بی مثل و بیچون گرچه از دیدن برست
فهم از او را ک ذات روح گو عاجز بود
ساقیا از مستی می و هم هتیم شکن
ما ز عمری اندرین غم روز و شب افتاده ایم
سوختم از تفت هجرت ای مرا عاشق
با جان ای جان جان محجج ویدار تویم
روح ما را از ازل آغان از مهر تو بود
اے فلک بر رفعت خود ایستد نازی کن
بچو آنچ پیش تو رشید رخس گم گشته ام

عقل بهوت ست آنجا ناطق گنگ و مثال
ای بری اقبال و قال و اتصال و انفصال
کے یکویت راه یابد و هم عقل و خیال
نیست آنجا وقت و ساعت نیست آنجا سوال
عالم بی رنگ باشد برتر ازو هم خیال
عالم اجساد از وی می پذیرد و انفصال
لیکه دار و جلوه با درستان شیهه مثال
لیکه ظاهر بشود در صورت و شکل خیال
تو کریمی بر کر جان کی گران باشد سوال
باز جان مرا اے جان عالم زین ملال
تشنگان وصل را باشد لب تاب لال
بهر مسکینان شہان را صد بود و نوال
گر دم آخرد رآنی خوش بود و مال مال
با عشق را نگر کرد این ضعیفی احتمال
از وجود من نشان باقیست گوش لال

من نیم در هست تاب آفتاب روایت
 تا توانی خویشتن را خوشین یار کن
 در حضور حضرتش گریه از خویش آوری
 پوششین باخی در تنگ نائی احدوت
 بهجود زوال اندرین شبیه محبوس آمی
 هر زمان بر قصر شاه جاں صلائی میزنند
 سنج ای دل ز حکم حضرت پیر مغال
 بیدلان سوخته را نسکر غیر یار نیست
 عاشقان بنگر بدین نقد وقت خویش بند
 عاشق دل داده را دل سوخته دلدار رفت
 باده عشقش که جان مرده را بخشد سرور
 ناول وین را فدا کنس جانان کرده ایم
 غارت ایمان وین عاشقان از ناز کرد
 من چه گویم از جمال آن نگار نازنین
 ای پرورد از نگاهجی کار عالم کن تمام

هستی ذره تو بر شمس و ماه و انفصال
 فکر کم کن از سرور و خرن از بحر وصال
 بهر جان خسته تو تکبیر است و هم کمال
 بر کشا سویی قدمی مرغ عشق پر و بال
 چو خرامش شده شایه ملک بنیر و ال
 کای غریب بنوا و نشنوب انیس و حال
 تا دم آخر کن فرمان او را امتثال
 عاشقان اجر خیال دوست نبود و شغال
 اضنی و استقبال آنجا نیست عاشقان خیال
 میکند هر لحظه جانش سوخته جانان ارتحال
 نزد ملاشد حرام و نزد عاشق شد حلال
 زو میسر از بیدلان تو از کمال و از زوال
 صد نهرا دل دل بود آن شوخ از غنچ و دلال
 صد نهرا دل جان ز ناز خویش کرده پائمال
 ز آنکه خون عاشقان گشت بهر تو حلال

<p>لیکہ ہر کس حسب فہم خود کن قال و مقال از نگارم دہ خبری قاصد فرستہ قال کے بدام من در افتد یارب آن عشق قال گوش نکلند نالہ ام کس آہ شد قضا الزحال حضرت ناصح کہہست اندر دماغش اختلال ای دل محزون ز درد ہجر او چنداں مثال</p>	<p>ای جالت بر تر از روح و تنائی عالم است سو ختم از آتش سوداے عشقش سا لہا آنکہ من از بہر او صحرانوردی مے کنم نالما کردیم از در ماندگی خویش ما پند دادن عاشق دیوانہ را سودی نیست گاہ باشد کان پر پر و نور چشم من شود</p>
	<p>ہوشدار احمد درین عالم ہر ہستی حق ہستی دہمی برای جان تو آمد و بال</p>
	<p>ایضاً</p>
<p>بچود و بدست زو گردیدہ ام رفت از دستم دل شوریدہ ام گشت چوں یعقوب روشن دیدہ ام تا چو مجنوں زان قبا بدریدہ ام را از رایے پردگی زو ویدہ ام</p>	<p>بوی یاری از صبا بشیدہ ام مست گشتم چوں پیغمبر از اویش بوی از پیرا ہن یوسف رسید یا کہ بوسے کا کل لیلی است این پردہ ہائے غیب را بدرید عشق</p>

<p> عشق گوید تا بد و بر سیدہ ام من بنام عشق آغازیدہ ام شوخی این عشق را فہمیدہ ام بوی در دل ازو بوئیدہ ام در ازل این درد را بخربیدہ ام حایل او من بجاں گزیدہ ام من و را در خویش گنجائیدہ ام بندہ روئے بستاں گردیدہ ام بس تعبہا کان بجاں بکشیدہ ام از ملوثی دلش ترسیدہ ام صد گریبان جیا بد ریدہ ام سالمادر کوئی او گردیدہ ام </p>	<p> چونکہ عفتار نشان پیدا نبود پس بہ شوق دل سر این نامہ را من ز سر کنت کنزاً مخفیاً عقلم آورد از عدم سوئے وجود قدسیاں از درد عشقش مفلس اند چرخ ز ادا با را مانست کردا با می نمشد آنکہ در ارض و سما منکہ سجد ملک بودم کنوں از برائے آں نگار نازنین زین تالم تا ز نخبہ یار من ہمو مجنوں از جنوں عشق خویش از برائے یک نظر بر روئے او </p>
--	---

ایضاً

<p> تانبہ بیند روئے جانان دیدہ ام </p>	<p> صبرکنند این دل شوریدہ ام </p>
--	-----------------------------------

<p>یخت چوں یعقوب نور دیده ام خاک تست این دل شوریده ام وز غمت داؤد ساں نالیده ام اشک چوں از چشم خود باریده ام بهر جانان بر ابدل ورزیده ام</p>	<p>یکدم ای یوسف بسوئے من بیا باز آتشیں میان جان من گر بہا دارم بعثت چوں شعیب در غم آل لالہ رو مانند ابر کے گذارم عشق آل جان جہاں</p>
	<p>احقر! این ہائے و ہوار زان بدان عشق اورا من بحباں بخزیدہ ام</p>
<p>چوں نالم دور از و گردیدہ ام من ز بنی صبریٰ خود کالیدہ ام از جنوں بے پاؤں سر گردیدہ ام نالہ ام گوید بد و زرسیدہ ام ہمتے بہر دل شوریدہ ام چاشنی درد او پیچشیدہ ام چوں بری از غیر او گردیدہ ام دیدہ ہر دو کز جنوں ژولیدہ ام</p>	<p>یار من با جان من ہر از بود آنکہ صبر از جان من بر بودہ است گشتہ ام رسوا سر بازار ہا کے اثر این آہ سوزان مرا دل ز دستم رفت ای صاحب دلاں کے ز کامم لذتش بیرون رود عشق من از کفر و ایماں فارغ ہست کفر و ایماں در بروی من بہست</p>

<p>فرش راحت باد جان دیده ام راحتی یاید دل شوریده ام</p>	<p>ساقیا از جرعه مستم یکن مست کن چند آنکه تا از خود رهم</p>
<p>غزل</p>	
<p>زار و دیوانه از و گردیده ام در که و صحرای بے پزیده ام در فرا بابت مغاں بگزیده ام عجب مجنوں کو بگو بد و دیده ام بس ملاستنا بخود کشیده ام خرقه ناموس را بدریده ام سالها من کوہ غم کا دیده ام عشق او از جان و دل بگزیده ام ستم اتوی هست از و گردیده ام نخ نه بیند چشم و نور دیده ام گفت چشم از نور خود پوشیده ام</p>	<p>حسن روئے آن پری را دیده ام در ہوئے آن غزال خوش خرام بابتان ماه و شش خوش خاوتے در پئے آن رشک سیلی روز و شب حاصل بار محبت چوں شدم عشق او جان مرا بے تنگ کرد احمد در عشق آن شیریں لقا جاں فدائے آنکہ دل شیدای وست جان و دل یک پر تو فور شیدا هست ہم بستم او چو جان نزدیک یود چشم و نور چشم با ہم اقرب اند</p>

او با از جان من نزدیک هست
 باشما من از شما گفت افریم
 میدۀ تو هم معاد تو منم
 گشته ام در ظاهر و باطن محیط
 کل شیء هالک الا وجهه
 از باطن سوئے ظاهر آمده
 آمد و رفت از کج من از کج
 بوده ام در ذات اول بی نشان
 گشته ام من بعد اسما و صفات
 صورت افعال گشتم بعد از آن
 بعد اندر شهادت آمدم
 مرغ عرشم آشیانم قدس بود
 روح قدسم لا مکانه بجائے بود
 جسم عالم را منم مانند روح
 پوشش عشق است اینک که در افشار از

گرفته بیستم مهر تیره دیده ام
 بر سر من یار را انصیده ام
 تو مرا می من ترا گردیده ام
 من شمارا نور جان و دیده ام
 کم درون مستیش گردیده ام
 ایست بر سر و لب بگریخته ام
 چو ارادت من بخود چنبیده ام
 در مقام حیرت آرا میدم ام
 در تکیه های تو و چنبیده ام
 همچو سبزه در درون روئیده ام
 صورت لون و جسد گردیده ام
 از شمیم ناگهان پریده ام
 بئی مقید در مکان گردیده ام
 مثل جان نور دل و هم دیده ام
 ورنه اندر ذات خود پوشیده ام

<p> شور عشق است اینک در عالم قناد عشق آمد از جانا فاش کرد طرفه آل سیری که از گفتن پرست ساقیا از باوه بخود کن مرا مست کن چند آنکه از گفتن بهم </p>	<p> بمحو دیگر از گفتن خود پوشیده ام از جنون این خرقه را بدر پیده ام دوش از پیرمختا بشنیده ام هر تو در جان و دل بگریده ام از تو ساقی حلّ مشکل دیده ام </p>
---	---

غزل

<p> سالم عشق بتا و زبیده ام باد و چشم خویش در باغ شود عشق من از پر تو حسنیت از دم مطرب که جانم مست شد از شعلۀ و تابش نور شنیده ام چون تو خسته در نظر نام مرا دل مجسم گفت از عشق احمد عشق آمد شور در عالم فکند </p>	<p> زانکه ستر حق در ایشان دیده ام از جمال گل خاں گل چیده ام من درین آینه رویش دیده ام نالۀ جان سوزنی بشنیده ام سخت نور چشم من در دیده ام گر د عالم من بے گردیده ام من ز چشمت خویش شده چکیده ام آه من بے پرده تو گردیده ام </p>
---	---

عشق آید از پنهان فاش کرد
 کنز مخفی بودم اندر غیب من
 روح حقم از عدم بر میدهم
 چون نفیحت فیده منم فحی گفت
 پر تویی بودم ز خورشید جمال
 پوزء ام باشندده ملک قدّم
 در مقام ذات بودم بے نشان
 آدم آول بحب و ست صفات
 پس سفر کردم بکلی ارتسام
 آدم آنکه باقیم مثال
 بعد در ملک ناسوت آدم
 در هر انسان کامل ختم شد
 شخص کامل آن رسول اکرم است
 یاقیامت نابیش قایم بود
 منک در الوان اقسام آدم

ورنه از چشم جهان پوشیده ام
 شهره عالم کنوں گردیده ام
 در وجود خلق آرمیده ام
 در تن آدم ازال بخنیده ام
 در حساب تن کنوں پوشیده ام
 سکن حادث کنوں بگزیده ام
 چوں ارادت در نهان جفیده ام
 صورت سمع و بصر گردیده ام
 ثوب ملکوتی ببر بکشیده ام
 جامه های نور را پوشیده ام
 در لباس خلق آرمیده ام
 تا در آخر صورتش گردیده ام
 جمله استعداد و روکے دیده ام
 در قبایش هر زماں پوشیده ام
 نقشها بر لوح خود بکشیده ام

هر زمان تجدد مثال من است
 آمده بپیرنگ اندر قید رنگ
 حُب حق خود باعث اظهار بود
 اضطراب عشق شور افکنده است
 متحد در اصل بودم من بود
 او مرا بر حسن خود عاشق نمود
 خود منم مشاطه حسن و جمال
 حسن و عشق این عاشق یکدیگر اند
 جان و تن را هست با هم اتحاد
 او چو جان بے تن نمی گیرد فساد
 او نهان مانند جان در تن پنهان شده
 اینهمه تزیین و تشبیه وی است
 نور نور از ذات نور کی غدا جدا
 جمیع عالم پر تو نور و لیست
 در حقیقت ماه را خود نور نیست

هر زمان شان دگر گردیده ام
 زین اسیری پر غم ورنجیده ام
 ورنج گنج سخت تر پوشیده ام
 مشک بے پرده از و گردیده ام
 لیکه در صورت جدا گردیده ام
 در دل و لدا خود بگزیده ام
 بر رخس گلگون گردیده ام
 ما نلکم او من بدو گردیده ام
 او چو جان و من چو تن گردیده ام
 من چو تن بے روح او تو لیده ام
 من چو تن از تخم جان روئیده ام
 او چو نور من نور نور گردیده ام
 از و بود جان چو نور دیده ام
 گر ندیدی نگر از دیده ام
 گوید او از نور خود زائیده ام

<p>نہیں ہوں ہست ازو گر دیدہ ام من ز جو دش از گماں بر سیدہ ام اندریں آئینہ رویش دیدہ ام</p>	<p>نہیں ہستی مر کے را غیر او ہا دی عشاق شد نور یقیں شد یقیں آئینہ روئے حبیب</p>
<p>سردینہ احمد بہ پاکے پیرہ خاک راہش با دکل دیدہ ام</p>	
<p>غزل</p>	
<p>فرشید بکف دارم سلطان خرا با تم از بہر خریداران دوکان خرا با تم با چند خرا باتے در بان خرا با تم آئینہ مطہر بخو حیدر ان خرا با تم من زندہ کن دہما من جان خرا با تم گفتم تو کئی گفت لمعان خرا با تم گلزار عہبت ام بستان خرا با تم مشتاق حریفان دزدان خرا با تم</p>	<p>با ماہ رخ اشب همان خرا با تم سودا کے می و ساقی دارم بدرون خود در خلوت می نوشتاں تا غیر کسے ناید از غایت بدستی گم گشتہ ام از ہستی ایں عشق بہن گفتہ روحم بن عاشق برق رخ مہرہ می زو شعلہ جان بن صد داغ ز عشق اوچوں لالہ بدل دارم از صحبت برزا ہد حقا کہ دلم گرفت</p>

در عاشقی و رندی می نوشتی بدوشی
 از صدق و نیاز دل خاک بره عشاقم
 ای زاهد ظاهر بین بر خویش می نازی
 صد زخم زنده عشقتش بر جانم از نستی
 در دیرمغال روزی دیدم صفتی لکش
 پیما نه بگذارم زان عهد که بر لبستم
 من مست نیم لیکن خاک در خمارم
 چوں چرخ همیگردم برگرد بتان زاهد
 بآباد بگفتم من جان مست بوی مست
 ای پیرمغال سویم نظر ز کرم فرما
 تا حشر ز جان من عشقت نرو دساقی
 در مدرسه عشقتش از بهر کتاب دل
 این محبت سیاه من برگشته را بین
 در عین پریشانی جمیع دل دیرم
 چوں روز ازل مارا کردند خراباتم

من صدر ماست ام دیوان خراباتم
 در مشرب و در نکت پیران خراباتم
 تو بنده خود بینی من آن خراباتم
 چوں گوی ز چو کانش گردان خراباتم
 گفتم تو کجی گفتا حسبالت خراباتم
 شکسته نگرد و تا پیمان خراباتم
 من زنده نیم اما حیدر ان خراباتم
 تا حشر نگرد و کم دوران خراباتم
 خندید و بگفت من ریحان خراباتم
 بگذاشته تنه ایم یاران خراباتم
 و ز دل نه برون کرد و میلان خراباتم
 و بیایه الفت ام عنوان خراباتم
 گزندی و قلاشی جویان خراباتم
 تا بسند خم زلف خوابان خراباتم
 هار و دل پر و دشت جویان خراباتم

<p>من رنید خراباتی شایانِ خراباتم تاواله و شیدا می قبانِ خراباتم من چشمه الفت ام سیلانِ خراباتم هم کاسه می نوش و زندانِ خراباتم</p>	<p>ای زاهد خوش سیرت شاکسته کردی چوں اهرمن این عشقم یارب و نیم زد دی چشم من گفته خون بختتم بنگر از مستی می احمد زین مستی خود رستم</p>
<p>غزل</p>	
<p>در پایشم من تهنه منون آن احسان شوم خالی ز نقش نویشتن پر جلوه جانان شوم جان کن بعشق من فدایا من تراف و جان شوم مانند انجم من ز جان ز نور او پنهان شوم تا از دم او بچونی بنویشتن نالان شوم مانند دژ سه سر سهر تابنده و نوشان شوم تا خرقه هستی خود بر افکنم عریان شوم از پر وبال عشق او بچوں پری آیدان شوم تا پیش روی تو ب توچوں آینه جلال شوم</p>	<p>گر بخت من یارے کند خاک و جانان شوم بنمای و رخ تابیش توچوں آینه جلال شوم وی گفت آن جان جهان با من که آینه جلال شوم در مشرق و رشید رخ گر جلوه آرد پیش یکدم اگر لبهای او دمساز گردد و بالجم خوش آن دمی باشد که من از پر تو هر خوش ای باده وحدت می ده خم جام تو شون چوں مرغ عشق شایان اندر فزائی لاله کمال شو جلوه گرد چشم من یکبارای نور جمال</p>

<p> نور مطرب مجلس اگر در نغمه آرد نام یار از ناز گفت آن بت بن در کفر عشقم جان بده ای کعبه دلدادگان در کوئی خود را هم بده گفتم که اے دلبرشی شوشع برغم من بگفت کیا برای نورشید جان از هستی من بهر برآ و عشق آن جانِ جهان بگذارم این کوئی بکمال گفت آن مسیح جان مای سوخته سویم بیا سویم بیا تا با شمت هر جا دلیل راه تو حسنت مسیح جان من مهت بود آب بقا دی گف عشق او بن خوش خلوتی بیا کن در خلوتی عشاق او کی با ریا بد جبرئیل غم دیده ام من سالها از عشقت کثیر لقا گر اے گل خندان من رخ پوشی پنهان من که باشی جانِ من بیا باشم منش از هر عالم کجا میرد چرخ عشق من </p>	<p> ماند صوفی از طرب دستش قصاص شوم خود می سلمان تاز من قوت ایمان شوم تا چون طواف حاجیان برگرد و گروان شوم گر جان کنی قربان من در سخنان من شوم چون ذره تابان شوم چون صبح تا خلس شوم در جان بیازم در رهش به حلقه ندان شوم خرین ترا شادی کنم در دود ترا دران شوم گر قافی عشقم شوی من بهر تو بران شوم میرم اگر در عشق تو من حی جاویدان شوم خوش خوش نشین در خلوتش من تو دران شوم گفتا اگر بالا پریم با بال دهر سوزان شوم کیا بد چشم بیا که دیدنت با ان شوم ماند بلبل بهر حراز و روتونا لا شوم با آن نگار نازیس کیا بهر برتال شوم لیکن بچشم ناقصان شمع تیر دماں شوم </p>
---	--

<p>ناگاہ پای جان من شد بسته دام شیون ساقی ز چشم مست خود جان مرا بدست کن زاهد بتان ما هر آئینه حسن حق اند بار امانت را نگر زاهد که انساں حاصل است اسکھر اگر در خانه ام آن ما هر و محال شود</p>	<p>از قید تعین گر در ہم در ملک ل سلطان شوم تا نزدستان نیست من نیز ازستان شوم بنیم رخ ایشان ازین تا صاحب عرفان شوم عشق بتان رزم اگر من نیز از انساں شوم صد بار گر دم گرداود و ز جان دل قریب شوم</p>
---	--

۷۸۶
ورنعت

<p>ای سیر آرائے زب و المنن قدسیان گرد سرایت از ادب انبیا پروانه و شن بر گرد تو چونکه ابر رحمتی بحسب کرم از طرب روحانیاں رقص آورند گر بر دیویت بگورستان صبا عاشقان مشتاق دیدار تواند باش ساقی بهر جان پر غم</p>	<p>فر تو بر ملک ارواح است و تن رب سلم رب سلم بانگ زن تو چو شمع در میان انجمن رشته زان در دیوان من فلک بر جمال روئے تو ای بوالحسن مردہ از مستی بداند کفن پرده بردار از رخ ای جانان من از طرب خن و خمار من شکن</p>
---	---

غزل

<p> ای ظهور ذات رب ذوالمنن هستی کون و مکان قائم به تست مستی عشاق تو بر بوی تست جان بهر اید رحمت تو بی زبان ای گل خندان یافض و الجلال پر تو حسن تو هر خوبان یافت از کینه امت تو احمد است سوزش عشقش ربوده عقل من عاشقان را پیش شمع روی یار و اخمائی سینه عشاق تو بلبلان نالان به شوق روی تو هست پیران کس از چشم خشت هست جانم را تمنای کرم </p>	<p> ظل تو تست از روح و بدن تو چو روحی جمله عالم چون بدن چو اویس و بوی جانش ازین نعت تو بیرون لب هست دهن بلبل سدره رشوق نعره زن گشت زان یوانه قیس و کو کهن سایه رحمت بجای افسن چو نباشم ز اهدا تو به شکن همچو پروانه بسپاید سوختن گشته چو گلها شگفته در چمن گل بعشق تو دریده پیرهن شرم دارد از رخت برگ سمن باثدا بهر تو مرگ و زیستن </p>
--	---

<p> کز طرب جان بقص آر و در بدن غم چه دارم چوں توئی اقبال من تار د جان من از ریخ و محن تار بانی یا بجم از او مام و ظن نیست آساں از خودی بیرون شدن لرزد از خوف گناه تو پیشین </p>	<p> ساغرے از لطف در کاظم پریر از که ترسم چوں پناه من توئی یک نظر فرما ز رحمت سوئی من از کرم باب یقیں بر من کشا جز بتوفیق تو اے بحر عطا احمد عاصی شفاعت غلام است </p>
<p>غزل</p>	
<p> میفریبد مشک را کیسویں تو غیرت تو س قنچ ابرو سئے تو هست ترک سماں مہندو سئے تو راحت روح ست بولی ہوئی تو خاک گرد و پیم اندر کو سئے تو میکشد جاننامی عاشق سو سئے تو نشہ لب مستم میان جو سئے تو </p>	<p> رشک و چارہ شد رو سئے تو چرخ سرگرداں چشت جوئی تو مہر و مہ گشتہ غلام ہو سئے تو ای حیات جاں جمال رو سئے تو مویخت جان از برق محسن رو سئے تو بست تقاطیس حسن رو سئے تو اشکماریزم بشتق رو سئے تو </p>

دل ربودہ زگر کس جادوئے تو
 گل گریاں در بہ عشق روئے تو
 از غم تو لاله را در سینہ داغ
 آمدی گلگونہ محسن بہتاں
 سوختی از ناز جان عاشقاں
 از من بیچارہ وسادہ سلیم
 آدم من از برائے جستجو
 چوں جمال تو لالہ عاشقاںست
 زان چو انجم پیش تو گم گشتہ ایم
 ماریت از ریت شد گواہ
 ماہم یک قطرہ بحر تو ایم
 ای ز عشقت جان طرباک آمدہ
 گشتہ ام خاک نرت از فرط شوق
 از دل دہاں گشتہ ای جان جہاں
 جہاں پاک گذاری در ملا ل

کر و شیراں را شکار اہوئے تو
 مست بلبل دچمن از بوئے تو
 شد پریشاں بنبل از کیسوئے تو
 شد نہاں در عشق نامی ہوئے تو
 چوں تنالم جان من از خوئے تو
 دل ربودہ چشم پر جادوئے تو
 وی دل من گم شدہ در کوئے تو
 زین سبب ہر جانست الہ سوئے تو
 ماتشند چوں توئی پہلوئے تو
 جنبش فانیت از نیروئے تو
 راہ دار دہسم جان بچوئے تو
 مست و خجود در طاع و طوئے تو
 تا زخم من بوسہ بر زانوئے تو
 عاشقاں محور بنیکوئے تو
 چونکہ احمد مست محبت گوئے تو

غیر شمس الفجی شد روی تو
 از شعل آفتاب روئے تو
 بر سحر آیم میان کوئے تو
 کعبہ جانہا ست جہاں کوئے تو
 زندہ ایم ای جان بیا روی تو
 بی نیازی از برائے عاشقان
 اشک چوں سیلاب آتشکده
 دیدہ احمد و جمال دلبران
 عاشقان شیدا چسب روئے تو
 ای صبا با آں نگار من بگو
 ای ہامی قدس سویم باز پر
 قدسیاں دیوانہ حسن تو اند
 بہر ویدارت نمازی می کنم
 شد نگاہ مست تو بحر حلال
 نامہ داخو بلس جان من

لیلۃ القدر آمدہ کیسوئے تو
 رشکِ خا و گشت جہاں کوئے تو
 تادرا آید در مشام پوئے تو
 سجدا اکیم سوئے روئے تو
 روح تازہ شد ز بوی ہوئے تو
 ایں بتاں آموختہ از نوئے تو
 بہر عاشق بہت این جلدوئے تو
 جلوہ نور شید حسن روئے تو
 دلبران پابستہ کیسوئے تو
 سو ختم در آرزوئے روئے تو
 جان فدا بر بال و پر بازوئے تو
 جلد سرگرداں محبت چوئے تو
 سجدہ گاہے مانند ابروئے تو
 بر و عظم چشم پرچا دوئے تو
 ای گل خنداں بیا روی تو

از غم من بے نیازی میکند
 حال بار محبت کرده
 همچو آدم گوشت از جنت جدا
 هستم از عمرے مقیم کوئے تو
 ای زجاں روحانیاں نجات داند
 سستہ جانم بتا زلف نوش
 گل پر عشق تو در پیدہ پیر من
 صید نزاراں جانفشان پروانه دار
 ما به عشق روئے تو دلدادہ ام
 بادہ های عشق تو نوشیدہ ام
 سوئی رویت بجدہ ہا آرد جاں
 والہ و شید است دل بر روئے تو
 گشتہ ام مجنوں بہ عشق روئے تو
 چہ فی خالی شدم از خویشستن
 از دمان پیچہ داں چوں فاختہ

بخت من آموختہ ہم خوشے تو
 نیست آن قوت جز از نیروئے تو
 دور گشتم از بہشت روئے تو
 بوکہ آہد در مشامم بوئے تو
 همچو آئینہ پیش روئے تو
 بہر دل زنجیر شد گیسوئے تو
 مست بلبل شد ز بوی ہوئے تو
 ای ہری و شمشیر شمع روئی تو
 او قباوہ پیچہ داند روئے تو
 مست چنان بہت از لاشا طوطو تو
 طاق طاعت آمدہ ابروئے تو
 مست چنان عاشقان بوئے تو
 آمدہ زنجیر دل گیسوئے تو
 ہامی و ہوی است مای ہوئی تو
 می بر آید ہر زماں کو کوئے تو

<p> اچھو پیراں دستگیرم بودہ جاں نعیمت روہ سوئے شہود جذب حسن بہت ایکہ جان خستہ را سحر کردی سُکرت اَبصارِ نا عشق من عکسی بہت سُمن بوئے تو حالی زارِ عاشقاں را درنگر یکہ نسیم نو دکن از من دریغ ای مرادِ عاشقاں دیدار تو از غمِ عشقت نجاتے لے مرا احمد سکین ز جاں مشتاقِ نشت گم شدم ای جانِ محبت جوئی تو عشق مارا تو دتوئی نجاتِ جواں ای محبت بکیساں اکس توئی ہستی وہمی کہ سلسلِ پیچ نیست از ہزاراں عاشقِ جاں سوختہ </p>	<p> آفریں ای عشقِ بر بازوئے تو بود ای عشقِ این ہمہ نیروئے تو سو کشاں آور دسوئے کوئے تو در نظرِ نامد مرا جز روئے تو آمدہ از سوزِ جاہم بوئے تو ہائے وہودار نداند رکوئے تو مینرجم ای جانِ من بوئے تو راحتِ جاںست بہن بوئے تو دام و لما آمدہ گیسوئے تو کے بو و نا آنکہ بیتِ دروئے تو رقم از نو دچونکہ دیدم روئے تو تا تو نا نیم از نیروئے تو تا ز ما داریم بر بازوئے تو گشت ابرے آفتابِ وئے تو ے برد دل لعلِ غنبر بوئے تو </p>
---	--

<p>جان من از بی نیازی خوئی تو بلبلان از شوق مدحت گوئی تو میکشد از هر طرف دل سوئی تو اوقتا ده کر بلا شد کوئی تو</p>	<p>نالَم از عشق تو می ترسد دلم قمریاں در جستجو کو کسناں قبل عشاق حسن وے تُست کشتگانِ عشق تو در خاکِ فوں</p>
<p>باز آدرچشمِ احمر جلوه کن مرفِ عمر شد محبتِ دوے تو</p>	
<p>غزل</p>	
<p>مثل پروانه دل شقیقه ام سوخته چو خورشید بعد جلوه رخ افروخته طرز طرار می و شوخی ز که آموخته دیدہ جان مرا باز نمط و نوشته لیکه دانسته زید ناسره لفظ نوشته ز آنکه سر مایه از حسن بس آموخته تا ز پروانه چنیں سوختن آموخته</p>	<p>چهره یوں شمع بعد ناز بر افروخته دیدہ جان من از دیدن تو خیره شده بکی جلوه ربودی دل صد مچو منی رنگ حسنت که تا باز نہ بیند رخ غیر به بهای نظری سوئے تو جان از ناست شہ خوباں بر کاتی دل مسکین خوش کن نغمش شمع صفت ای دل من میوزی</p>

چوں به بنیم دگر می را چه تو می نور لبهر
 بهوای رخ خوباں گل خندان ایدل
 با همه دوسه نکو با همه این حسن جمال
 بیکه جلوه حسن رخ خود ای مهر و
 از پله سوختن جان من دیوانه
 چوئی ای جان من دایه دل دیوانه من
 ای دل کم شده من چه ترا پیش آید
 بهوای رخ او ای دل شوریده من
 تا کی ایدوست من از درد محبت نالم
 شعله حسن که چوں برق بر افروخته
 حرم دین من و معصیت ایمانم خفت
 بر در دیر سخنان بهر بیت خیمه زده
 شهره خلق شد می بهر من شاهد می
 چشم دارا زگرش زانکه تو از راه بنار
 همچو لاله بدلم داغ ز عشق تو فتاد

تا درون نظرم نور خود افروخته
 مایه درد چو بلبیل بدل اندوخته
 کشتن دل شدگان از که تو امیخته
 بر بودی دل من جان مرا سوخته
 ای پری چهره تو چون شمع رخ افروخته
 سبقت عشق بگو تا ز که آموخته
 تا چو مجنوں بغم لیلی خود سوخته
 مایه درد محبت بخود اندوخته
 جان بیمار مرا ز آتش غم سوخته
 خرمن هستی عشاق ازال سوخته
 آه زان شعله که از حسن بر افروخته
 کعبه دین بکعبه ساعده بفرودخته
 طبل رندی و ملاست بهمان کوخته
 سالها خاک و بر پیر سخنان روخته
 تو چو گل چهره بسد ناز بر افروخته

اول شیفته در عشق تو بفرود ختم ایم
 بنگای دل دینم بر بودی ای شوخ
 احکما سوز دل دو جگر آه و فغان
 روی چوں مهر لعل تاب بر افروخته
 در آتش عشق هم از شعله حسن رخ خویش
 ای دل من بچه پانصد صوگر دیدی
 سوخت کشت بدرون لظم همچو نجوم
 همچو آینه بهر جلوه اداسه احمد

تو که صد خوبی و صد حسن بر افروخته
 چشم را ساحری از بهر من آموخته
 نیک سر مایه عشقش بدل اندوخته
 تا چون انجم همه تن هستی من سوخته
 ز دلم و غدغه و پرده جسم من سوخته
 سبق بی صورتی هیچ نیاموخته
 تا تو خورشید رخ خویش بر افروخته
 حیرت و بخود می و گم شدن آموخته

ایضا

چوں پری آمده در هستی من نشستی
 چشم خلق از رخ پاک تو به بین عجب
 ز کجای و کجای ای دل من کجین
 مهده تو چه بود و باز معاد تو چیست
 از کجا آمدی اصل تو چیست

دیده جان من از دیدن رخ تو سوخته
 دیده جان من از دیدن خود تو سوخته
 علم از مبداء ارواح منی سوخته
 غافل از اصل خود و دیده از ازل سوخته
 علم تحقیق ز کس منی سوخته

چیست غیبتی چه خودی چیست وجود من تو
 اینک بینی نظر تست و خیال دل و تو
 و صفت عرش و رونق جهان میداری
 باز عرشی و ثناء قدس شمس بوده
 روح حق هستی و مسجد ملائک بودی
 ذات تو نور قدیم است عدم اصل وجود
 لوح ساده زازل آمدی باز اینجا
 حق چو روح است و جهان همچو بدن است
 گر چه ناید بنظر لب که محیط جسم است
 حق چو جانست و بود هستی من همچو خیال
 قطره هستی خود را تو به قلم انداز
 از عدم تا بوجود تو مدد هست به
 روح ساده بجهان آمدی نفس زکی
 صورت نقش جهان عکس خیال تو بود
 مثل خواب است جهان عکس خیال دل من

مایه و سوسه و وهم در آند خسته
 اینهمه علم ز مایه در آموخته
 از بسا تو قبا تنگ بخود و وخته
 روشن بوم درین کج در آموخته
 آه از زلال در نایاب تو بفرخته
 و هم این هستی حادث باشد اندوخته
 نقش شتی بدل خویش در اندوخته
 علم تحقیق ز استاد نه آموخته
 روح ما را صفت ذات خود آموخته
 ای دل من ز حق این علم در آموخته
 چه درین خاک کده خاک در اندوخته
 مایه هستی خود از عدم اندوخته
 از هوا و نه هوس این همه اندوخته
 این در است مگر از خواب در آموخته
 خواب داند هر چه که زین علم آموخته

<p>این همه تفرقه ازو هم در انداخته آه ای هوش چو این سبق آموخته آه ای دل که تو زین درد و الم سوخته آه ای جان ز که این سوختن آموخته تا که از آتش عشقش دل من سوخته آه زان شعله که در جان من افروخته آه ای دل بغم عشق که تو سوخته آه ای جان که تو اندر غم او سوخته غیر از درد و الم هیچ نماند وخته</p>	<p>جان که پاکت آلودگی نقش و خیال آه زین رنگ که میرنگی جان کم کرد آه ای عقل که از عشق تو دور افتادی آه ای دل بهوائی که مرا میوزی آه ای دیده تو چون روی کسی پیدی آه زان آتش عشق که دلم سوخت ازو آه ای دیده تو چون اشک زلف میزنی آه زان یار که بجران مرا کرد پسند آه و صد آه و بربس در حیات ای حمد</p>
	دیگر
<p>پیر این شکیب دل ما دیده تو چون نقاب بر رخ زیبا کشیده از حال یار ما خبری گزاشیده ای شمع چون تو سوزش بر چانه دیده</p>	<p>پرده بروی خویش ز ما چو کشیده ما بیدار از عشق تو گزاشته و خواب با ما بگو که منتظر انیم قاصدا میرجم از غم تو نه پرسی ز حال ما</p>

کویت گذشتہ تو بگو ماکجا رویم
 نادر پہچان تیرا دانش بدست
 بودی بخش مرد توانا و سرقد
 اندر جہاں کہ جا جانناست جس تو
 طعنه مزہ بجال من زار ز اہدا
 از حسن آن نگار تر اغیست سیری
 مال از بیون عشق گریبان ریدہ ام
 ماہر جمال روی تو عاشق نگشتیم
 اشک ارغوان رنگ رخسار تو
 کے دیدہ و شنیدہ یکے بہت اہدا
 از آتش محبت و از سوز عشق تبار
 آرزو گیتی بیج اثر بردش نکرد
 بی صبر و بی سکون غم عشق گشتہ ایم
 ہر چند پیری و زسرت عاشقی زقت
 ما خود شکار تیر نگاہ تو گشتہ ایم

چوں بے درم بتادل مار خریدہ
 امی دل تو سالما بی او و دیدہ
 انکوں چو چنگ انغم عشق خمیدہ
 و لما بزور عشق سوئی خود کشیدہ
 افسوس میکنم کہ تو اورا ندیدہ
 ہر چند سالما بغم او طیدہ
 تو از فراق جامہ جانم دریدہ
 خود سوئی خویش این دل مار کشیدہ
 امی دل ز باغ عشق گل مار خریدہ
 ما دیدہ ایم از دگر اں تو شنیدہ
 از راہ دیدہ خویش شدہ ایدل چکیدہ
 صد سال امی دل از غم و طیدہ
 پیرا ہن ثبات و قرارم دریدہ
 پستان ام عشق بہ طفلی کبیدہ
 تو چوں ز پاؤ آہوی چشی رمیدہ

<p>صد آفرین زوئے تو ای عشق بر لوح جان چو سوسه فلش میکنی گر است در کیم به صبح دست تست و پر پرده حجاب حقیقت نهال شدت سزایانیت کار تو ای عشق به کس چوں طو سبیت یقین یار همیشه ای بس عجب عشق تو بی روح ماندیم</p>	<p>کیں خر قمار زه زبیر یار دیده هستیم آتچال که مر آفریده آتیم چمنال که تو نفست کشیده خود و خود نور دیده یعقوب دیده پیوندنا و شده ز همه ما بریده دانه مگر تحبلی حسش ندیده از دشته فراق رگ جان بریده</p>
---	--

<p>احمد فعال و شور تو خود نیست بی بلب شاید که چاشنی وصالش چشیده</p>
--

<p>ایضا</p>

<p>ز جمال روح پرور چو نقاب بر کشای بغم تو ای نگارم بلب ست جان زارم دل عاشقان شیدا بر بوده تو ای جان نگریم اگر بر دیت دل من و درو ستم</p>	<p>بیری ز عاشقان دل بجمال و لربانی سر نو حیات یا بزم زورم اگر در آئی بجمال و لغز بی بهزار خوشنمای چو نهال شوی ز چشم غم و در و فغانی</p>
---	--

بیکه نظر برویت دو هنر جان ازده
 شده ز دیده پنهان چو پیری ز چشم آدم
 دل من به عشقت ای گل به غنایت چو لیل
 تو بسان روح ای جان همه ترجیح جانانی
 بخمار چشم میگول زنگاه مست ای جان
 نه کسی بهر خود را به سلامت ز کوبت
 ز سر حکیم دانا که به عشق مست گرد آمد
 بخدا که در دو عالم تویی آفتاب دانا
 دل من ز روز اول بحال تست شیدا
 تو میج جان مای بحال حسن و خوبی
 بهش تمام عمرت شده صرف و ایدل
 به بلای عشق صابر بشوای دل خرمیم
 بسلاسل محبت چو پسته انداپاست
 کز تبهوای وصل صنمی ست ایدل من
 به طاعت و ز غمخواری دل من چه ننگداری

بیره تو جان چه باشد تو بسی گران باری
 ز خیال هم را بدست نشد رسانی
 تو گوی نپرسی از من بچم در دستلای
 بمثال نور دیده بدرون چشمهای
 بهزار خوش و مستی بدم در کشتای
 دل خلق مبتلای به نزار در باری
 بهزار علم و دانش تو کلاه میباری
 تو بچشمها چو نوری پی تیره جان منیاری
 رخ خویش باز بنماید داد آشنای
 ز برای درد مندا که دو ابرو هم شغای
 نه نجات شد ترا ز تو هنوز بستلای
 چو اسیر دام یار می بدست پر جفا می
 به اسیر دام خواب نبودگی به نای
 ز برای غمخواری غم تو بهشتی او سزای
 نه تو شیخ وقت هستی نه تو مرد به نای

<p>ز محبت آتشی زن تو بخورم بای بسپار جان بجانان بگذاز از خای نرسی بعرض هرگز که تو طائر هوای که سوئی بت طبیعت مکنید جبهه سائی برسی بیال عشقش سوئی اوچ کربائی</p>	<p>ز حرم برآوردن سوئی کوی میفروشان نه کسی به قبل و ستالی بوصول رسیده تو باین غرور زاهد هوس هشت داری خبری بیز سجد بر زاهدان خود پس نه هوادمی جدا شو لفظی نه خود برون آ</p>
<p>نعل</p>	
<p>دل عاشقان شیدا بیری بخوشنمای که بحر ز گس خود تو عجیب فتنه زائی به صفت آئی همه تو رکب بای که بتان دلربا را روشنی ست پیوفائی تو بچند چو بلبل بغشش سخن برائی مگذر ز کوی ایشان که تو مرد پار سائی تو چه در داری احکم نفعان کج پزائی که بدر و عشق و لبر همه وقت بتلا می</p>	<p>تو باین جمال و خوبی بکمال دلربائی ز جمال و لفریت و وجهان شدت برهم بنگاه عاشقان ز جمال تست پیدا مکن آه و شور و افغان نه جفا و جور خواں تو بهوای روی آن گل دل جان خود فدا حذر کن بکن ز خواں که بزهد و تمنانند پوشیده تا ما یم بت من بگفت با من نه شب قرار و نه تو نه بر و نه صبر در ول</p>

بوصول آں پیر و دہوی مقبول داری
 نہ پری نہ بال داری چو پری بسو قهرش
 ز جنائی تیج جانان نہ بلائی عشق دلبر
 ہمہ بیدار با فغان کہ دلم پیروہ دلبر
 چو در آمدی بچشم شب سحر چو روز کردی
 چو مکان و جا گرفتی بدرون جان عاشق
 نہ ز خلق اینجانی نہ ز جنس آسمانی
 تو کہ نادر و عزیز بی جهان بسی عجیبی
 نوز جان و تن برونی ز چرخ جان فزونی
 تو ہمائی لایزال بی فزائی بی مثالی
 دل مبتلائی غم رازلم ہی رہا نی
 چہ ثنائی تو بگویم کہ ز دم خرابرونی
 ز تو هست در لبانم ہمہ شور و ناله من
 ہمہ شور عاشقانست ز دم تو هست ہر دم
 بچشم دلم چو بادہ ہمہ چو شش مینہ تو

پست همان باریابی کہ فقیر و مینوای
 نہ بہ نجات تو سعادت کہ کند بد و رسای
 چو شدی شہید ای جان تو بعین کربلای
 بمثال دزد پنهان ل عاشقان بای
 کہ بہش تیرہ دل تو عجیب کیسای
 تو اگر چہ عشق برتر ز ہر مکان و جای
 ہن عشق حال بر کو تو کئی و از کجائی
 بصفت و جوہر خود ہمہ سایہ ہامی
 نہ عرض نہ قسم جوہر نہ خلایق طای
 بیری دل پرستہ سوئی اوج کبر بای
 کہ بازوئی تو ہست ہر قوت خلای
 بکمال ذاتی خود تو میج و خود شنائی
 چو پری ز جان عاشق بفتان ہی ز آئی
 شدہ نہاں بد لہا بمثال لنگ نامی
 بمثال سستی می رفتان من بر آئی

همه دل به تست شیراز جمال تو نشان نی
 نه ترا قیاس باید نه حواس درک سازد
 نه کسی بجهد و کوشش به نشان تو رسیده
 نه برای جمله اسماء توئی مس
 تو مثنوی ز صورت زبانتال و از تشبه
 تو نه ایمنی و نه آنی نه بهیمنی و نه سانی
 همه هستی دو عالم چو حباب بحر باشد
 توئی همچو جان و عالم بمثال جسم باشد
 بمثال مهر تابان که شده روشن فرش
 بدرون جانم ای جان تو چو عشق زبشتی
 ببل شکسته من نظر ز لطف فرما
 شده ام ابر زلفت بمثال جان عاشق
 بهجت نگاری دل من بسوخت اگر

همه جاست شو عشقت تو بگو که دام جایی
 بمثال در گنجی ز بهیم هسان و راسی
 تو خدای و بسوی دل طالبان خود آیی
 پے هر کمال ذاتی تو بخوایش شهبائی
 تو ز چند و چون بروی ز بهیم هان و راسی
 ز توئی منی بروی همه این توئی و مائی
 نه بهی ماست الا ز تو هست این انائی
 جبرست آشکارا تو چو روح و خفائی
 پے سر سبز ذاتی تو بخوایش خود روائی
 بحیات و مرگ هر دو ز تو نیستیم رهای
 کو برای مستندان تو کریم و صبر تجائی
 ز کند تو دلم را نه بود گم رهای
 به بیان عجز و ملش تو هنوز مبتلائی

شاہ ہمہ خوابانی در خوبی و زیبائی
 چوں جلوه کنان آئی روی دل آرامی
 ای راحت جان من کے از توجہ اکرم
 اے نور نگاہ من بے روی دل افروخت
 ایمان بیری غارت صد خانہ کنی ویران
 رنگ ہمہ گلہائی احسن ہمہ خوبانی
 در تفرقہ عالم من جمع ترا دیدم
 کے علم ترا دانند کے عقل ترا یاد
 فرخندہ دمی باشد میمون نفسی باشد
 مدحی کہ ترا گویم بر تر تو از ازل هستی
 درد کے کہ بدل دارم جز تو نبود دارد
 جانہا یہ فغان آمد از شورش عشق تو
 در قتل من کیس جز جرم محبت تی
 ہر آنچہ کہ می بینی آل صورت علمت
 عشق آمدہ در جانم مہوای ہوا نم کرد

روح ہمہ عشقانی جان ہمہ حسبتانی
 از من بیری یکسر آرام و شکیبائی
 چوں عشق بد لہائی اور دیدہ چو بینائی
 جان بر لبین آمدہ باید کہ تو با زائی
 چوں تو نہ کسی باشد در شوقی و عنائی
 تو جوش عشقی توستی صہبائی
 گردیدہ تعدد و ائینہ یکتائی
 چوں تو شدہ پنہان در شدت پیدائی
 جانے کہ رسید از جام گشتہ بی جان
 صیفیکہ ترا سازم ز ازل وصف مہرانی
 آرام ہمہ دلہا ہم راحت جانہائی
 بے صبر و سکون گشتہ بی تاب تو انائی
 در ہر طرف غوغا یک خلق تماشاائی
 مری ہمہ کم گرد و گرد گم بشود رائی
 از رنگ پیغم دارم شوریدہ و ہوائی

مارید خراباتی در کوی بتاں ساکن شوریدہ سر عاشق از تنگ کجارسد اجی حسن ترا ہر دم صد گونہ تجسلی ہا جانے کہ ترا ای جان رکسوت مجنوں دید ہر چند نشا نہایت و نیش افغانی است	مجموعہ یدنامی قاریغ ز خود آرائی تاشیوہ عشق آمد خود رندی و رسوائی ہر لحظہ نشان تو دردیدہ من آئی بالشہ شو مجنوں داند کہ تو سبیلانی بے نور یقیں لیکن در دیدہ نمی آئی
از شورش عشق او چوں فی بھقان ہستم دیوانہ دل عاشق جز یار نہ آرا مد مستغرق عشق او در قلمم ہیرنگی قربان شومنت ساقی یک جہ عہہ آلودہ	ایں نالہ زار من بیدان زوم ثانی پابند کسے کی شد ایں جوشی صحرائی صد بار ز ند غوطہ چوں ماہی دریائی تا از کرمت جانم ہر ہر ز من و مائی

2 in 6
Accept
Protestant
7-5-50
proportion

ایضاً

کن زندہ جانم اسی صبا از بوی گیسوی کسے من عاشق شوییدہ سر از کفر و ایال بہترم آمد سجدہ ترا ہداں سوئی حریم کعبہ روح دو عالم آمدہ ریاں زلف عنبریں	چوں مردہ ام از حسرت لعل سخن گوئی کسے دینم شدہ مہر کسے ایمان من بروئی کسے شد سجدہ گاہ عاشقان محراب بروئی کسے صد جان عاشق کسے شدہ در تار یک منی کسے
--	--

دزدیدہ دیں و دل ز من یک نیت ہندوئی کے شد قیلہ ام روی کے شد کلمہ کوئی کے صدفتہ آمد بہر من اروی نیکوئی کے چل کشتن دل دکان شد شیوہ ونوی کے	شد ترک چشم نازنیش غارتگر ایمان من شد مذہم عشق کے شد شریعہ مہر کے دیدم گل خوش تنگے خاری خلیدہ دلم ایں نالہ و افتخار من بے سود آمد احمد
ایضاً	
شد پر سرور و پیر جان من از بوئی کے رفت از سرم ہوش خرد از بحر جادوی کے رو کوئی سوئی دلا میں ست رہ سوئی کے دشمن داں روی کے واپس کیسوئی کے در من جنون عشق داں از زو بازوئی کے آید زہای وہوئی من نہ آہ من بوئی کے	آئیم دستان سوئے من از کوئی کے از اندرون از برو گنبدہ میں چند چوں آمد چوہل رنگہائی رنگی و بی صورتی از مصحف و آئینی چوں نفس و افاق شد یلی کجا مجنوں کجا بوداں تجلی جمال شد سایہ افکن بر سرم آن جان جان چمن پری
برہای وہوئی عاشقان ہم نالہائی نازشان کے رحم آرچہ چوں جو شد نوئی کے	

غزلیات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

<p> فطرب لشکر خمار حزن و حرمان مرا باش تو دیدہ مشتاق و حیران مرا فاش حسی چشم نمودی راز پنهان مرا تا پنهانہ شکستی عشق پیمان مرا بروی او کے اثر میں آہ سوزان مرا بردہ درخارت سے طرار ایمان مرا غم نکلنے بجلیں اسرار افغان مرا از قبای عشق پوستان جسم عریان مرا روشنی افزا بر حمت چشم عرفان مرا وی و جوب از من بر این و ہم مکان مرا پُر ز در عشق سازا شعار دیوان مرا چوں خزان عشق تو آتش زد گلستان مرا </p>	<p> ساقیا از بادہ تو دوست کن جان مرا جلوہ گر شو پیش من و آفتاب روگویش عشق خوابان انہا چہ جان بدل میداشتم ساہا چوں ز اہل من بہد تقوی داشتم ز آتش من رخ او گرہ ای جان سوختی از یکی غمہ ہزاراں دین دل پر بودہ نا اہم دارم چونی من از دم یار عزیز ز آتش دل خرقہ زہر یار اسوختم کن تجلی بر دلم اے مایہ نور یقیں ای قدم از نور تو دوستی حادث نمکن با شہر قلم پر دلم ای ملہم اسرار غیب بی تو مینالم چو بلبل ای گل خندان من </p>
---	---

سا نا باد از رخ تو د جان ویران مرا	باز آو چوں صحبت در دل چو نیش
	ایضاً
<p>وز می تو دست کن این دل نگام را وز رخ چوں آفتاب صبح کن شام را لیکه چه پروائی تنگت من بدنام را ای دل من غم مخور گردش ایام را بستم از دلت بهر تو اهرام را بار و گرد جلوه ده روی دل آرام را خیز و تماشا بکن شاه کلفام را سوخته تار جلال شهبام را کن خبر از حال من سر و گل اندام را زاتش مهر خورشید کن این نام را</p>	<p>ساقی فرخنده رو خیز و بده جام را بر سر باجم شبی جلوه کن امی ماه رو و ر و عشقت اگر خلق ملامت کنند ما من دلدادگان چو در پیر میان است قبله من روی تو کجاست کجاست از من شوریده سر پرده آرام جان باد عشق نبوش نعره چو لیل نین که سر او بت پرده خیالات عقل زاتش حسن رخسار سوخته الم ای صبا ای دل من و غمش چونکه تو کم سوختی</p>
	<p>اگر اے صنم لایق انعام نیست از کرم عام خویش خاص کن این عام را</p>

ایضاً

ایکے کس پہاڑ پر زآمدیں سودائے ما
 سوختی از ناز ای مہر و دل شیدائے ما
 بے جمال و لفر و آفتاب روئے تو
 چند تالم می نہی سی ہیچ از حال دلم
 چہرہ زردم نگر و ز حال زار ما پس
 ماکہ در عشق بتاں از خانماں آوارہ ایم
 اسی خریف از درد جان و بیدلی ما پس
 مفلسیم بی وفا خانہ گرد و دکان خراب
 آں پری چہرہ کہ ما مجنوں و شیدای ویم
 اسی اسیر رنگ و بو بستہ نام نشان
 در ہوائے آں پیر و ما ز جان گم گشتہ ایم
 چوں دم نائی درون فی نہاں کجہ ہم

کم نشد از صدیکی زین ہیچاری ہائے ما
 نا لہا داریم و نکستی گوش این مہمائے ما
 سوختہ جان و دل ما آتش سودائے ما
 خاک گردیدیم و در عشق زخمت اسی و ما
 عاشقی و بیدلی پیدا ست از سیمائے ما
 گشت زین در میخان کوئی خوبا جائے ما
 دل رنود از ما جمال دلیر زیباائے ما
 عشق غارتگیر بردہ این ہمہ کالائے ما
 کے خبر جان ترا اسی عاقل از لیلایے ما
 بگذرا ز خود و بخود می محبت دیرایے ما
 گشت بیجائی ز حیرانی غمشن جائے ما
 از دہان عشق بشنود در جہاں بخو جائے ما

احمد از گردش دور زمان فکری کن

شدد و پیر میاں ماوانی المجاے ما			
ایضاً			
<p> نحی نہ در دل یارب بتاں را ساقی بادہ رطل گراں ہدا لے لے یاراں از حال زارم کردیم نقش دین و دل خود آرد بنا لہ ایں درد جانم سینہ سپرد از بہر غمخہ ماہیم و رندی و ہم عشق تو یار </p>	<p> ہجیم کشتہ ایں نچیان را تا روندانیم ایں دوان را آگاہ سازید ایں مہربان را دیشق جانان و دیم جان را چوں ضبط سازم آہ و فغان را جانم ہفت گشت خیم سنان را ز بدست تقویٰ سرزایدل را </p>		
<p> اگر بہ عشق آں ماہ پیکر ایشا کردیم جان و جہاں را </p>			
ایضاً			
<p> صنما بحال زارم نظرے بکن خدا را کہ نماد بے تو صبرے دل نا شکست را </p>			

<p> نمود اشک چشمم همه راز آشکارا کما رہر قتل و دم خنجر حیارا بمریض خویش لایق برسان مے دوارا تو چو نوشیم مای چه کنم و گرنیارا کہ مانند در دل من خنجر از تو کس نگارا چه بود کہ نگیری چو من شکستہ پارا ز جمال دہر کوئی من بینوا کدرا سحری رساں بجانم بہ شمیم خود صبارا بکمال حسن و خوبی دل تست سنگ خارا ہمہ عیش ای حریفان ہمہ دلبال شمارا دل عاشقان حیراں بجمال تست یارا توئی نور دیده من بتو بس گرم نگارا </p>	<p> بدرون پرودہ دل غم عشق بود پنهان ز جمال و لغو زت نفس نقاب کیرن بجمال حسن و خوبی تو مسج جان بانی بہ کہم من عمر فانی چو توئی حیات باقی بجمال و لغو زت بجمال لر بانی بہشت مریض شستم بعدد خنجر شستم تو کہ شاہ حسن و خوبی بہ ہریر و لر بانی بہیم زلف مشکیں دل من حیات یابد پیکی سخاں غمرہ و دہزار خون بیری بہ محبت نگاری بہ بلای عشق شادم تو بہ قرب پہچو جانی کہ یہ دیدہ مے نیامی بہ تو زورہ ایم ای جان کہ توئی حیات جانم </p>
---	---

ہو سیست در بر من کہ بہ عشق تو دم جان
 ز شکستہ جان احمد بہ پذیرد ایں دعا را

غزل

به عشقت جان من بیمار تر بادا
 ز رسوای و بدنامی کجا ترسد دل عاشق
 زدی زخمی بجایم آنچنان کنودی لم خوش شد
 پے غارتگری جان عاشق زلف نه پیش
 اگر آں چشم پر فتنه به تیر غم بماند خود
 بعیاری و شوخی خون عاشق بخت آنست
 ز تیغ نا ازان دلبر دل شوریده عاشق
 دل شوریده عاشق ز دست ساقی مهر و
 ز صبا بے محبت و زو چشم پر خارا و
 متوسل ای دل براه عاشقی از تنگ رسوائی
 در آغوش تو در دل همه پیوند گیسته
 تمامی مکران و زابدان خشک ساقی

و گردل از محبت ز اگر گشته زار تر بادا
 به سودا محبت خوار اگر شد خوار تر بادا
 دو چشمم گرازان غبار شد و بنابر تر بادا
 بشوخی با اگر طراش شد طرار تر بادا
 برای عاشقان غمخوار شد و غمخوار تر بادا
 دو چشمم او بخون عاشقان عیار تر بادا
 چه غم دارد اگر افکار شد افکار تر بادا
 بجایم عشق اگر میخوار شد میخوار تر بادا
 دل عاشق اگر سرشار شد سرشار تر بادا
 خوشا که راز تو اظهار شد اظهار تر بادا
 غمت ببردلم غمخوار شد غمخوار تر بادا
 بآب باد و تو خرقه و دستار تر بادا

ز صبا بئی که ساقی مست کرده جان احمد را
 چو منوچهرم خمار از باد و سرار تر بادا

نزل

شوخی کہ آموختہ شاہداں را
 ایں بہر نالِ ایں کشتیمان
 یاربکہ آرامِ جانم رپودہ
 از بورتِ ای بت تا چند نالم
 ہر کس کہ دیدہ باغِ حالست
 بی شمعِ رویت روشن کین سازد
 از جامِ عشق بخود چو گشت تم
 ایں رنگِ دوم وین آہِ روم
 کے از مامتِ تریسید دل ما
 بہیند جمالِ عشقِ چشمِ یسغم

کز غمزدہ جان سوختہ عاشقِ حال
 غارت بکرودہ ایمانِ مجھ جان را
 سویم بیا بیدارِ استن را
 کشتی بہ غمزدہ ایں نیچاں را
 دیگر نہ بیند او گلستان را
 ایں ظلمتِ حیرتیرہ شبان را
 دیدم ہمیں حاسنِ لامکان را
 خود فاش کردہ رازِ نہاں را
 تا ترک سازیم عشقِ بتاں را
 ز ابد بکرودہ قبکہ گمان را

اسم از حالِ سوزِ رونی
 تا چند گوی در کشِ زبان را

ایضا

عشق جبارست بر ارواح ما
 چیست نجم پیش مهر نیمروز
 همچو گوی جان پیش صبحان
 جل جباری شده و پیر امار
 دامن خس انداخته بدنام من
 از دل مسر بر آرد جی وار
 تا دگر گردد مرا این چشم و گوش
 کیست آن تادم نند چون ذره
 این منی وای پاچول سرب
 یک می ای مهر تابان شتاب
 تا پیشیت محو گردند این همه
 وای ناکامی مادر عشق تو
 داغ عشقت چون نهادی بر دلم
 کشف کن بدمی مهر خورشید

آنچنانکه خلق در حکم قصه
 حکم قاضی رسد و مقصود و لا
 تا همی پیر اندیش تحت و عطا
 همچو شتر گویدش منسوبیا
 تا ملامت باشد همارا اصلا
 از غم و از زین از لطف عطا
 تا دگر گردد دل و فهم و ذکا
 پیش تاب حضرت شمس الفضا
 پیش بحر قلزم بے منتها
 ذره هارالشکن این فهم آنا
 ما هر و یکدم نقاب رخ کشا
 وای جانم وای درو پے دوا
 هر چه شویم پے این زخمها
 نیز سسلا این عدم هستی نا

<p>احمد و محمود و حامد و صفا و ذات پاکش مد حمارا منتھا</p>	
<p>غل</p>	
<p>باش نور ویدہ حیران ما زین نمی آئی تو در چشمان ما دیدنش خواہی یہ ہیں ابرار ما آن کو گشتم شدہ اُو آن ما عشقت آمد محبت و برمان ما شد بہار و رونق بستان ما درد و آہ نالہ و افغان ما ساز و شن کلبہ اخوان ما در غم تو اے گل خندان ما بے جالت ویدہ گریان ما حسن تو پوست روح و جان ما</p>	<p>بارخ چوں مہرے جانان ما تو چو جانی جان ندیدہ چکس کس ندیدہ روح با از چشم ہر یار چوں عشق آمد و در دل نشست ای پریمی ز این جہان و انجمن آنکہ کردہ سینہ ام پار ز داغ بہر تبت ای ماہ من شام و بحر از جمال همچو ماہ سپار دہ ہمچو بلبل نالہ دارم بے صبر نگنجد کم و یک لحظہ ای حیات عاشقان ویدار تو</p>

جان دل راتا بقربانت کنم در دل شیدایی ما آتش زده گم شدن در عشق تو توحید است	شوهر حمت یکشبه مهان ما شعله حسن رخ خسانان ما ویدن بیت بود عرفان ما
ویدن دلدار احمد دین است هست مهر آن صنم ایمان ما	
غزل	
ز آتش سودا می مهر تو جگر گردید گشته چون حسن بقال غارت گردین و دلم فتنه خلق جهان خود آفت عشق تو شد بیرخ چون لالای ای سر و گل اندام من عشق خوبال مردگان گویند بر از تنده کرد فتنه دین دل عشاق چشم شمع اوست در کند زلفت خود چو گردن جان بسته ساقی ازین هوشیاری بس خمار آلوده ام	اشک خاں میر نیرو از چشم بهشت چش آب بر در دیر بقال افتاده ام مست و شراب در قتل و ناله آمد از تو جان شیخ و ثواب میر و داز چشم من هر لحظه سیل خون ناب قوت و لهائی پیران آمده حسن شباب وز نگاه مست ناروش صد هزاران جان ناب بنده روی تو ایچم و تو خداوند رقا ب غرق کن تنی من در بحرستی شراب

احمد اور مدرسہ میں درس غنّیٰ نہیں میکنم
مصحفِ رومی حسیناں پس بود مارا کتاب

غزل

گر حقیقت از جمال خود بر اندازد نقاب
تا بشنود شیدا یعنی چشمہا را خیرہ کرد
ایں وجود و بستی با جز گمان و وہم نیست
در ازل چون بحر معنی موج زد و زویش تن
از وجود تو نشان باقی نماند هیچ باب
در رد آنور خود پنهان شدہ خود آفتاب
ہستی حق بحر باشد ہستی عالم سراب
سر بردل آوردہ زو و جملہ جہاں مثل حباب

ہوش احمد ساقیا از بادہ تو حیدر
یکدوسا غرہ کہ تا جانش نہ دوست خراب

غزل

دی صبا پر شک آمد سویم از کوی حبیب
یک نگاہ مست او صدین دل کردہ خراب
کہنہ شوریدگان و بیایاں شد کوی دوست
مست و شیرا شد دل از نام نہاں کوی حبیب
سحر دار دہر جانہا چشم جاوے حبیب
قبلہ جانہا غنّیٰ شوق آمدہ روئے حبیب

گشت زنجیر دل عشاق گیسوئے حبیب ہست سرو لایزالِ تقدیرِ دلجوئے حبیب بستم چون بخیر جانِ عاشقانِ سوئے حبیب پس بہر گو کہ رو آر و بود سوئے حبیب سجدہ عاشق بود بر جلوہ ر وئے حبیب سجدہ گاہ عاشقانِ محرابِ ابروئے حبیب ترک چشم مست ناز و زلف ہندوئے حبیب	صد ہزاراں عاقلان در دایم زلفِ او کہ بگر از چشمِ حقیقت منکر از چشمِ مجاز کا کل مشکین جانان دایم و لہما آمدہ عاشقِ گم گشتہ دل را جاں نہ بیوہ رسید سجدہ زام کہ سو سنگ و پوارست و خشت ہر کس را در جہاں طاقِ عبادت دیگرست عاشقان را دامنِ غارتگر دین و دل اند
---	--

من نیم تنہا قنیل بے نیازی ہائے او
صد ہزاراں گشت جا احمد کشتہ خوئے حبیب

غزل

راحتِ روح و روانم آرزو مست دردِ دل سوزِ نہاغم آرزو مست زخمِ دیگر زانِ سناغم آرزو مست تیر ز ابروئے کسانم آرزو مست	بویِ یارِ مہربانم آرزو مست خرقہ و شلہ چہ کار آید مرا چاشنیِ غمزه ات نرود و دل کردہ ام سینہ ہدفِ ای ترک مست
---	---

<p> سوختن پروانہ ساختم آرزو دوست یک نظرای جان جانم آرزو دوست داں بجائی عیسا تم آرزو دوست گم شدن در نشتانم آرزو دوست برتر از دہم و گسام آرزو دوست از دیش چوں نے فغانم آرزو دوست </p>	<p> از دل و جاں پیش شمع روئے تو بخدم کن زان دو چشم مست ناز مثل موی بر سر طویر یقین نیست گشتن اندرون ہستیش تا جالش بنیم از چشم یقین نیست گروم اونشیند جائے من </p>
<p> احمد اچوں گشتہ در عشق پیر وقتِ بخت جو انم آرزو دوست </p>	
<p>غزل</p>	
<p> آتش مہر تو در دل روشنی جان است آتش از عشق کال در سینه سوزان است سیلِ غول ہر دم رواں از دیو گیان است ہیچو آئینہ درون دیدہ حیران است خون چکان از چشم و آلودہ از دمان است </p>	<p> ایکہ در عشق تو در جان مادران است شعلہ زو عاقبت تا عقل و جاں من نیست بے جمال و نفرت اے مہ تابان من عکس من آب پر پیر و با کمال آب و تاب دخم ہائی کان دی بر دل ز تیر غم ہا </p>

<p>گم شدن در شوق آن جانِ جہاں بریانِ ماست تا از دایں سگاہ ہو کو نالہ و افغانِ ماست کان حیاتِ عاشقانِ جانِ جہاں مہمانِ ماست آتشِ کال از سرِ سودائے او در جانِ ماست یک علم از حسنِ سرِ حضرتِ جانانِ ماست</p>	<p>بجودی و محو و حیرانی نشانِ عشقِ اوست میدرد جانِ من چو شمع و دم خود آں پری جاں سپہ با سندنہ لڑاں جانِ بقربانش کنم کم نشد ہر چند آبِ چشمِ بروی ریختم نالہ و افغانِ جانِ عاشقانِ اندر جہاں</p>
<p>انفس و آفاقِ احمد چوں تجلی گاہِ اوست عشقِ ما و حسنِ خجیاں صورتِ عرفانِ ماست</p>	
<p>نگہتی کال آورد باد صبا آں سبزو اوست پس بہر سکو کہ آوردیم رو آں سوی اوست سجدہ گاہِ عاشقانِ طاقِ خمِ ابروی اوست منزلِ دیر در حرمِ فی لحنی از کوئی اوست دانکہ بلوہ دل سن گشت گیسوی اوست جانِ خلقِ دو جہاں بستہ تبار موی اوست وانکہ دزدیدہ دل دینِ طرہ ہندو اوست سجائے چشمِ جویاں غمخوار جادوی اوست</p>	<p>روی ہر دل بہ تجلی گاہِ حسنِ اوست پر تو خوشید روشن بہر جہت بگرفتہ است قبلہ دل کجہ جاں وی آں جانِ جہاں است میزل ہر دل جہاں حسنِ روشنِ منتی است آئینہ شعلہ بجایم بہر حسنِ الہی اوست چہلہ دل آتشیتہ بہر حسنِ روی آں اوست ترکِ چشمِ مست او غارتگرِ جانِ ہائی اوست از سرنواز جانِ عاشقانِ راہیاں سوختہ</p>
<p>احمد را بہ کہ گویم خالی آں طراز و شوخ</p>	

شیدوه عاشق کشتی و نه نیازی نوی است

بیا بیا که دل و دیده هر دو خانه تست
 دل و بیکر همه پیش تو کرده ایم حرف
 بحسن خود دل فریاد برده و ز قیس
 سجود کا فرو مومن همه بسوی تو بود
 ز روی ما هر غل حسن رو تو پیدا
 جنون عشق ترا یک جها تماشا می
 زدی درون دلم آتشی چو پروانه
 ز دست عشق بدل زخمی زنی نه نهال
 تو شمع و جامالی و کاکل مشکین
 برای رنید خرابات و عاشق بد نام
 محبت تو بجا نه است گو هر نادار
 چو زلف فانی که بیکر و پیچیده داری
 حریف بزم محبت ندیم خسرویت
 سر و عشق تو گشته فغان و ناله من

تو تو چشم منی چشم آشفته تست
 تو تیر غره بزن سینه ام نشانه تست
 جمال لیلی و شیرین یک بهانه تست
 وجود دیر و حرم سنگ آستانه تست
 فغان دل شده کلبانگ عاشقانه تست
 بهر طرف بزبان همه فانه تست
 بحسن شمع رخا شعله و زبانه تست
 فغان بر لب جانم یک ترانه تست
 سمن عشق مرا نیک تازیانه تست
 سر و رستی عشق از من منانه تست
 هم اشک عاشق بیدل و خزانه تست
 بصیر مرغ و دم طرفه دام و دانه تست
 غریق بحر حقیقت و دریگانه تست
 چنین در و دم چنگ و هم چغانه تست

بکشتن من بچاره خوش بهانه تست چو بلبلان همه گلزاران شکفته تست	بری ز حسن دلم دانگم کشی بر دل ولا عشق و غم گلزاران گلشن دهر
	بروده دل احمد به غمزه شیرین بجان روی همه امینون ساحرانیت
ایضاً	
پر خمار مستی هانی کجاست تشنه کام آب حیوانی کجاست در دل من نیک بختی کجاست ای غلیل امروز هانی کجاست در تو چو آئینه حیرانی کجاست آن جمال ماه کنعانی کجاست بهر این دل راحت جانی کجاست جو پیش آن روح انسانی کجاست ای درین آن عهد روحانی کجاست	ساقیا آن رایح ریحانی کجاست آن لب چو لعل مانی کجاست منکه رنم خرقه سا آتش زردم عاشقیم و بهر دیدار آدمیم اگر جمال مهرش دیده بچو یغیوم شده دیده سپید سوختم از عشق این سنگین دلال آنکه شد بار امانت را حمل مخدودیم ما با جان جاں

<p>ای خلیفه زاده سجد و ملک حق شناسی را برود و دعوی کن خورده از نفس غم و بنک غرور جانانت اندر بند دیوی شد آس جان فد اگر دند بر دین اهل دی مست کرده آنکه جان بازینید عشق آید خانمان پیراں کند غیر او را چون دل را می دهی رحمتی کال گبر و مومن را اگر</p>	<p>بر سرخ تو فر سلطانی کجاست در دل تو ذوق عرفانی کجاست مستی آن خمریزدانی کجاست سیر روحی بهر زندانی کجاست ای مسلمانان سلطانی کجاست آن مستی پر جوش سجانی کجاست گرتو دار عشق ویرانی کجاست ای ظلم بنگر که در بانی کجاست ای جیم آن رحم رحمانی کجاست</p>
	<p>آنکه جانانت برده از یک جلوه احمد آس شکل روحانی کجاست</p>
	<p>الغنی</p>
<p>باز به عشق تو بال الغیاث ای دریا عشق تو نم ریخته</p>	<p>می کند و سینه من اینغا نیست کس بر جگر من سستغا</p>

<p>ہر کہ وہ اندرین سودا خراب عشقِ خونم میخورد و خودے در بلخ بایہ درد و بلا اند و خستیم اے دلم از درد و او یلا مکن</p>	<p>بستہ زلفش ز کور و ہم اناست آنچنانکہ مردان شاخ کراست نیت اندر خانہ ام جز این اناست شیوہ مردان نباشد انباشت</p>
<p>عسم مخور از جور پیرش احمر از کرم روزی شود یارب عنات</p>	
<p>دیگر</p>	
<p>کشتہ جور نگارم الغیث دل ربود از من نگارم الغیث آنکہ بود آسای جان من بقرار خون دل جزوہ بجا آتش زده نئے جمال و لفس و زنگار زین و دل بردند این غارت گرا از لطاوول ہائے زلف دلبراں</p>	<p>زو بجاں صد زخم دارم الغیث باز کشتہ خوار و زارم الغیث از دلم بروہتسارم الغیث الغیث از جور یارم الغیث من سراپا غار غارم الغیث وزستم ہاکشتہ زارم الغیث بس پریشاں رونہ گارم الغیث</p>

<p>خون ز چشم خویش بارم الغیاث نالہا زین درد دارم الغیاث ساقیا سر پر خمارم الغیاث</p>	<p>دہ ہوائے لالہ رویاں پہچو ابر عشق غویاں خون جانم ریختہ یک دو بچا ہم دہ ز غم آزاد کن</p>
<p>ترک چشم مست تیر غمزد احمد ازاں دلفگارم الغیاث</p>	
<p>ایضاً</p>	
<p>زور غمزد زخم درجاں الغیاث نالہا داریم و افغاں الغیاث کرد جانم را پریشاں الغیاث پہچوئے ہستیم نالاں الغیاث از سنان تیر مرگیاں الغیاث ہم نہاں دزدیدہ ایماں الغیاث کبتہ جاں کردہ ویراں الغیاث میخلد درجاں چو پیکاں الغیاث</p>	<p>اے ز جو ز چشم جانان الغیاث نئے جمالت ای حیات جان ما وحشت سودائے زلف و لبراں از نسبان آں نگار ماہ رو آں ستمگر خون جانم ریختہ پہچو طاراں دلم بردہ بیتاں شکر غمزد بتاں بسنگدل ماہ لیلیان را سنان غمزد ات</p>

ساقیا از بان جانم مست کن هستی و منی بروں آورده سر	سخت از به شتم پریشان الغیاث برخ حقیقت کرده پنهان الغیاث
جان احمد بهجو پروانه بسوخت لے رخت ای شمع خنداں الغیاث	
از محبت میقرارم الغیاث من زور و عشق زارم الغیاث با فغان و ناله ها کارم است سوخته جان غریباں بیدارم در هر صدمتیر از غمزه زده آه در عشق بتان ماه رو من بجان خویش از تیر غمش گفته ام حق کی که این حق ناشناس	دل از پر درد دارم الغیاث روز و شب زو میقرارم الغیاث دائما در اضطرابم الغیاث آتش حسن نگارم الغیاث زک شتم مست یارم الغیاث سر بهر سوا و خوارم الغیاث ای حرفیان زخم دارم الغیاث کرده ناحق سر به دارم الغیاث
احمد! در دلم زلفت دبرال او فدا ده چوں شکارم الغیاث	
ایضا	

<p>ریخت غم تنج بجزاں الغیاث میدردجاں را گریباں الغیاث از غمت ای ماه کناں الغیاث میشوم من غرق طوفان الغیاث گشته شمع زیر داناں الغیاث ظلمت شب کا بجزاں الغیاث دیدہ ام دیدار بجاں الغیاث زان چونی دایم افغان الغیاث عشق نالال جرم برجاں الغیاث سوئی دارم برده نادان الغیاث</p>	<p>سوخت جانم عشق خواں الغیاث ای پری در عشق تو دست جنوں گشت چو لعل بچشم من سپید ای حقیقت باش کشتیاں من آفتاب ذات از فرط شمع صبح وصل روز ما را شام کرد یازد خشم لن ترانی می زند شورش عشق ست از حسن پری ناله بے از دم نائی بود فتنه محبت و من رسوائے شهر</p>
<p>مصحف ایمان احمد سوختی از ستم ای نامسلمان الغیاث</p>	
<p>ایضاً</p>	
<p>روان عاشقان را هست معراج</p>	<p>به عشقش سرفدا کردن چو علاج</p>

<p>پریردی بعونِ شکرِ حسن تو در خوبی و زیبائی شہ حسن بہ تختِ جاں چو شاہِ حسن نشست جالش از ہمہ خوبانِ عالم بت من از برائے تیر غمزہ پئے تاراج کردن ملک و لہا بخود چوں جوش زد بحرِ حقیقت</p>	<p>تمامی ملکِ جاں را کرد تاراج جمالت بر سرِ خوبان بود تاج ازالِ خانہ خرد را کردہ اخراج ستاند ہمچو شہ از ہر یکے باج دلِ عشاق را کردست آماج ز غمزہ حسن تو بفرستہ افواج و د عالم سر برد آورده چو امواج</p>
<p>دلِ احمد بتاں سوئے جمالت برائے یک نظر گر دید محتاج</p>	
<p>ایضاً</p>	
<p>ساقی قدمے بدہ ازاں راج از مستی و از نشاطِ طے ریز اے مطربِ عشق نغمہ کن ساز افسردگی دل پریشاں</p>	<p>کوہست کند قلوب و ارواح در کاسہ روح ما چو افتد راج تار قص کنند جملہ اشباح از باوہ در آر سوئے اصلاح</p>

از بهر کشادین دل تنگ از کد لکب بخودی تو حک کن بردار ز من تو ظلمت بجبر بماند ز مهر تو ز جاجه	داری تو بدست خویش مفتاح نقشے کہ گرفته اند الواح از حسن رخت چو نور اصباح عشق تو دروبان مصباح
احقر بدر تو سر نهاده دارد جانش بتو صد الحاح	
ایضا	
بدیدم دی سرخ زیبائے فرخ جنونے کز غم عشق تو باشد چو جان مراستی فرو ده بہال بخودی پر واز کہ دم ز قید ننگ ساقی جاں رہا کرد نظر کن از فرخ برداغ سینه دلی کو آئینہ ساں محو حسن است	جلال دلربا سیمائے فرخ مبارک وحشتی سودائے فرخ خمار ز گیس شملائے فرخ رسیدم تا مقام و جائے فرخ بیک جام می و صهبائے فرخ بباغ دل بهیں گلہائے فرخ چو مجنوں پر شد از لیلای فرخ

<p>بحسن روئے خود صبرم ربوده بعشق یار عمر خود کنت صرف دلم برده یکے سرو روانی</p>	<p>قرارم از قد بالائے فرخ زہے عاقل زہے دانائے فرخ بباغے باقد رعنائے فرخ</p>
<p>بیا احمد چو مرواں جاں فدا کن بہ حسن یار دل آرائے فرخ</p>	
<p>دیگر</p>	
<p>در غم عشق تو گریاں دیدہ یعقوب باد سر ز سودای محبت والہ و شوریدہ بہ تن ز جوش عشق اندر چرخ و قضاں بچو طور روح من اندلح عشق تو بود مخمور مست کم مباد لذت ز خم سنان غمزه آت چشم جان و علم و عقل و فہم من اکابر و دل ز فرط شوق و مستی شراب بیخودی ہوش من مدہوش باد از نئے مہر حبیب</p>	<p>در بلا ہا یار من صبر دل ایوب باد وز فروغ حسن جاں دفتنہ و آشوب باد سوختہ جاں از تجلی جمال خوب باد جان من از سیلی اجلال تو مضروب باد چاشنی بھر تو جان مرا محبوب باد از تماشای جمال غیر تو مجرب باد دست افشاں از سرو و از ضرب پاکوب باد و ز جوش عشق و سودا عقل من مغلوب باد</p>

جان من در کار و با عشق خوش اسلوب باد بهر اظهار غم دل نامه و مکتوب باد	دل ز تنگی کشاکش با عقل آزانده شعر بایم در حضور حضرت جانان ما
آرزو دار دل شیدای احقر رو چشم	با سنگان کوی اوستی من مشوب باد
ایضاً	
دل ز فکر غیر او ویرانه باد هر که دیوانه نشد دیوانه باد پیش شیخ روی تو پروانه باد از دو چشم مست توستانه باد دامن آری من می و پیمان باد پر زخون آں دیدها را خانه باد دور این غم جان هر بیکانه باد صد خنجر چو استن حنانه باد زین چراغ آباد دل را خانه باد	جان فدای حضرت جانانه باد بهمو مجنون از جنون عشق تو با همه تقدیس جبریل امین هر دل افروده ای ساقی عشق خرقه سالوس وز پدر خشک ما در غمت چشمی که خون دل بر بخت در عشقت شد فسیب دوستان اندرون جان من از عشق تو آتش عشق تو نور جان ما مست

احمد ادا تم دعا کن ہر سحر
مہر ویش شمع این کاشانہ باد

ایضاً

خوش آن سوا کہ رسوائے تو باشد	خوش آن شید اکہ شیدائی تو باشد
خوش آن ل کاندہ بجائے تو باشد	خوش آن جائے کہ مرگست دروے
ز عشق و سوز و سودائے تو باشد	خوش آن سینہ خوش آن ہر کاندہ روش
کسے کو در تماشاے تو باشد	نہ بیند سوئے حوران بہشتی
جمال روح اقرائے تو باشد	حیات عاشقان بیدل و زار
فدائے روئے زیبائے تو باشد	فرشتہ گر جالت را بہ بیند
نشائے از کف پائے تو باشد	ملائک سجدہ می آرند کاجنا
ہر آنکو مست و شیدائے تو باشد	ز غوغائے قیامت کی ترسد
کہ تہا ہستی نہ ہمتائے تو باشد	کنند عشاق رازیں عشق فانی
کسے کو مست صہبائے تو باشد	نہ ترسد پہچو منصور از سرور
ز عکسِ روئے زیبائے تو باشد	جہاں آئینہ و خوبی عالم

ہر آن کوشد بہ بحر بجز دی غرق	گدائی دُرِ ریائے تو باشد
بگیر احمد در پیر خرابات کہ آں ملجا و ماوائے تو باشد	
ایضاً	
آنکہ دل بزودہ ز من نگہت گیسوی تو بود مثل پروانہ کے شمع رخت سوختہ ام دین من ویدن تو مہ تو ایان من است زلف مشکین تو زنجیرِ جنونم گشتہ چوں پری آمدہ در برج وطن ساختم قصر عشق تو بود بجز دی و پیرنگی	وانکہ زوزخم بجا غمزه جادوی تو بود نالہ نلیل جانم ز گلِ روئے تو بود قبلہ من رخ تو کعبہ من کوئے تو بود سکین این دل دیوانہ میر کوئی تو بود بود فلوں لم شمع در و روئے تو بود حیرت و گم شدن اندوہ و غم کوئی تو بود
آنکہ از احمد مسکین دل و دین غارت برد شوخی غمزه و آل طرہ ہندوی تو بود	
و گہ	

<p>آفتاب کے جاناں پرده از رخ چوں کشود از دوز جلوه و از تابش خورشید حسن عاشقاں رازاں تجلی جمال سے مثال ساقی آمد باد و چشم مست و جام می بہت از سمر و مطرب و از نغمہ ہائے دلنواز نالہ نے ہیچو اسرافیل جانہ از زندہ کرد</p>	<p>ہیچو انجم جان بن محو شعاع حسن بود سخت جان و دیدہ عقل شد کور و کبود غرق جان در بحر وحدت بود و دیدہ در شہود زاں شراب کمنہ ہوش اہل مجلس در بود جان عاشق ہیچو گردوں در سماع و رقص بود اہتزار آمد میان روح زان بانگ سرود</p>
<p>من ز خود رفتم پیراں حمر ز من زان حال بیخودی آمد بجانہا وین و چشم سرخنود</p>	
<p>دیگر</p>	
<p>آں جان عاشقاں بسوئے خانہ میرود آں شوخ را نگر کہ چہ ستانہ میرود آں ماہر کہ روشنی جان حال اوست بے اختیار دل سوئی دلدار می کشد از سوئی کشندگان و شہیدان تیغ ناز</p>	<p>جانم ز بی دلی پئے جانانہ میرود خلقے پیش چہ عاشق دیوانہ میرود بارخ چہ مہر و طلعت شاہانہ میرود و زاضطرار جان سوئے جانانہ میرود رویک طرف بگردہ و بیگانہ میرود</p>

گر امی دُرِ دِریاے تو باشد	ہر آن کو شد بہ بحر بخودی غرق
	بگیر احمد در پیر خرابات کہ آن بجاؤ ماوائے تو باشد
	ایضاً
<p>وانکہ زو زخم بجای غمزه جادوی تو بود نالہ نلبیل جانم ز گلِ روئے تو بود قبلہ من رخ تو کعبہ من کوئے تو بود مسکن این دل دیوانہ من کوئی تو بود بود فلانم لم شمع در و روئے تو بود حیرت و گم شدن از ہیج و خم کوئی تو بود</p>	<p>آنکہ دل بزودہ زمین گیسوی تو بود مثل پروانہ پے شمع رخت سوخته ام دین من دیدن تو ایمان من است زلف مشکین تو ز بخیر جنونم گشته چوں پری آمدہ در برج وطن ساخته قصر عشق تو بود بخودی و پیرنگی</p>
	<p>آنکہ از احمد مسکین دل و دین غارت برد شوی غمزه و آن طرہ ہندوی تو بود</p>
	دیگر

<p>ہیچو انجم جان من محو شعاع حسن بود سخت جان و دیدہ عقل شد کور و کبود غرق جان در بحر وحدت بود و دیدہ در شہود زاں شراب کمنہ ہوش اہل مجلس در بود جان عاشق ہیچو گردوں در سماع و رقص بود اہتر از آمد میان روح نماں بانگ سرود</p>	<p>آفتاب کو جانان پر وہ از رخ چوں کشود از نور جلوہ و از تابش خورشید حسن عاشقاں را ز اہل تجلی جمال نے مثال ساقی آمد باو و چشم مست و جام می بہت از سر و دمطرب و از نغمہ ہائے دلنواز نالہ نے ہیچو اسرافیل جانرا زندہ کرد</p>
<p>من ز خود رفتم بہر اہل حکم از من قوت و مال ہیچو دی آمد بجانہا وین و چشم سر غنود</p>	
<p>دیگر</p>	
<p>جانم ز بنی ولی پئے جانانہ میرود خلقے پیش چو عاشق دیوانہ میرود بارخ چو مہر و طلعت شاہانہ میرود وز اضطرار جاں سوئے جانانہ میرود رویک طرف بگردہ و بیگانہ میرود</p>	<p>آں جان عاشقاں بسوئے خانہ میرود آں شوخ را نگہ کہ چہ ستانہ میرود آں ماہر کہ روشنی جانِ جالِ اوست بے اختیار دل سوئی دلدار می کشد از سوئی کشتگان و شہیدان تیغ نماز</p>

<p> جاہنمای عاشقان ز سر ناز سوختہ عاشق نہ چو ذی سوسنخ جمال دست سوز و تہار بار اگر جان عاشقان از وحشت جنون محبت ہر عاشقہ زاہد بہ عشق ساقی تہر و عشوق مے عاشق چو یافت لذت ساقی و جام مے چوں شکل دلفریب بتاں دید یک نظر </p>	<p> دلہا بہ زلف بستہ و ستانہ میرود بے اختیار صورت پر و انہ میرود کے عشق شمع از دل پر و انہ میرود بگریمتہ ز غلق بویرانہ میرود خرقہ گرد و ہنار وہ بہ میخانہ میرود بچو دیو سہوی بادہ و پیمانہ میرود زاہد ز کعبہ جانب تہخانہ میرود </p>
<p> شوریدہ سر چو دید مرا آن نگار من خندید و گفت احمد دیوانہ میرود </p>	
<p>ایضاً</p>	
<p> نہ یارے کہ جانم بجاناں رساند خدا را امن زار و بیمار دل را صبا کو کہ تا نگہتے زان گل تر حیات دلم شلب لعل جاناں </p>	<p> مریض دلم را بدر ماں رساند کسے تاباں راحت جاں رساند بایں بلبلی زار و نالان رساند نہ خضرے کہ تا آب حیواں رساند </p>

<p> بآں ماہ چوں برقِ خدایاں رساند حکایاتِ حال پریشاں رساند حدیثِ انبیا چشمِ حیراں رساند بآں غیرتِ ماہ کنناں رساند خمر پیش آں شاہِ خوباں رساند بآں سحر و شکر گلستاں رساند مرا کس سکو بزمِ رنداں رساند بہ نغنائے پرستاں رساند چو فطرہ بہ آں مہرِ رخشاں رساند </p>	<p> ز دردِ دل و گریہ ناچو ابرم کجا قاصدے تا بآں راحتِ جان خدا را کسے تا بہ آں آئینہ رو چو عقیقہ این جانِ مشتاق مارا نہ پیکے کہ از حالِ زارِ دلِ من صبا را بگو بلبسِ جانِ مارا من از صحبتِ زاهدان تنگِ جانم کجا هست ساقی کہ تا جانِ مارا چو قطره مرا سوئے بحرِ معانی </p>
	<p> نہ ہدم رقیقے کہ تا جانِ اسرار بآں روئے چوں ماہ تا بآں رساند </p>
	<p>ایضاً</p>
<p> بجانم غیرِ ایں سودا نہ گنج درونِ قیاس جز سلیلا نہ گنج </p>	<p> جز آں نہ دردِ دلِ شیدا نہ گنج دلِ عاشق ز فکرِ غیرِ خالی ست </p>

خمار و مکر چوں صہبانہ گنج کہ اوئی و توئی آنجانہ گنج خیال لاؤہسم الا نہ گنج تقد و اندراں یکتا نہ گنج بحر چیرائی دلسا نہ گنج کہ در سلطانیش ہمتا نہ گنج کسے در قوس اودا نہ گنج در آنجا ہستی موسی نہ گنج	بہ بزم محو پرستان حقیقت بحر حیرت من و مارا گذر نیست عجب مائی نہ مائی ست کاخا برودر بحر وحدت قطرہ انداز چو آئینہ بہ پیش حسن رویش بکن نفی وجود غیر ادرا دراں میداں چو بیدیل سوزد بہنگام تجلی گشت بہوش	
	بہ بحر انداز احمد قطرہ خویش کہ اندر کوزہ ات دریانہ گنج	
ایضاً		
بہ شکل ہر عدد و یکتا برآمد پس عین اطمع تاشتی برآمد مسمی صورت اسماء برآمد		ہزاراں موج از دریا برآمد چو پیرنگی لباس رنگ پوشید لعل و فی باغیاں باوہ با داد

سوی تشبیه مائل گشت تنزیه
 عجب نے مثل ہر بہتہ است تمثال
 نہاں شد در لباسِ خوب رویاں
 باول چوں قبا کے جسم پوشید
 گئے کردہ تجلی بر سر طور
 بکردار نفس خود اچھا می اموات
 تجلی کردہ در ارواح و اجساد
 درونِ حسن لیلے جلوہ کرد
 زمستی ہا قبا بدریدہ چوں گل
 ز حسن دلبراں بافتنہ پرداخت
 برآمد در لباسِ عشق بازاں
 بروئی گلر خاں گلگونہ حسن
 میانِ باغِ چشم و گلشنِ دل
 چو بادہ جو شہناز و درخشم جاں
 بہر جا جلوہ حسن رخ اوست

نہانی ہا ہمہ پید ابر آمد
 کہ روح القدس پیشم تا بر آمد
 پس انگہ بارخِ زیبا بر آمد
 بشکلِ آدم و حوا بر آمد
 گئے شکلِ یدر بیضا بر آمد
 چو روحی از دم عیسیٰ بر آمد
 شہنشاہانہ از سبطے بر آمد
 چو مجنوں سر پر از سودا بر آمد
 چو بلبل بادل شیدا بر آمد
 بعالم صورتِ غوغا بر آمد
 سر بازار ہا رُسوا بر آمد
 چو درد و سوز از دہا بر آمد
 چو سروے بانسہ رننا بر آمد
 بدل چوں مستی صہبا بر آمد
 یقین میدان کہ شے ہمتا بر آمد

بچشم فکر چوں دیدیم احمد
برآمد او ولی سے ما برآمد

ایضاً

<p>مهرش بدرون دل چوں روح ورواں باشد چشمیکه سوئی لبرای دل نگراں باشد آں حُر بن لافروزش و آن ناز بهاں سوزش و عشقش نه خود رفتن دل دادن و گم گشتن اندر دل خود عاشق عشقش مطرب دارد چاپکد دل عاشق تا مسکن خود کرده بانی که بگروه جاور خلوت بیرنگی اسرار محبت کاس در عاشق و معشوق است در عین پریشانی جمیعت دل دارد در خلوت بخوابش کی و هم و گماں گنج هر عاشق دل داده در گوشه بر افتاده</p>	<p>و اشق لقائ او یک موش بهاں باشد دیدار رخس بهتر از جان و بهاں باشد تا قبله ارواح صاحب نظران باشد این شیوه عشقان و هم اهل دلاں باشد از مستی عشق او این پیر جوان باشد آں منزل او بر راز و هم و گماں باشد تا مسکن او بیرون از کون و مکان باشد علی است که او بیرون از شرح و بیان باشد سیر نکلتاش در عین خزاں باشد آنجا نه چنیں با آنجا نه چنیں باشد و عشقش تو گم گشته بے نام و نشان باشد</p>
---	---

<p>اندر رہ آں دلبر جان باختن آ آحاد این کار ز خود رفته ہم در و کشاں باشد</p>	<p>ایضاً</p>
<p>بحسب علم تو در چشم من نهان باشد بدان جهان تو در جان تو نهان باشد که جان ساده نشانی ز بی نشان باشد نشان حسن اندل حسن دلبران باشد فغان و ناله من همچو بلبلاں باشد برائے شمع رخ سینه ام طپساں باشد چون بگرم بتفکر هماں هماں باشد هماں جمال بدین شکل با عیاں باشد بدیده تو به تماشا لهما عیاں باشد که بپشتش کشیده بلورج جاں باشد در آن بمیری و حشر تو هم در آن باشد</p>	<p>دلا چو لفظ موہوم این جہاں باشد ہمیں کہ علم دل تست اچھ می نگری بیا و پاک بکن لوح دل ز نقش و نگار محبت دل عاشق ز کز مخفی است بعشق آں گل خندان بگلشن ہستی چگویم از غم دل تاز آتش شوقش چس صورت نو نور و دلم آں شوخ گئے بصورت شمع و گئے برنگ گلے در اصل غولیش ہماں نور سادہ و پیرنگ ہمہ نقوش بدان صورت خیالی تست در آن خیال کہ طبع تو ہست مصروفش</p>

<p>فنا و حشر تو در ذات تو نهان باشد صفات نیک پنهان تو نهان باشد بهشت و دوزخ تو خود در دل جان باشد کجا بهمت تو کوه و آسمان باشد همه جمال و کمال تو را نگان باشد عجب دُری که بهمانسے گراں باشد بچش و نشتر ترا مژده اش عیاں باشد کجا بقتل سلیم تو قدر آں باشد</p>	<p>بهر خیال که خسی در و شوی بیدار حجیم و دوزخ تو غمی زشت تو آمد چنانکه جان تو نهانست اندرین حسبت تو آن دُری که ملک از تو شرم میدارند هنر اچیف که تو قدر خود نمیدانی دین حیات تو از دامن خزیده خود را بر کشت زار دل خویش آنچه میکاری هر آن شردن که تو داری ندید چن و ملک</p>
	<p>بگیر و امن ساقی بدست دل احمد که روز عسرت و تنگی ترا اماں باشد</p>
	<p>ایضاً</p>
<p>میفرزانی بهر جانم هر دم آزار دگر ساغر دیگر بود هم خمر و خمار دگر هر که ملاز سینه اش هر لحظه اسرار دگر</p>	<p>می رهای جان من از حسن دلدار دگر از برای سستی جانهای خموران عشق هر که بخود آمده در عشق آن جان جهان</p>

<p>از دہانِ عاشقان آید بگفتارِ دگر از دہانِ ہم ہر خود آرد باطلِ دگر ہر زمانِ چشمِ دگر ہر لحظہ دیدارِ دگر حسنِ دیگر باشد وہم زلف و خیارِ دگر ہر زمانِ شمعِ دگر ہر لحظہ البصارِ دگر وز فغانِ عاشقان آرد افسارِ دگر دودِ آہِ عاشقان بودست از نارِ دگر</p>	<p>عشقِ او ہر لحظہ از جوشِ جنونِ تپوں پری در میانِ جانِ من چون دہ جوشی میزند از برایِ عاشقانش آمدہ از سوئے غیب انہی افزایش سوداے جانِ عاشقان بہر جانہا ہر دم تازہ خیالِ ست و مثال در لباسِ حسنِ خیالِ بچہاں پنهان شدہ در دلِ عشاق ہر دم شعلہ تازہ زند</p>
	<p>آنکہ جانست سوختِ احمد آتشِ دیگر بود خوردنِ خونِ لبت را خونِ خواہد دگر</p>
	<p>دیگر</p>
<p>بدر و عشقِ جانم نہ از بہتر دلِ دیوانہ ام از کارِ بہتر بتانِ شوخ و ہم طرا بہتر ز تیرِ عزمِ آں عیارِ بہتر</p>	<p>بہ شوخیِ حسنِ روئے یار بہتر ز تیرِ غمِ زہائے آں پریر و پے ز دیدنِ دینِ دلِ ما اگر ز خمی ز نہرِ جانِ عاشق</p>

<p> بہوش زنا ہوا نہ زنا بہتر بتاں را دیدہ خوشوار بہتر گر گشتہ اگر دستار بہتر شوم رسوا سرباز بہتر ز مسجد خانہ خمار بہتر بنزد عاشقاں بردار بہتر غم او بہرمن غمخوار بہتر دل بشوریدہ ام ہمیار بہتر دل پر درد و جان زار بہتر مرا از جملہ کار و بار بہتر </p>	<p> بہ عشقِ این بستانِ ماہ پیکر برائے خوردنِ خونِ دلِ ما بہمخانہ برائے یک دو جانے اگر در عشقِ آں رشکِ میناں بدیں تسبیح و این نہ ہر ریائی سرے کاں پر ز سودایش نباشد بہ شب ہائے دسازِ حزن و ہجرال بہ عشقِ ز گیسِ پیارِ جاناں برائے من بہ عشقِ خوب رویاں بہ عشقِ او اگر از کسب مانم </p>
--	--

مرا احمد ز حورانِ بہشتی
 تماشائے جمالِ یار بہتر

ایضاً

مجنونِ شیدا گشتہ ام بہرمنِ لیلائے دگر

در عشقِ اک جانِ جانِ زارست ہوائے دگر

نہ ہر مارہ میزند توبہ کنم از بس کنند
 دل می برد و در نہاں انجلوہ ہائے خویشین
 از ہر توحسن رخس ہر سو بجلوہ سر رخ
 و عشق اندیوانہ ام و ز خویشین بیگانہ ام
 در دوش بود و دران من ہر ش بود ایمان من
 یار یکہ شیلہی ویم سوز از سوداے ویم
 احو کعبہ کی کوئی اووی قبلہ من روئے او
 از عشق می فوش آمدن زان مست و مدہوش آمدن
 از ہستی خود توبہ ام با بخودی پیوستہ ام
 مانند موی ہوش من بر بود آن شکس چمن
 جاں می پرد از بخودی ہر دم بہال عشق او
 موسیٰ تجلی خدا در وادی ایمین بدید
 دیوانہ و شوریدہ ام و ز خویشین بریدہ ام
 در بحر غوط خوردہ ام گوہر بدست آوردہ ام
 اوی دم در جان من این جملہ گفتار و سخن

و ندیدہ دین دل نسج از رخسائے دگر
 در سینہ ہا از عشق او سوزی و سوداے دگر
 و ز عشق او در ہر طرف خواری و رسواے دگر
 بر بود از من جان من جس دلا لائے دگر
 چوں کہ ہا در جان من پچھل ہم جاے دگر
 جز این حسنین ہاں شئی ست زیباے دگر
 کہ در دل شیدائے من جزوی تمنائے دگر
 و از دست من جان من شوری و غوغائے دگر
 جز دست جان تم ام از دست صہبائے دگر
 دیدم تجلی رخس بر طور سینائے دگر
 پیوں از لیل من و سہا بریدہ جاں ہائے دگر
 من دیدہ ام شاخ گل جلوہ بصرائے دگر
 از بخودی و بیدلی جاں دیدہ اقصائے دگر
 جز ہفت این قلنم بدل بودست دیدائے دگر
 از من میں این کا دہو نیست یہاں سے دگر

بهر علاج درد دل باشد میجائے دگر	چراں شو ای چاره گهستی ز دریاں بنی
	احمد به عشق دلبران فسانه عالم شدی چوں تو نباشد در جهان ندی در سوک دگر
	ایضاً
<p>هر زمان جان مرا از عشق افسان دگر صورت و شکل دگر هم نشان و الوان دگر کاسه کاسه باده ذوق است از خوان دگر کای برید صلوه ها دارد بهر آن دگر مهر خنجر شایخ گلے سرو خرامان دگر می کشد از غمزه ها تو می دهد جان دگر یک عزیز ناد و هر لحظه مهسان دگر خود یقین دیگر است تازه ایمان دگر شد جز این گلشن نشین در گلستان دگر</p>	<p>ای حالت را بهر دم جلوه و شایسته دگر می نماید هر در آینه های رنگ رنگ بهر زمان عشقش از جناب جان جان چرخ نوزد جان ما از شعله حسن خورش دل ربود از عاشقان اندر گلستان شود عاشقان خویش ما از بهر وصل خویش هست اندر خانه جانم ز ذوق عشق او عاشقان را هر دم و هر ساعتی پیش خورش ای گل خندان عشقت بلبل جان مرا</p>
	احمد از بهر دفع ظلمت شب های غم

یاد دے یارین شمع شبستانِ دگر

ایضاً

زورِ دیا بجز او ہمیں ارمِ امروز
اسیرِ دلمِ زلفِ یارمِ امروز
بدستِ ساحرِ طرارمِ امروز
رہینِ حسنِ آں عیارمِ امروز
بسانِ ابرخوں میبارمِ امروز
بگردِ بہت کدہ زوارمِ امروز
چسپاں رسوا سپہ بازدمِ امروز
کہ من خاکِ درِ خمارمِ امروز
چو آئند از درم دلدارمِ امروز
بجدا اللہ کہ بر خود دارمِ امروز
بجوش آمدے سے اسرارمِ امروز
چو منظور ارکشی بردارمِ امروز

میرس از من ز حال زارمِ امروز
چگونہ جان من یا بدر ہائی
ربوہ آں پری دینِ ودل من
ز عشقِ آں پرورد کے بہم من
ز چشمِ خود بہ عشقِ آں گل اندام
بیدارِ بہت ان ماہِ پیکر
بہستی و برندی در رہ عشق
ز مخموری بجانِ پاک ساقی
در دینِ خود ز فرحت می نہ بخشم
ز دیدارِ جمالِ روئے ساقی
ز مستی و خرابی در خیمِ جلال
دہن از گفتنِ حق کے بہ بندم

من از دهماش در گفتم امروز	و عشقش چو ناله اندول من
	<p>نه چوں احمد بر بخت خویش نازم که شاد از دولت دیدارم امروز</p>
	ایضا
<p>در ترقی هستی و اسوز پنهانم هنوز جوی خول از دیده در بحر تو میرانم هنوز تا زور و سوز جان خویش نالانم هنوز تا چو بلیل زان رخ گلگون در افغانم هنوز سالها شد که غمت چو شمع گیانم هنوز تا چو آئینه ز تاب حسن حیرانم هنوز من بگیرم از غمت چو ابرینیا نم هنوز لیکه نامد و ببرم ای و کجا نامم هنوز میزند صد جوش آمل می در خم جانم هنوز بچو نه تا از دهم عشق تو نالانم هنوز</p>	<p>کم نشد از آب دیده آتش جانم هنوز میزند شعله از عشق تو در جانم هنوز شعله زن چو آتش عشق است در جانم هنوز شعله دل من چو زور و بر آں شک چمن مثل پروانه چو عشق روی تو بیت سوختم پیش خورشید چوالت چشم جانم خیره شد خنده از ناز و خوبی میزنی مانند برق سالها شد تا که جانم سوخته در انتظار خورده ام روزی از دل یکچرخه از جام عشق چو می می ناله که خود و خود در جان من</p>

<p>من بصد رندی و ستم باش عریا نم هنوز زین دل شوریده خویش و پریشا نم هنوز اندرین غم خون چشم خویش میرا نم هنوز از گران جانی خود و الله پیشیا نم هنوز تا از ازل زخم نهال در شور و افتخا نم هنوز</p>	<p>خزقه زهر یار اچوں گرد و قدم نئے گشته جان خسته ام درد ام زلفت او ایسم مردم اندر حسرتش لیکن ندیدم روئے او روئی خفیت دیدم لیکن فدا کردم بجاں میزند زخمه بجانم عشق تو بچوں رباب</p>
<p>گرچه خوردم زخم ها از غمزه اش احمد بد لیکه شوق دیدنش باقیست در جانم هنوز</p>	
<p>ایضا</p>	
<p>که هست قصه من چو حدیث عشق دراز ربود جان مرا هم بصد کشته و ناز ز حال خویش چه گویم که نیست محرم راز امید نیست که این دل از عشقت آید باز بیا و سجده بدیدار دوست کن به نیاز طریق زهد و روع خود رهستی ستاد و درو</p>	<p>چگونه میت ز دل زار و حال سوز و گداز باں جمال که دلم را خراب عشق و بند بجان من ز غم عشقت آنچه میگذرد اگر ملاک کنی در به آتش سوزی چهای نماز که زاهد تو سر به سنگ بنی عشق ساز که در یک قدم بیار رسی</p>

<p>کسے نامد مرا غیر عشق تو دساز بیدین چشم حقیقت مر و براہ مجاز ببال عشق سوئی قصه دوست کن پرواز کہ بر در تو نهادیم سر ز روی نیاز</p>	<p>بعشق تو ہمہ غیشاں شد ندیگانہ اسیر دام شوی گر بحال و خط نگرہ نشین تو نہ این تنگنای هستی شد غلام بندہ خود را ز کوی خویش مراں</p>
--	--

<p>غریب بحر حقیقت شواحمدازد دل جاں کہ تار ہی ز مجاز و ازین شیب و فراز</p>	
--	--

<p>ایضاً</p>	
--------------	--

<p>بندہ جانانہ ام از کفر و ایمانم میسر دو دواہ من نگر و نگر و نہنم میسر بچو آئینہ ز حال چشم حیرانم میسر مستی جام نگر و ز جسم عریانم میسر برده سامانم خنوں از ساز و سامانم میسر دہشتم بگر تو از حال پریشانم میسر در جہنوم مبتلا از آفت جانم میسر</p>	<p>عاشق دیوانہ ام از درد و درمانم میسر آتش عشق رخ او سوخته جان مرا بچو دو والد حسن رو جانان گشته ام خرقہ و دستار طاس برین بادہ کردہ ام من عشق گشته ام آوارہ و بی خانماں من سودای محبت والدہ و دیوانہ ام عشق او چوں پری در جان من میخساید</p>
---	--

<p>حالِ زارِ من نگہِ حسنِ جانِ ناممِ پس عشقِ او بہاںِ من دیگرِ بہاںِ ناممِ پس نالما دارم از روزِ شور و افغانمِ پس</p>	<p>از جمالِ دلِ بایش شرحِ کردنِ کے توں ہمچو آئینہ بہ پیشِ جلو ہائشِ گمِ شدم عشقِ او در جانِ من چو پئے دمِ خودی و</p>
<p>چند گوی احمد اچو حقِ چشمِ نورِ دست حالِ زارِ من نگہِ چشمِ گریبانمِ پس</p>	
<p>ایضاً</p>	
<p>بہر نشاطِ جانِ من بادہِ خوشگوارِ پس بہر سرورِ مستیمِ ز گس پر خارِ پس از پئے روشنیِ جانِ جلوہ آں نگارِ پس از ہمہ آرزومِ او آنکہ ہو ای یارِ پس بہر تفرجِ دلمِ سینہِ دا غدارِ پس بسکہ حریفِ بزمِ من زندِ شرابِ خوارِ پس از ہمہ علتِ و مرضِ حجتِ انتظارِ پس ابر بہارِ عاشقانِ دیدہ اشکبارِ پس</p>	<p>از ہمہ عیشِ دو بہاںِ ساقیِ گلزارِ پس چونکہ نگاہِ مستِ او کم ز شرابِ نابِ نیست از رخِ ہنچو مہرِ خودِ پرودہ اگر بر افگند مہرِ بخشِ درونِ دلِ دولتِ جانِ من بود زاتشِ عشقِ جملہ تنِ آہ کہ لالہ زار شد چونکہ ز پندِ و اعطالِ سختِ فیرہ شد دلم در غمِ عشقِ آں پری بہرِ دلِ حزینِ من برقِ جمالِ دلِ آتشِ جانِ بیدال</p>

مونس جان و شمیم گشت خیال یار بس خاک در توای صنم خانه من و دیار بس سیل شرکیده ام آب و شمیم زار بس باغ دل شکستگان جلوه آن نگار بس بجودی و فراموشی دلبر همکار بس	هست مرا به دو جهان عشق خوش رفیق دل غریب عشق و خویش خوشترم از وطن بود بهر فرو نشاندن آتش جان خسته ام هست جمال گلرغال گلشن جان عاشقان خون جگر شراب من این دل من کباب من
شوق جانش احمد است حیف بزم من یا دینخ نگار من مونس و غمگسار بس	
ایضا	
مار از وصل خویش بکرده جدا مهرس اسرار و در جان من و ناله مهرس وله های زار بین تو از ادا دلر با مهرس بیگانگی که کرد خود آن آشنا مهرس عالم خراب بنگر و زان مه لقامهرس آخر که گفت تا تو ز حال گدا مهرس	جو یک که کرد بر دم آن مه لقامهرس مانند ناله به شور و فغانم ز بهر یار یار که غلغله شیفته حسن روی است دل را بود و باز نه پرسید حال من خون میخورم عیش خوش ای حریف من ای شاه حسن در غم تو جان نمی دهم

تا چند کوفتنه بد لبا بپا مهرش از غنای لبش نه با و صبا مهرش از ابتدا مهرش و هم از انتها مهرش از مبتلا ز خویشا جز او سزا مهرش رفت است آنچه با من و او ما جبراً مهرش مستقیم و غیر خوشیم ز اسرار مهرش از ما ز بهر دور و سر تو ای بار مهرش	در خلق شور این همه از سحر چشم اوست اسرار حسن عشق که در لیل و گل است این قصه با عشق حدیثیست تا تمام جبار عشق آمده از بهر قلب و روح و غلوئی که غیر بنوده کس در آن ما زال شراب دوش که خوردیم بخودیم ماست عشق ساقی گلغام بوده ایم
	از آتش فراق سرخ یار سوختیم احمق ز کج ادای آن بی وفا مهرش
	ایضاً
زال شراب و تند تر بر خاست از جانها مهرش ببالش بهر سو از وی متعلقا مانده مهرش غافل افتاده در جانها و در و راه ساختن آنچنان که بخودی نه عقل می ماند مهرش	روز اول چمن خم باد زده در خویش خوش ساقی باد پستان بخت چون جام می زال شراب از غوانی عقل و بهوش آمده ساقی زال باد گل رنگ جانم مست کن

<p> کو میر سستی اوتا سر بر اندازم زدوش آه زان قتی که جان چوں حم می آمد به جوش بارخ چوں ماه و زلال کل که افکنده بدوش هر طرف یک ماه رو و لطفی بی فروش هر زمان زده اند در سینه با جوش و خروش بهر جانها هر چی زان ده صد بهوش و خروش را از غمی را کجا این عقل دانند پاکه هوش پس از او است ای دل تا تو هم باشی خروش </p>	<p> ساقیانان باده منصور در کاظم برین آه زان باده که ساقی آتش اندوی زده جان کرده جان خلق را در دام زلف خود اسیر هر طرف سوزنی دردی ز آتش سوخته عشق هر دمی آن می درون خم جانها جوش زن هر صلی را ز ناله رنگی و بوی دیگرست هر زمان دل از جهانی در جهانی میرود تر جانها چون که نهال کرده ستار ان غیب </p>
<p> آدمی کے فتور دیا ہے معافی را بدیدہ عاجز آمد احمد از ادراک آل عقل و ہوش </p>	
<p>ایضاً</p>	
<p> یار رندان شجر چن سناغ و سپیانہ باش مست و مدہوش از دو چشم دلبرستانہ باش در خرابی ماورندی شہرہ و افسانہ باش </p>	<p> بادۂ الفت بنوش و ساکن میخانہ باش سناغ عشرت ز دست ساقی مانوش کن خرقہ زہر و یار سوز و ستوری کن </p>

<p>شمع روی بار از جان دل پروانه باش حسن کو آن ہی رخسار او دیوانه باش بہ قرار از عشق او چوں آتش خانہ باش سر پر از سودا چو مجنوں ساکن پروانہ باش خواہ نبشیں در حریم یا ساکن تنخانہ باش بہچو مجنوں و محبت با جنوں بہ خانہ باش درنگ و دریا و صدمت چوں در یکدانہ باش عاشق و دلدادہ آل طلعت شانہ باش در طریق عشق بازی مرد حق مروانہ باش با بتاں شو اسلما و ز غولشین بیگانہ باش یک شبی از لطف و رحمت شمع این کائنات باش</p>	<p>ز آتش عشق رخ او سوختن کن اختیار از ملاست ہائے عالم فکر بدنامی مکن سوختہ چوں پیش جلوہ جانانہ بشو با خیال من لیلی خلوتے از غیر کن شو خلیل عنایت ہستی خود ادرش کن عقل را و عشق آل لیلیا سے معنی کن فدا از نقد و گاہیں امواج کثرت در گذر جاں فدا کن بر جہاں ساقی نہ روی خویش مایہ ہستی خود را در رہشس ایثار کن در خرابات مغاں نہ چرخ را بست می ای جال نفوذت رشک ماہ چاروہ</p>
--	--

عقل را بگذار احمد و ز شراب عشق دوست
پر ز جوش وستی دل چوں خم خانہ باش

ایضاً

<p> دل من مست گشته دوش از سبکبار دین در آمد پیش من خمیازه بر سر راهی کجایا بد شغای دل ز افسون دم عیسی هر آن زاهد که مینو طعنه با بر عاشق بیدل پیرس ای دل حال لعل بچان به عشق گل بدیدم واعظان را دوش اندر کوی خارش و غنا قل چه سود که چو شوریده به شیدای در آمد بر سر عاشق پیروز از ره رافت هر آن جانے که شد مغرور بر تقوی از یاد خود ز خمیازه ساقی بخود و بهنجویش گزیدم نکردی فاش از منصور از یار جانی را </p>	<p> چو موی رفت بشم زان قلی پیک از ارش دل من رفت از دستم چو دیدم مست اسرارش هر آن جانے که گردیده مریض چشم بیمارش خراب مست دیدم دوش اندر کوی خارش ز بهر و آتش غم سوخته گردید گلزارش ز غم شوق دل گردیده بهن باده دستارش همه بار ای بستان جان بتار زلف طارش فنا ده بر سر راهی چو دیده بخود زارش یقین میداں که هست آتش ته تیغ زارش چو دیدم از شراب سن خود بدست و شرارش بزدند رقیبان بے تحاشا بر سر دارش </p>
--	---

عجب نبود که احقر زنده گردید بر گزاف
بر آید بر سر گورش اگر یکبار دلدارش

ایضاً

<p>دیں دل ہمارا از جورتہاں یا بد خلاص آہ ایں وحشی کجا از قید شاں یا بد خلاص از جمال و خوبی حور جنتاں یا بد خلاص تا دل میں خیالِ این آں یا بد خلاص تا کہ جانِ من ازین ہم و گماں یا بد خلاص محو کن تا جاں اینں بارگہاں یا بد خلاص آں چناں کیں دل ز فکر و بندان یا بد خلاص تا دل شوریدہ زین سوز نہاں یا بد خلاص</p>	<p>کے بود کہ دروہجر ایں نیجاں یا بد خلاص طاہر جانم شدہ در بند زلفت او اسیر جلوہ کن پیش چشم ز اہماں تا جانِ شاں غرقِ حیرت کن چو آئینہ ز حسن کے خویش کن تجلی بروم اے مایہ نور یقیں بر سرِ موی نہادی کوہِ عشقِ خویش را ساقیا آ رہ بادہ جانِ من سیراب کن رویِ ہماز انکہ جاں در آرزویت سوختہ</p>
	<p>در دل بریانِ من صد تیر از غم زوہ احمد اکے جانِ این زخمِ سنان یا بد خلاص</p>
	<p>ایضاً</p>
<p>بہر چہاں کہ در دل ہرچہ جانِ شستہ خیالِ عارض ندیشی بچن و خوبیِ باغِ عالمِ مثالِ عارض کہ خط کشیدہ بخوبی مرہ خطِ عارضِ بحالِ عارض</p>	<p>رہود از تن کیب و صبرم بد لغز پی جمالِ عارض شکستہ رنگی نصیبِ لعلِ صبحِ چمنِ زرویش چکویم از حسنِ آں پر پر و زان کمالِ جمالِ ریش</p>

<p>مثال خورشید چشم عابر چشم و جاده و جلال عارض بسان روح و احشاش چه آور کس مثال عارض بهر جهت رخ که آورم من بود بد اسرار عارض شود نصیب نظر آئی حریت تو وصال عارض بخیزش در دو جهان مجنون سیه قاف مثال عارض</p>	<p>شعاع مهر جلال جانان نگاہ دل بیکر و غیره بجز تم من چه گویم اورا که عقل حیرانت در جانش نشسته در جهان من پر پر و لبان تو نظر بدیده بشوق دیدن لال گشتم بیک نظر تا رخس بر بینم بفرط الفت بطیب خاطر بچشم جانش دل پریشان</p>
<p>چند سحر دارد و چشم جادو که دل ربوده بیک سحر پس اسحدر ز خوبی او بیان چه سازم حال عارض</p>	
<p>ایضاً</p>	
<p>جاں نبرد ز حزن و غم کے پرو و سوسو نشاط ز دیگرفت را بطه ذات محیط با تحاط گز تو روی براه اورا است بود ہمیں صراط فکر سفر بکن دلا خانہ مکن دریں رباط زاتش ہجر غم مخور عشق ترا دہد نشاط تاکہ سرور جان تو باسیج نگیرد اخطاط</p>	<p>عشق اگر نہ آورد در دل و روح انبساط روز و نازل بنور خویش کرد چو عشق انبساط و امن عشق گیر تا سوی نجات آردت زود برو پیجویی ہستی تو و بال تست ہر دل و عقل در جہاں نش خود ز بہر نوش بادہ بخور بہر زمان بخور دوست باش از دل</p>

گام بنه به بخودی باش جدا ز ماوسن احمد اگر تو عاقلی ساز باونه اخلاط	
---	--

ایضا

از جمال خوبرویان کور چشمان را چه خط حسن گل را از برای چشم بلبل ساختند باد عشقش بر آب بید لال گشته خمیر حسن پیشت از برای دیده یعقوب بود علم و حکمت از برای جان دانا یان بود صوت خوش راحت بر بخشد هر دل پر درد را	وز سرور و ذوق ایوان ناسلمان را چه خط از جمالش دیده تاریک زانها را چه خط زاهدان خود فروش و خشک طبعان را چه خط ز ان جمال مخفی او جان اخوان را چه خط ز ان حریفان و ابن لطن نادان را چه خط ز ان جادوی الطبع و هم افسرده جانان را چه خط
--	---

جان احمد را علم از وحی حق افروشدند بولوب بوجهل کور و تیره جانان را چه خط	
---	--

ایضا

زالتش مهر رخ تو سینه سوزانم چو شمع هم ز در و عشق تو ای دستاگر یانم چو شمع	
--	--

<p>بجای لغو زلیستن کے خوش بود آرزو دارم کہ یک شب شمع بزم من بشوی عمر من بگذشت تا از ہر خود میسوزیم نہ فروغ حسن تو در ظلمت ہجرم ہلاک ہجوماہ چارہ یک شب ز بام من برآ سوختم در ہجر نواز آب وصل خود بیار یک شبے مہاں من شود از کرم ای ماہ من عروں اندر عشق جانانم و حیات عاشقان سالہا من آتیل عشق تو نہاں داشتم دروں و درجہ دارم از تہہ غم آتشی</p>	<p>جلوہ گر شود تا بہ پیشت جان بر افتادم چو شمع از فراں روی خود ہر شب میسوزانم چو شمع در غمت جزیسختن دیگر نمیدانم چو شمع ساز روشن از رخ خود خانہ جانم چو شمع و نہ فروغ روی خود روشن کن ایوانم چو شمع آتشی کاں از دلم بر جاست بنشانم چو شمع روشنی بخش از رخ خود در شہستانم چو شمع بسیارم جاں بہش باز خندم چو شمع شعلہ بر خانا کہ از گریبانم چو شمع سوختہ عشق رخت پیدا و پناہم چو شمع</p>
<p>دود آہ و آتش دل راز گو من نگہ در کفن پناہست احمد شعلہ جانم چو شمع</p>	
<p>ایضاً</p>	
<p>منم از کفر و از اسلام فارغ</p>	<p>بہشت اوزنگ و نام فارغ</p>

دل من تا که ایران است عشق بستی می کش شد این دل من به شوق دیدن زلف و برج او بعشقم بستلا کردی که گشتم بکن بخود مرا چند آنکه باشم مده پیشم که هرگز نیستم من شدم چون نقطه پر کار و گشتم ز سوای دخواهی در ره عشق ز عشق دلبداں هرگز نکرده ز صبرت های عشق آل پیرو	مبادا از می و از جام فارغ ز آغاز و هم از این جام فارغ شده جانم ز عجب و شام فارغ ز مدح خلق و از دشنام فارغ ز بیخ و راحت و آرام فارغ ز عشق آن بت کلف نام فارغ ز دور و گردش ایام فارغ مبادا عاشق بدنام فارغ دل پر درد و خون آشام فارغ مبادا این دل ناکام فارغ	
	چنان احمد یقیں در خویش دارم که جانم هست از او بام فارغ	
	ایضاً	
از آتش من بخته سحر و رواں بهر طر		عاشق زار دی اوست پیمان بهر طر

<p>مست و خراب زوشده باوہ کشاں بہر ط عاشق و بیدلاں از بولغہ زناں بہر ط زانکہ تجلی جمال بود عیاں بہر ط موجہاں روی اودل شدگاں بہر ط غرق بہ بحر پیچیدی آئینہ ساں بہر ط منظر ند عاشقاں گہ یہ کناں بہر ط زانکہ ز حسن نشاں بہت نشاں بہر ط ہست ز غول عاشقاں سیل رواں بہر ط ہست ز جان بیدلاں آہ و فغاں بہر ط</p>	<p>ساقی بیدلاں چو داجام شراب پڑے طرب دینہ جمال لفریب آں بت گلزار را عاشق و بیدلاں اور قص بکڑہ ہچو طور آئینہ و ش بھرت اند بچو دوت بخر ز خویش ہست ز جلوہ رخش روح و روان عاشقاں پردہ فگن ز روی خود زانکہ پے جمال تو دینہ عشق بر کشا آیت حق نظارہ کن نہ زیر قدم پروں حالت کشتگان نگہ دروں عاشقاں خویش تیر ز عمرہ چوں ندی</p>
	<p>احمد ازان و چشم مست نیت فقط لوی خراب فتنہ خلق حسن او دوست فغاں بہر ط</p>
	<p>ایضاً</p>
<p>ریختہ خون دلم نشتر علم ہائے عشق گوش کن از من چہنی نالہ و ہیساک عشق</p>	<p>سوختہ جان مرا آتش سودای عشق در ہم آں جان ہست دلم پُر فغاں</p>

شام سحر می خریف اپنی لیلای خویش
 جوش بجان آمدہ ہر دم و ہر خطہ نو
 خانہ گو کردہ ام جنت ہمہ خوردہ ام
 چہ زردم نگردیدہ پر از اشکِ خوں
 ہر کہ شدہ مست از و باز نشد ہوشیار
 سر نہمانی عجب ایچہ کہ در پردہ بود
 ای ز نازل تا ابد ہر چہ گرفتہ ظہور
 سر نازل عشق و اں را ز نہاں کنت کنز
 ہست تجلی ذات مظهر جملہ صفات
 اینہمہ ارض و سما قطرہ بہ بحر ش بود
 اسم ہزاراں ہزار ایچہ کہ در عالم است
 عقل بسے پر کشادہ لیکہ ندید اوج او
 کس سیدہ بخت غیر ببال یقیں
 بے پردہ بال آمدہ طائر روح کسے
 گرچہ کہ در ذات خویش مسکن اولاد است

صورت مجنون شدم با دیہ پیائے عشق
 سوچ زندہ در دلم قلم و دریاے عشق
 نیست ز مالاک من چیز کا لائے عشق
 والہ و شیدا ستم ہر چہ زیائے عشق
 کے بلکہ در غمارستی صباے عشق
 فاش لجام شدہ جملہ ز غوغائے عشق
 نشو و نما یا فتنہ جملہ ز انشائے عشق
 آیت یزداں بود مصحف سیمائے عشق
 نیست کسے در ظہور ہمسرو ہمائے عشق
 وسعت گرد و نیست دول بہر پہنائے عشق
 اوست مسمیٰ بخت اینہمہ اسمائے عشق
 نے مددش کس ندید منزل والاے عشق
 کس نہ پریدہ بخوبیش جانب اقصائے عشق
 آنکہ ناز و بدل حاجت و پردائے عشق
 در ہمدل خانہ اش در ہمہ جا جائے عشق

بجز دوشوریده سر عاشق و شهید ایشوی
احمد اگر بنگری شود دل آرای عشق

ایضاً

می برد تا روح عاشق را بروی نرسد روان
انجم هستی ز تابش آید اندر احتراف
نیست و نابود گردی چون قمر اندر محاف
قدر وصل یار افزایش بجان بجز و فراق
آه جان خسته ام را سبختی از آشتیان
تو بخوبی و جمال خویش هستی فرو و طاق
مطرب ساقی اگر سازد مدبا هم القان
نیز سازد پاک جان از ریاض و نفاق
شاد آن دل که بداده نال وینار اطلاق
بعد مردن کمر او را چو شال و طمطراق

عشق معراج حقیقت را بهر دین چون برین
دیدهای عقل از مهر خورشید خیره شود
محسوس عشق این دل هستی موهوم را
ای دل ناله لاله من تپس در دو اویلا کن
در هوا و آسمان بیت عمر آخر شد مرا
من عشق روی تو بس حفت غمنا گشته ام
در رمی از یک کرشمه خرقه زاید برند
آتش عشقت بسوزد از دولت چرخ هوا
بس خاک جانی که کلی این تعلقات بسخت
در حیات خویش ناز و فخر از بیداشتی است

سر دلبر را کن فاش احمد ایشیار باش

کیں قیام چوں یا طین میکنندش اشتیاق

ایمن

<p>کو حریفی تا بگویم ماجراے اشتیاق در حیات خود نشد روزی مرا جز آرزو دل برای دیدن لدا رخ و مشتاق ماند یا دلیبر آمد چوں جان و دل نشست یا دیار مهربان خود منوش جانم شده با که گویم حال زار خود بهشت آں صنم تا ز وصل آں گل خنداں جدا گردیده ام آرزوی جان عاشق سلم قضا و سیت عاشقان را حزن و غما صیقل آئینه هست به قلب ناهماں اکسیر اعظم بوده است آنکه مشتاق است بهر یار یارش اقرب است منگ از عاشق نگدایس های و هوازدگی</p>	<p>که بگری خود ندیدم من سواے اشتیاق ما در گیتی مرا زاده برائے اشتیاق چشم جان من ندیده جز لقاے اشتیاق عاقبت این سینه من شد سرای اشتیاق شکر داد و دل من به وفای اشتیاق در دوا و ارم در دل جان و رای اشتیاق بچو بلبل لبند از من ناله ای اشتیاق میرسد تا وصل جانان منتای اشتیاق از وفا با خوشتر آمد خود جفاے اشتیاق خاک حرمت را کند زیر کیمیاے اشتیاق نیست داروی بولش ماسواے اشتیاق آں پری نهان شده زیر روک اشتیاق</p>
--	--

احمد از در و ہجر آں پری چندان مثال
بوی وصل یار یابی کہ بجائے اشتیاق

ایضاً

<p>کیا ساقی بدہ جامِ طربناک زمستی میتِ بخیلش گرم زننگِ خلق و از ناموس رستم ہر آن بادہ کہ جائز است سازد عشق از سرمِ شرم و حیا ریخت ز فکرِ غیرِ خالی می کند دل بہ جانِ پر کدر کے عشق آید بکوی دوست مردانہ قدم نہ نباشد درسِ او جز نیست گشتن ز صہبائے محبت جامِ بر گیر</p>	<p>کہ تا جاں بر چہد زیرِ کوزہ خاک برقص آید تن من بچو اسلاک ز خواری ہائی عشقت نیستہ پاک برای ستم خود بینی ست تر یا ک زمستی جان من گردید بیباک محبت آتش آمد سوخت خاشاک سزاوارِ محبت شد دل پاک بسے غول ریختہ این عشقِ سفاک فزون است علم این از فہم و ادراک طربناک آیدت این جانِ غمناک</p>
---	--

شعار عاشقانِ دہل بہمتی نیست

بیا احمد دریں رہ باش چالاک

ایضاً

زگرہ چشمہا بے نور ہر یک
 زغم بے پردہ شد مستور ہر یک
 زچشم مست او مخمور ہر یک
 شدہ بروار چوں منصور ہر یک
 صدائے مطرباں چوں صور ہر یک
 برائے قتل ماسا طور ہر یک
 بخود ہا سوختہ چوں طور ہر یک
 بکار عاشقی مامور ہر یک
 زمستی چریتا و سحر ہر یک
 نمایندت ہلال از دور ہر یک
 زعکس حسن او معمور ہر یک
 پرائے زخم جاں زنبور ہر یک

بہ عشقش جان و دل بخور ہر یک
 بہ سینہ اشک ہایم بردہنہاں
 بہ زمش عاشقان بیدلالتش
 زجوش عشق او ستانہ اسرار
 و مہدہ صد طرب در جان عشاق
 سنان غمہ ات و اں تیر مرگاں
 دل عشاق اوزاں شعلہ حسن
 شد از روز ازل ارواح عشاق
 دل دلدادگان از جام عشقش
 خداوندان معنی بدر حق اند
 چو آئینہ روان عاشقانہش
 خیالاتے کہ غیر یار باشد

	<p>توی احمدؔ بہ غم ہا مبتلائے رفیقانت نگہ مسرور ہر یک</p>	
	<p>ایضاً</p>	
<p>دو چشم نے تو شد خونبار اینک دہم جاں در غمت ناچار اینک بجام مے گرد دستار اینک کشند این ظالماں بردار اینک قیامت قامت دلدار اینک بشوی آتشی رخسار اینک فتادہ عاشقان زار اینک حریفان خانہ خسار اینک گواہش دیدہ خونبار اینک بکویت شور مجنوں دار اینک بہ لب پر سید جاں زار اینک</p>	<p>بہشت گشتہ ام بیمار اینک ز شفقت گنہ پر سی حال زارم ز زندگی وز مستیم چہ پر سی بجرم عشق تو دلدادہ را جہاں پامال کردہ از سہ ناز دل و جاں سوختہ از شعلہ حسن بگرد کوئے تو آغشتہ درخوں چہ چشم مست جانہا کردہ مخمور بتا در عشق تو خوں گشت دلہا شب در و زاست از عشق و جہنم مریض عشق را از نا توانی</p>	

<p>زخول ہر سو روان انہار اینک مثالی حاجیاں زوار اینک بروں آ از خودی دلدار اینک</p>	<p>شہیدانِ غمت افتادہ در خاک بہ طوفِ کوئی تو عشاقِ مشغول زمین و آسمان جوئی نیابی</p>
	<p>بہ عشقت اے پری پیچہ احمد شدہ رسوا سربازار اینک</p>
	<p>ایمنی</p>
<p>کے بود تازہ دیا ہم کلام دل دالِ خیم زلف و دلاشتہ دلام دل تا غائزہ نزد من پہنچ نہ لام دل نہ پیر و عشق نہ شہد بہرام دل وہم پیر است زخول است کام دل باندہ ایم از بہتیاں ناکام دل پرزخس کی ساقی جسم دل تا رہد از ظلمت اہل ہارم دل</p>	<p>بُودہ آں آرام جاں آرام دل در شکنجِ گیسوش بستند جاں دہ ہوا کے آں پر پروگم شہد ویدلِ خواں خطا کے پشیم بود ہاں ز آتشائے عشق سوختہ جانِ من و دنا رحمت سوختہ جاں ز صہبائے محبت مست باد کن تجلی بر من اے نور یقین</p>

<p>سوختم از آتش عشق ای صبا جان ز سوز عشق صافی پیشود</p>	<p>سوئے آن دلبر بر پیغام دل وز محبت پخته گرد و خام دل</p>
<p>احمد اشد صرف عمرم در غمش بخت کوتا یار با شد رام دل</p>	
<p>ایضاً</p>	
<p>چیز ندور ملک جانم عشق با جاه و مال لیلی جان آمده خود سوی مشتاقان خویش دلبری کاشن نادیده چشم جان کس بپست پایانی بجای مای حسن یا ر را هر زمان فیست تازه حسن بگو یا ر را او بر شکر بدم عاشقان را دل بر د از خباب جان جان خود مرا نافر بود عالم پر رنگ و صورت رخ بکرده سوئے رنگ فیض باز محمدن جان سو چنانها میرسد</p>	<p>عقل و پیش از لشکر او جمله گشته پائمال دل رهود از هر یک مجنون لعل غنچ و دلال آمده در پیش مشتاقان خود آن خوش خصال چشم دل خیره شده ز تاب بخورشید جمال آتش عشق مرا بر لطف زود صد اشتغال گاه از ناز و کرشمه که ز حسن خط و خال جان کند چون خاک را فرمان بردار مثال باز سوی مبتدی خود زود آرد ارتحال زده شده این صمیم با و هم جو ارج الفحال</p>

<p>ہیچو جوئی آب نولو میشو آب زلال بس بہرے بگوید عاشقاں این سو تال تابہ جبر انداختہ در گردن جانم عقال</p>	<p>بہر عالم ہرزماں تجدید امثال آمدہ چاشنی جلبدہ ہائش در گلو آمد رسن آہ مار ایچو اشتہر طرہ برمی کشد</p>
	<p>احمد اسرار جان ناید بعنم ہیچ کس در تنہائی سیر ذائقش ناطقہ گنگست و لال</p>
	<p>ایضاً</p>
<p>بغم خوں شد دل بہیار بلبل کہ جز تو نیست کس غمخوار بلبل غلیل آساست اندر نار بلبل شدہ رسوا سیر بازار بلبل کند اسرار زان اظہار بلبل زند گلیبانگ زین ناچار بلبل در پیدہ گل قباؤ زار بلبل کجا داند کس اسرار بلبل</p>	<p>پہرے ای گل ز حال زار بلبل صبا بوی ازاں گل سوی من آر اللا ای گل ز آتش ہائے عشقت پہ عشقت ای گل خنداں چو صنعاں شعار عشق مخموری وستی ست جمال گل پیردہ چوں نہ گنجہ جہاں زیر و زبر از جوش عشق ست بگنجانید درد دل حسن گل را</p>

جہاں روشن بود ز انوارِ بلبل چمن گل کند ایشا بر بلبل کجاں سپید دل بیدار بلبل کہ بوی گل بود خنثار بلبل ز طبع نازکش ہوشدار بلبل کجاں بخت نا ہموار بلبل	بہانگِ بلبل آبادست گلشن لغو طبعش الفت جان خود را بیاد دوست دایم ہست مشغول ازاں نگہت دلش مخمور گردد فقاں کم کن ز غیب تا دل گل ز وصل دوست بر عوز دار گردد
تو احمد پیش آں کہ عشق عاریست چکوی از دل انگار بلبل	
ایضاً	
بسے زخم وارم ز غمزدہ دین دل بھرت درم تانہ پیدا ست ساحل جگر آب گردید و ہم گشتہ خون دل گر بخت کوتا حزم تیغ قاتل شد از ہر دردش دل و سینہ منزل	ز تیر نگاہش دلم گشتہ بسمل شد مہم غم ز بحر عشق تو اے جاں چکیم من اے یار کہ زور و عشقت ہو قلم کنی خوں بہایم وصال خیال پر پرست جا کردہ درجاں

<p>بگرد دل خویش که دم چو مجنون زمین و سمات ابا کرد از و عجیب است اسرار خاک وجودت تو اسرار انسان و وحش چه دانی خود از و هم تو گشته مطلق مقید همان لوح ساده که پاک از نقوش است ز حادث بسوی قدیم نه قدم را عدم آمده چونکه اصل وجودت چو اصل وجود آمده لا یقین بذات و صفات و علوی و سفلی چون تنزیه و تشبیه را جمع سازی</p>	<p>خیالش چو لیلی است جانم چو محس بیار محبت دلم گشت حاصل نسب گل بر و بیده از زیر این گل نهانست خورشید و زیر این گل رسید از تو حق خانه کردی بباطل بنقش و نگارست پیشیت مسائل چرا کین حد و است و خویش آقل شده عقل و هوش تو از اصل فاضل به تعبیر با از چه داری مشاغل تن و جان تو هر دور گشته شامل بنزد محقق توئی مرد و اصل</p>
---	---

ز رندی عشقش چه گوئیم احمد
بر این زاهد عقل افتاد مشکل

ایضا

<p> سالمه عشق بتان ورزیده ام با دو چشم خویش دریاغ شهود عشق من از پر تو حسین و لیست زاهدان من در جنون عشق خویش از دم مطرب که جانم مست شد بابیت مهر و درین ویرمغاں در پی آں طائر قدس آشیال مستیم از چشم مست ساقی است پائی دل بستند از زنجیر زلف عشق آمد راز جان را فاش کرد </p>	<p> زانکه شرح درایشان دیده ام از جمال گلر خاں گل چیده ام من درین آینه رویش دیده ام خرقه سالوس را بدریده ام نالہ جان سوزنی پوشیده ام بیریاغوش خلوتی بگزیده ام در مکان و لامکان گردیده ام جام می از چشم او نوشیده ام من برائے او بسر بردیده ام ورنه از چشم جهان پوشیده ام </p>
--	---

دل بستم گفت از عشق احمد
من بچشمت خوں شده بکپیده ام

<p> ماواله حسن روی یاریم از درد محبت تو زاریم ماصید خندنگ ترک مستیم </p>	<p> شوریده عشق آں نگاریم وز آتش عشق بیقراریم زخمی نگاہ چشم یاریم </p>
--	---

گشتیم اسیر زلفِ خوابان
 آوارہ کوئےِ خوب رویاں
 شد فتنہ جانِ ماد و چشمش
 رسوا شدہ ایم مابہ عشقش
 ای شوخ بجا چہ تھمہ کہ دی
 بانالہ و آہ ہچو بلبِ سل
 آتشِ زدہ ز عشق درجاں
 پروانہ منظر بے بیقراری
 دیدیم رخ تو جاں نہادیم
 ای ساقی میکشانِ وستاں
 لبِ بربِ مابنسہ کہ تا ما
 صد زخمِ زدہ ز غمہ درجاں
 گفتنِ نتواں حدیثِ عشقش
 ساقی قدحِ شرابِ درودہ

افتادہ بدامِ چوں شکا ریم
 گم گشتہ کھسانہ و دیا ریم
 کز دے ہمہ تن خراب و خواہیم
 از بسکہ زبونِ روزگاریم
 کز عشقِ رخ تو خوار ہزاریم
 آشفتنہ حسنِ گلزاریم
 زان سوزِ نہاں دردِ اضطاریم
 بر شمعِ رخ تو جاں نہا ریم
 زین بختِ سیاہ شرمساریم
 یک جامِ بدہ کہ درخساریم
 این جانِ حنینِ ہوسپاریم
 زان تیر نگاہِ ولفگاریم
 بر تیرِ حبیبِ زازداریم
 تاست ز جیبِ سر برآریم

احمد نہ بخود خراب عشقیم

اُفتاده بروں ز آختیا ریم

ایضاً

<p>ما باده کش ز گسِ خمسور بتائیم لفظی که کشیدیم ازناں بهیچ نہ گشتیم جز شاہد رمی باو گرے کارنداریم چوں باده درونِ خم جانِ ماہمہ جو شیم ازستی عشق تو رسیدیم ز ناموس چوں طور و صد دل بیکے جلوہ بسوزی وابستہ زلف تو شد آزاد ز ہر قید ور ویدہ جا تم چو چمالش شد مشہود</p>	<p>زناں ست فتادہ بخرابات مغائیم در روز ازل اُچنہ کہ بودیم ہماییم عہدیکہ بہ ہیجانہ بہ بستیم بر آئیم وزستی صہبائے تو در شور و فغائیم غایغ ز غم تنگ و ہم از نام و تشائیم از شعلہ حسن رخ تو سوختہ جائیم پیریم ز غم لیکہ بعشق تو جوائیم حیرت زدہ چوں آئینہ زناں مہر عیائیم</p>
--	---

احمدؔ بہ خرابات بکری رہ دیں گم

از زندگی تو آہ چہ رسوائے ہماییم

ایضاً

<p> زهرش از دلم بیرون رود تا جان به تون دارم بگلزار جهان سلیم بسوی سبچ گل نبود تو باشی و نباش جز تو در جان من محزون صبا ز طره مشکین نسیمی سوی من آور یقین دارم که از مهر تو با من گور من روشن چو بلبل ناله دارم ز عشق آن گل خندان دلم غمانی راز تو چو من مستور نخواهد اگر بینی رخسار من بچو چو شوی ناصح گر آئی بر سر خالم به بینی دو دوا ه من فیصل یوسف مصری شده بویش ای من </p>	<p> نزد آنکه هر امید وفا می خویشتن دارم بجان خود چو قمری عشق سر و سیتن دارم که بسو حشت زینهار خیال ماوس دارم که در جان آنزدی غیرت مشک ختن دارم که عشق تو بسینه چو شمع آغوسن دارم بسینه داغ های مهر آن شک چمن دارم ولیکن ز غموشی بصد گون پر دهن دارم خوشم لیکه با این پند های تو سخن دارم که از عشق تو من آتش نهان زیر کفن دارم که روشن دیده یعقوب جان اں پیر دارم </p>
---	---

غریبم آدم من احمد از ملک بیرنگی
انین نیز نگ بیزارم بل شوق وطن دارم

ایضا

صد عیش طرب دارم سلطان خدایا تم

باشا هدو باستانی مهران خدایا تم

<p>من بستم و در شرم رسوا ام بر بار دارم من آینه یارم گنجینه اسرارم از نار و جنابستم و ز شک و فتن بستم من بدم و تلامش هر حلقه او باشم می نوشتم می جو شدم شدنگ فراموشتم ویرا کن هر سجد آتش زین هر دیم در خواب خوشم ایدل از مستی عشق او از خرقة همی ترسم کز بوی ربای او من عاشق بدنامم شوریده و ناکام من مجروح بایم آشفته دیدارم در وسعت حیرانی هر چند بر پریم</p>	<p>نہ خرقة و دستارم عربان خراباتم بحر گهر حقم من کان خسراباتم آیات حقیقت ام برہان خراباتم فارغ ز غم سامان سامان خراباتم از صدر نشینان ایوان خراباتم کفرم بے خود بینی ایمان خراباتم من ہستی ہر ہستم عرفان خراباتم آلودہ نگر دو تا دامن خراباتم نہ کافر و نہ مومن حیران خراباتم حیرت زدہ عشقم من شان خراباتم لیکن نظر نامد پایان خراباتم</p>
---	--

احمد بجزابی من شہر ہر شہر

افسانہ رندی ام وستان خراباتم

ایضاً

<p>در عشق تو گم گشته و بے نام و نشانیم اسرار ازل چونکه بصد پرده نهال بود جانم بر بودی بیکه جلوه مه من در عین یقین آمده ما خانه گرفتیم مارا نتوان دید که در دیده نه آیم پیدائی و پنهانی ما عقل نداند بے جسم نه جانیم نه عفتیم نه روحیم هر آنچه که اندیشه کنی بر تر از آیم</p>	<p>حیرت زده و بیخبر از جان و بهساییم عشق آمده غماز کرد ما بفساییم تا آئینه سال پیش رحلت گم شده جانیم بر تر از خیالیم و زویم و گساییم درستی کوهن چو جاں گشته نهانیم چو روح عیانیم و هم از چشم نهانیم هستیم عجب چیز که مانیم نه ندانیم ماهستی صریفیم و نه اینیم و نه آیم</p>
---	---

احمد ز سوزی تن همه تشبیه و مثالیم
 و ز روح منزله ز مکایم و زمانیم

دیگر

<p>من ز سودای مجبت و اله و دیوانه ام مستی من از نگاه چشم مست ساقی است من بقرابانت شوم ای ساقی باده فروش</p>	<p>عاشق شوریده سر محو رخ جانانه ام بنده پیر مغال خاک در میخانه ام از شراب بخودی لبریز کن بچانه ام</p>
---	---

<p>عابد جانانه ام معبود حسن و حسن دوست نقشها غیر لیلی جمله حک کرد آتش عشق آب تکی های حسن دلبران نند طور آه از جور بتان خبر و کافر دلا کار خود کن زاهد و زکفر و ایمانم پیر خاک گدیده مرا باز آتش سودای عشق عقل را پسیدم از خواب این عالم بگفت</p>	<p>ساکن منزل و دار کعبه و تنجانه ام بادل ساده چو مجنون ساکن ویرانه ام بانهاراں برق و شعله سوخته کاشانه ام کز تپا دل کرده ویراں هم دکان خانه ام مشرع عشق او رند عیاشی و دیوانه ام سوخت شمع حسن جانان صورت ویرانه ام بر تماشای جهان چو ابلهان شیدانه ام</p>
<p>در خرابات سخنان شاهان و قتم فروشان تا برندی احمد مشهور شد افسانه ام</p>	
<p>دیگر</p>	
<p>دل را بعشق و لبرستانه سوختیم در بزم عشق بادل پر در و بهیقرار ز آل آتش جمال که در سینه شعله زد مانند طور خرم هستی خویش را</p>	<p>جان ز آتش محبت جانانه سوختیم بر شمع روی یار چو پروانه سوختیم تا نقش سنگ کعبه و تنجانه سوختیم از شعله بار جلوه جانانه سوختیم</p>

<p>عمری گذشت تا بدر پیر و فروزش ساقی بیا که خرقه سالوس غیش را ایں آتش فراق تو گلشن نشد مرا آن چشم به خمار که بوده چوست می در آتش محبت یار خلل و ش موجهای حسن دل آرمی دلبریم ماند قنبر شعله زده در دلم چو عشق</p>	<p>در آرزوی ساغر و پیمانه سوختیم از بهر باده بر در میخانه سوختیم بچوین خلیل هستی و خود تان سوختیم زدا آتشی ز غمره مستانه سوختیم نه بک پانهاده مردانه سوختیم ایں قیل و قال و دفتر و افسانه سوختیم بود آن جنون که کاله و کاشانه سوختیم</p>
<p>در بحر محبت و سحر پری رخاں احمد سپندوش دل دیوانه سوختیم</p>	
<p>دیگر</p>	
<p>در دلویشیم و حریم ساغر و پیمانه ایم کشته ناز و ادا و شوخی ترکانه ایم ماز سودا و محبت داله و دیوانه ایم اندیس بزم ظهور و جلوه گاه شاهان ایم</p>	<p>ساقیا زان آرزو خاک در میخانه ایم جاں نثار غمزه ها زنگرستانه ایم سوخته از شعله ها جلوه جانانه ایم هر کجا شمع دل افروز است ما پروانه ایم</p>

<p> بچو بچنوں از سر شور بچنوں دیوانہ ایم در میان غلج اندر عاشقی افسانہ ایم مست عشقیم وبری از کعبہ و تخانه ایم پر خمار از چشم مست و غمرہ مستانہ ایم مست دفار از خیال خوش و ہم بیگانہ ایم گاہ در دیر بختاں گہ ساکن تخانه ایم در جوار دوست جا کردیم و ما اینخانہ ایم ما گدایان جلال طلعت شانہ ایم ما خود آتش زدہ اندر دکان خانہ ایم </p>	<p> جلوہ گر دند چوں در کسوت لیلای حسن عشق آمد بہر صمد کوس بدنامی نخواست دولت پیر بختاں بین تازہ بین ہمتش از خم عشق ماسا غری نوسفیدہ ام از عطای یک دو جام ساقی باورہ فروش اندر ای این تہاں رہنماں عقل و دین تن فدا دہ اندرین جان ہمقیم کوی دوست دولت دنیا و دین را عاشقان کے طالبند فکر آریدای حریفان فوت عشق است ایب </p>
<p> جلوہ گر دید احمد چو نیکو خوشید جمال بچو بچنوں آئینہ پیش رخ جانانہ ایم </p>	
	<p>ایضاً</p>
<p> کہ من از ننگ و از ناموس رستم یہ عشق آں پری دیوانہ ہستم </p>	<p> چناں از باد ہائے عشق رستم بچو بچنوں پر ز سودا و جسنو ہم </p>

<p>چوستان بر در ساقی نشستم در غیرت بروی غیر بستم برون از چنبر هستی به بستم چو ساقی داد جام من بستم که تا من شیشه تو به شکتم بزلف یار چوں ماهی نشستم چو زندان و چوستان محو بستم دلم و عشق او رفت ز دستم برون از نیست و بر تر ز بستم که من خمور از روز استم</p>	<p>برندی و به میخواری دستی به خلوت من حریم بزم یارم بزدرستی و به خود یسا بیک ساعت ز هستی دایم منی الفت مرا ساقی چنان داد راهائی نیست جانم را ز جانان من از زهد ریا آزاد گشته ز من بردار دست امروز تا صبح عجب تر نیست جانم را که تا من ببیس امروز بستم از من عشق</p>
<p>به عشق این بتان ماه پیکر چو احمد از ملاست با بستم</p>	
	<p>ایضاً</p>
<p>گشت تابوت چو سرابی است و چو دم که بوم</p>	<p>سایه هستیم از مهر رخسار شد معدوم</p>

<p>جماله کالائی وجودم شرمش عشق بسوخت روح گم گشته چو قطره بدرین دریا جوش حسن است که در پرده نگین جمال آں جمالیکه بصیر پرده نهال بود خویش فغان حسن بود عاشق بیدل بدنام خانه روشن همه از سوختن شمع بود جان بجانان شده گم دل بجال و لدار ایں من و بای ما هست انامی ویش ذات واحد که بیکتای خود بود نهال از ازل تا به ابد عشق بقا و ماند از نیست به عشق از سر من عقل گنجیت</p>	<p>تا از گذشته همه نام و نشانم معدوم عالم علم شده محو میان معلوم شور عشق است که ظاهر شده سر مکتوم بهاں نقش عیان گشته چو لوح مرقوم جان بچاره شد از سنگ مست مرحوم هیچ گاه بی نه شده زین دل عاشق مرحوم غیر از جلوه معشوق مناسنده مفهوم باشد از مهر همه روشنی ماه و نجوم با نهار اسم و صفت گشته عیان موهوم ذات حق است بخود نیز صفاتش قیوم لشکرش او چون بدلم که در نجوم</p>
--	--

ساقی آید بیکه جرعه خمارت اشکند

احمد از کرم او تو نباشی محروم

غزل

عشق آمد روح را روح الایم
 ای کنیا راحت جانِ حزین
 روح تاد غیب یا بد صد طرب
 زنده کن ارواح را چوں نفخِ صبور
 مست کن شوریدگانِ عشق را
 رنگِ مستی ریخته صورتِ حسن
 صیبت خوش آئینه حسنِ حق است
 از عنایت شرح صد در عاشقان
 ای همای مطلق و نورِ شهود
 از طرب روحانیای رقص آورند
 دیده چهره گردد از تابِ جمال
 و در واد حق ترا از چشم بد
 جان من خاک ره عشاق باش

مے برد تا غشش از قعر زمین
 ساز کن خویش با گوشه‌م قرین
 تن ز مستی رقص آرد و بر زمین
 از بهر الحان خود اسے ناز نیست
 بشنوا از روحانیای صد آفرین
 بر دل عشاق و هم نورِ یقیس
 تن چو مشکات وز جاجه لحن پس
 که فیضِ رحمت اللعالمین
 خوش بیاد چشم جان من نشین
 مست گردد و هر چه چرخ و زمین
 دل منور باشد از نورِ مبسین
 و اما اینو ترا بادا معسین
 محبتِ ناجس دال بُس القریں

احمد شوریده سر از سوز دل

نالهای دارد و آه و غنیں

ایضاً

نالہائے درد و این بہائے من
 ز آتش سودای عشقش سو ختم
 روز و شب بر پاست از شور جنوں
 از ازل خاک بر بیخانه ایم
 سیف و شمشیر آمد نگاہ مست بار
 دیدہ من خانہ حسن تو باد
 بے نشانم کہ عشق بے نشان
 گشت آں پیرنگ از نیرنگ خویش
 چوں پری آمد و یرون دل نشست
 سبقت اللہ رنگ عشاق و است

کے بخاطر آیدش ای وائے من
 آہ نہیں سوز من سودائے من
 ہر مجنوں کو کہو غوغائے من
 شہد و سپر مٹاں با وائے من
 ز گیس مخور او صہبائے من
 جلوہ گاہ تو دل شہدائے من
 گشت بجائی ز جیت ہائے من
 با ہزاراں حسن عشق افزائے من
 ایں فغان اوست از بہائے من
 شد فلانی زردی صہبائے من

آہ احمد جان سکین مرا

سوخت عشق یار علیہ روئے من

ایضاً

با همه جا و جلال آمده سلطان من
 نیست باین کفر و دین جان مرا هیچ کار
 زلف تو دایم نگذشت دل من آید
 عهد پرستم بے عشق نه و رزم دگر
 باده بهد ساقیا جان ز غم آزاد کن
 آتش جان مرا سرد کن لب وصل
 جلوه چشم کن لعلت جسم بهر
 از همه جان و جهان عشق تو را بیاور
 ای ز گل رنگ تو بلبل جان در قفا
 روی تو آرام دل و زلف تو کام دل
 راحت جان روی تو مستیال از کو تو
 صبر کن تا نبی یار تو آید بهر
 آه که در پهنه ام عشق تو صد داغ داد
 پیش رخ پچو مره آینه ساں گم شدم
 محو حالت شدم هستی من تو شدی

عشق ز خط چشمه زده و در دل و در جان من
 عشق تو شد دین من هر تو ایسان من
 که رهند از دام تو جان پریشان من
 آه که چشم شکست این همه پیمان من
 آتش دهنی من آمده زندان من
 شمع آتش آتش که سینه سوزان من
 با رخ چو ماه نو شمع شمعستان من
 شور لب هر رخت آمده زندان من
 پیروزند سر ز دل ناله و افغان من
 مونس من یاد تو دین تو در مال من
 شد ز تو عشرت کرد کلبه اخزان من
 چند کنی مای و هوای دل نالان من
 رشک گلستان شدم سینه سوزان من
 محو حال تو شد وید بهر پیران من
 آن تو گردیده ام تو شدی آن من

چوں ز درون ویرد گشته بر محیط ای ز عدم تا وجود وین به غیب و شهود نور قدم از یقین و هم حد و ثم . بر	پس پیشناسم بگو چیت تن جهان من نیست بجز تو کسے ظاہر و پنهان من مگر کن از وجود ظلمت امکان من
احمد شہیدہ سرچرخ نور فغانست بلبل خود را مسوزای گل خندان من	

ایضاً

ماہ روئے سرو قدی سیمین آتش رخسار و آن رشک چمن او چو جانست و دل من بهم تو تن از شیم زلف آن جان ہماں آہ خار آلودہ چشم پر ز سحر ای جہالت راحت روحانیہاں نالہ جانم چہ عشق گل خاں پیش شمع حسن او پردہ اند و شش	آہ از جانم رلبود آرام من شعلہ ز داغ من خود و جهان من او چو روح ست و جهان بچوں بدن سر بچیب انداختہ مشکب غتن گشت دین ز اہداں را را بہرن تو بجز بی ہجو شمع انجمن ہست چوں گل بانگ بلبل و چین جان من داید شعرا و سوختن
--	--

<p>بچو لاله داغ ہا دارم بدل دود آہ من ز گور من نگر سر زکیتا یشت جانم را رہا ند گر نشینی بر سر گورم دے</p>	<p>در غم آں روی چوں برگ سمن آتشے دارم نہاں زیر کفن از نقد و ہا و فسکہ ماؤ من باتو گویم از زبان دل سخن</p>
---	---

جان خود را کن فدا احمد حسین
بر جال پاک آں روئے حسن

ایضاً

<p>جانم بلب بہشت از عشق خویاں چوں چنگ پشتم از غم خمیدہ قارت بکر دہ دین و دل من از درد عشق این گل عذراں رویش بدیدم چوں من مردم آمد بہ پیشم با حسن و خوبی ہستی چو نور چشم و دل من</p>	<p>کس درد مارا کردہ نہ وراں پیرم بکر دہ عشق جو اناں ایماں بہر دہ ہم نامسماں ہستم چو بلبل با آہ و افشاں نہیں سخت جانی ہستم پشیمان بر بودہ از من عقل و دل و جال جایت بہادا دردیدہ و جال</p>
---	---

<p>از جان زاهد ساقی مستان رسوا شدم من چون شیخ صنعا از زهر برگشته بشکسته پیا</p>	<p>بشکن بیاوه پندار تقوی در عشق بازی و شاه پرستی چانم برندی و در عشق بازی</p>
<p>در روز عشق احمد بدادند صد و در بار این عشق خوابان</p>	
	<p>این</p>
<p>داده عشاق خویش ناله و افغان همول دود و دل عاشقان هم دل بریا همول رشتی و دیر با نور دل و جان همول مقصود لیاست او آرزوی جان همول قبله جان من گبر و مسلمان همول روح و روانم همول جانم و جانان همول در چین آمد بهله خوبی بستان همول چو شش باده همول تنی مستان همول</p>	<p>برده قرار و شکیب از دل از جان همول جلاوه حسن تباں تاب رخ موشال راحت روح وصال قوت هر نا توان دیده مشتاق را نور جانمش بود سجده که عاشقان طاق غم ابر و شش آنکه دل دیده را نور و سرور آمده ناله بلبل ازوشنده زنان گل انو در خم جان جوش از و دل همه بهوشان</p>

ہر دل گم شدہ آمدہ عشقِ دلیل	وز پے عشاقِ خویش آمدہ برہاں بہوں
مست کن چاشقِ نرگسِ محمود است	بیزند در دل از غمِ خواباں بہوں
و شمن زہد و دوسخِ خرقہ و رز اہداں	رولقِ حسنِ بیاں غارتِ ایماں بہوں
فوتِ صبح و روالِ نورِ دلِ انس و جاں	ہستی ہر دو جہاں ظاہر و پنهان بہوں

آنکہ دولت سوختہ ز آتشِ رحمتِ خویش
احمدِ محضوں نگہ جلوہ گشت آں بہوں

ایضاً

پیشِ بخشِ ام چو آئینہ حیراں	چو مہرستِ خیرہ از و دیدہ جاں
ربوہ و لم شو خجیِ حسنِ خواباں	جہاں ز دہہ سخلہ و حشرِ جاں
ز بیتابیِ عشقِ پرودہ و رین	شدہ فاش از وی ہمہ رازِ جاناں
بد و در پے خانہ مہاں طلب کن	دیرِ خانہِ جسمِ حسنِ مہاں
کے مہر را جز با بے نہ بیند	ز برقِ خورشِ غمِ جاںست سوزاں
نہ بیند کسے روح را غیر از تن	جسد گشتہ پیدا و جاں گشتہ پنهان
دروینِ مکانِ شہرِ نہاں لا مکانے	دوب آمدہ روح و شد جسمِ امکان

چو بخت است از بانش این شور و فغاں	شدار عشق نے پردہ راز حقیقت
	کسے حسن را غیر ضرورت نہ پائید انہیں بینم احمد رخ و ستاناں
	ایضاً
بنماز میرود آں جانِ عاشقاں را ہیں فغانِ نالہ پر درد بلبلاں را ہیں پیسو بکلاغ بیا حسن آں جوان را ہیں شرابِ عشق کش و جلوہ بتاں را ہیں ز خونِ دیدہ من زخمِ ہامی جان را ہیں بسا ز سینه سپر تیر بے کساں را ہیں ز بادہ توجہ شد حال میکشاں را ہیں بیا و حال شیدان و کشتگاں را ہیں تھاکچ اداسی و شوخی و ناز آں را ہیں قتادہ اندر خود رفتہ بخود آں را ہیں	بیا جالِ دل افروز دستاں را ہیں بہ عشقِ روی تو در گلشنِ ای گلِ خداں سی قدی کہ شدم پر و غمِ عشقش بیا بہ مجلسِ رنداں ز زہد توبہ بکن ز غمِ تیر زوی در دلم خفاں ای ترک بیکہ نگاہ و و صد زخمِ می ز ندبر جاں نہ سر کا ندونہ دستار سا قیاد بر بزم کہوئی شست روالِ غوغا شقاں چو پیل ہری رچی کہ دلِ خلق پا نال بکرو انداں شراب کہ دادی پاشقاں ساتی

چشمتی تو دل عشاق هست خوار و خراب از اں غمی کہ به عشق تو هست در دل من چشمتی تو شرب و لذت جان بسوز و گداز طیال بچاک و بخول گرد کوئی تو خلق ز دست ساقی مهر و بگیه جام شراب از انا جمال کہ جانها همه فدائی ویند بشمتی یار اگر یکدم شوی بخود	فغان ناکه وزاری بید لاں را ہیں چو ابرگر یہ این چشم غفلت را ہیں بسینہ دست بنہ این دل طپاں را ہیں بیا و خوار می عشاق نیم جاں را ہیں ہر آہ نعرہ ز دل حسین چہراں را ہیں نشان حسن جہاں سونے نشان را ہیں تو در مکان دل خویش لاکہاں را ہیں
---	---

فقط تویی نہ دریں حزن مبتلا احمد
بیا و درو و غم و سوز عاشقاں را ہیں

ایضاً

جانم برفتنہ در عشق جاناں شام و سحر گاہ در عشق آں گل ایں اشک چشم وین آہ در دم تا کہ بنالم کین بُت بشوخی	تن ماندہ تنہا پیروز و بیجاں مانند بیل و ابریم افغان تا فاش کہ وہ اسرار جاناں ہم دل بہرہ و دیدہ ایماں
---	---

<p>تا چند این جور آنا سلاسل از بند عقل و طبع پریشان تا کیست خداتان کیست گریبان رندی وستی و این عشق خواب ز اید چو آید و بر بزم رندان دیدم چو چشم ساقیستان از رنگ سستی و از خود پستان</p>	<p>خونم بخندی کشتی به غمره ساقی بباده جانم رها کن مستم خیال کن تا من ندانم در روز اول مار اید اوند ساقی مستان تش بسیار د جانم رسیده از زهد و تقوی جانم برندی بیزار گشته</p>
<p>احمد چه گویم شرح جالش عالم چو بستم و هست چو ل جال</p>	
<p>ایضاً</p>	
<p>تا ز شراب ناب خود در شکنده خمار من شد لب لال نوش تو باده خوشگوار من راحت جان هر آنکه بود برده همون قرار من صبر نمی کنده می دیده اشکیار من</p>	<p>آمده جام من بکف ساقی گلخوار من گلشن من حال تو نو بهار من ز آتش عشق سوختم تا بکجا فضاں کنم بیرنج رشک ماه تو سیل زخون رواں شده</p>

<p> پیرخ خوب گل دشت گشته خزاں بهار من بر لب من سبیده جان نده آں نگار من طاقب مضبوطا کجا وای دل فگار من چوں کنی ترحمی بر من وصال زار من گر تو گمے گذر کنی بر لحس و مزار من گر قدمی نمی بر آں بوسه دهد غبار من زهد و وسیع گمے مجوز من دل باده خوار من غیرت لاله زار شد سینہ داغدار من رشک پری رخاں بودن جمال یار من ناز و کشته می کند بهر من آں نگار من در کف خویش دشته چوں شتران هار من آمده این برای من جبر من اختیار من </p>	<p> از غم و درو عشق تو ناله جو بلبلان کنم ای دل پر غم و الم خود تو بگو که چوں کنم تاز سنان غمزه اش زخم بر زخم خورده زار و زار گشته ام از غم عشقت ای صنم در نگری چشم خود آتش و دود سینہ ام خاک ریت بگشته ام از پے آنکه یکدمی عاشق و زرد می کشم مست و خراب زاندا ز آتش عشق و شعله اش سوخته ام چنانکه تا بر زخ خویش دلبران داغ غلامیش زده هر دم و لحظه نو بنو خود ز درون و از بیرون جان مرا ہی کشد هر طرفی که خواهد او چونکه بمیل جان خود آفت عشق میخرم </p>
--	--

چشمم برا هم احمد تاکه در آید آں نگار
 در زنده دلی گمے ز محبت انتظار من

ایضاً

با همسین دلبری آست بر لقاے من
 ز آتش عشق سوختم ای مه خوش لقای من
 گاه دلم بسوزد از آتش حسن رو خویش
 مرگ و حیات جان من در لب لعل آن پرست
 در سر پر خون من غیرت و فکر ننگ ننه
 از بانی دفع ظلمت هجر تو و اکش بان غم
 بر همه جور و روبرو فاراضیم ای چچا جان
 گفتش ای حیات جان ده خبرم بر از خود
 عشق گفت به جانش مراست آشیان
 طائر قدس نام من عرش بی مقام من
 حسن و جمال لبران مراة خویش ساختم
 شعله طور آدمم جلوه نور آدمم
 ذات نیست نشاں بر ترم از جهان و جا
 ساکن ملک لامکان طائر قدس آشیان
 نه من و تو در آمدہ یا بیا بس متی توئی

ناز و کشته هر زماں میکند از برای من
 حسن و جمال خویش را جلوه بده برای من
 گاه فزون کند ز لب عمر من بقای من
 هست جمال رو کو در روی و وای من
 آتش عشق سوخته شرم من میجائی من
 هست خیال رو تو شمع من و ضیائی من
 هر چه بود رضای تو هست همان رضائی من
 گفت بنابر در وجود نیست کسی و رای من
 بر زایندهاں بود سپهر من فضائی من
 بهر تفرج آدمم من بود سرای من
 گشت عیان آئینه ذات من و لقای من
 رولق روی و لبر آن نیست بجز نبائی من
 غیر ز آتش است آب من و هوای من
 بر ترم از همه هست بچستی است بجائی من
 عین منی ماست او هم منیش و رای من

بہر تو پہنچو احمدی کم دور فسادہ از وطن
نیست دریں دیار کس غیر تو آشنائی من

ایضاً

<p>رنگِ رخِ دلبرانِ رونقِ خواباں ہوں باعثِ آرامِ جاں مرہمِ زخمِ نہاں زائشِ حسنِ بتاں ہستیِ عشاقِ سوخت در دلِ بلبلِ ہوں صورتِ عشقِ آمدہ نورِ نظرِ آمدہ دیدہ یعقوبِ را جلوہِ بہ لیلیٰ بگردِ صبرِ مجنوں رہو آہِ دلِ بیدلاں آتشِ سوزِ نہاں جلوہِ ہر رنگِ اوستا ہر رنگِ او در رخِ خواباں نہاں چہرہ برافروختہ در خیمِ جانِ و دمِ جوشِ زودہ پہچو ہر جہتی را گرفت بر ہمہ گشتہ محیط</p>	<p>دردِ دلِ عاشقاں سببِ سوزاں ہوں بہرِ بھیاںِ عشقِ آمدہ دریاں ہوں سوزشِ پروانہ و شمعِ شجستہاں ہوں زینتِ رویِ گلاں زینِ گلستاں ہوں جلوہِ حسنِ رخِ یوسفِ کنعاں ہوں سوزشِ سوداِ قیسِ جانِ پشیاں ہوں چہرہ چوں زعفرانِ دیدہ گریاں ہوں عاشقِ گم گشتہ دلِ دیدہ چیراں ہوں وزلبِ عشاقِ باز ناہِ دافنیاں ہوں ساقیِ تہر و ہوں لغزِ مستاں ہوں ظاہر و پیدایاں ہوں باطن و پنہاں ہوں</p>
--	---

غیر نادر و وجود عاشق و جانان ہوں	ہست تجلی ذات این ہمہ اسم و صفات
	آنکہ بیک غمرہ بروہ دلت احمدرا ہست ببلع شود و سر و خرا ماں ہوں
	ایضاً
ماندہ در تن وائی این جانِ طپاں واں لبِ لعلش حیاتِ عاشقاں ہست جانِ ماتن و او جانِ جاں سایر آمد روح تو در لا مکاں گو ہر ذاتِ ترا حق ست کاں شرح آں قطرہ کہ آرد و رہیاں تو درونِ خویش بینی یک جہاں بینش در خویش بیشک و گماں شد سیلماں در پسِ مورے نہاں نمانہ پیدا ہست در تو آں نشاں	دل ربوہ حسن روئے دلبراں ہست حسنش فوت ہر ناتواں ماہمہ جہیم او روح رواں ظاہرت پابند در خرگاہِ تن باطن تو ہست دریائے محیط آنکہ گچا نیند قلزم را بخویش چوں بخواب خوش در آئی ساعتی مثلِ این عالم تمامی کائنات اندرونِ ذرہ پناں آفتاب از ہوا محتاجِ اشیا آمدی

اسم تعبیریت این جان و بهاں ہست در ہر صورتے اور انشاں	مبدۂ عالم بود حق ہم معاد بہر ہر اسمی سے ذات اوست
اوپو قلزم ہست و ماہیچوں جناب جملہ عالم احمد ایک موج داں	
ایضاً	
آمد و نقشے کشیدہ بر مثالِ خوشین تاہر بیند اندر حسن و جمالِ خوشین شکل پایید اکنڈ اندر خیالِ خوشین گشت پیدا باہمہ جاہ و جلالِ خوشین سبدہ خود کے شناسد ہم آلِ خوشین کامرانی می کند حسبِ خصالِ خوشین غوبی جو خواں مراد ہم نکالِ خوشین روز و شب مصروف یہاں بجالِ خوشین	خواست تا ظاہر کند آں شہ کمالِ خوشین ذاتِ آدم را برای خود یکے آئینہ ساخت آنچنانکہ جانِ آدم باہمہ صنع عجیب آں جمالِ کو نہاں بودہ ز چشمِ خوشین ہم آدمی زادہ ز حالِ خوشین غافل بودہ است ہر کسے بر عادتِ خود ایہ جمالِ آنچماں ہر چہ آید پیش تو از خوب و زشت و نیک و بد بیخبر ہر دل ز فکرِ ماضی و مستقبل است
بنگ افیوں خوردہ احمد کہ تا بہشت نماند	

پنجر از اصل هستی هم مال خویش

ایضاً

دوستیام می گفتم گنگ واده ساقی است
 زمینی سگ عظم جفت و نیز پوشش من
 بر دل خوش رفتم آچنان از جوش آبل باده
 از آن باده که خورده در انزل یاس آدم خاکی
 بزور باده اش بار امانت را شده حامل
 یاس نیست یاس و که دارد او ندایت خود
 وجود او عجب مجرب و ملکوت و ملک آمد
 هزاران معجزه بر خیزد ز فکر و از تلفظ
 بی بین تا این همه اسم را شیوا اندر و گنج
 شنای می گفتم خود برای ایل قریب آمد
 هر آن حاجتی که مانده خواه و دود اندر خود

بگشتم مست از وی تا نامده پیش من باها
 زده صد جوش همچون آله می در خیم این جا
 که تا علم مانده از خود و از کفر و از ایمان
 که چون ملک هستند اندر سیر او حیران
 ملک ایمن و ساکن دی تهره سنده و لرزان
 نه چون ز شکایت و رجا تنی و خفا خورد شیطان
 و در عالم جمع گشته در نهاد حضرت انسان
 سر نو نه گم کرد عجب بحر لیت بی پایان
 خزینه بی تمام است ویرا اندرون جان
 نه از بهر کسی چون شده زخمی تیر پا لالان
 درین عالم دران عالم بی حسرت خورد و رجا

که احمد دل تو نارسیده تا به وصل او

ز ہجرش تا ابد سوز بماندی دوش از چو پ			
		ایضاً	
<p>ای حال تست نور چشم من چونکہ تو جانی نہ بیند کس ترا لا سکاں جو بندہ کے یاد ترا رونق گلہا و عشقِ بلبلے ہم توئی گلگونہ حسنِ تباں حسنِ شمع از جمالت تابشے گل ز حسنِ جلوہ و ز دیدہ است ای حالت نور چشمے عاشقال</p>		<p>مہر تو آمد چو جان اندر بدن نہیں مئی آئی در دینِ چشم من ز آنکہ تو نہاں شد مئی ماؤں من جلوہ گراہچوں بہار اندر چمن ہم در عشاق باشی نورہ زن از تو در پردانہ ذوقِ سوختن خوبی چید ز تو برگِ سخن ہمچو شمع رونق ہر انجمن</p>	
ہمچو بلبل جان احمد سوختی		ز آتش عشق ای گل خندان من	
		ایضاً	

<p> شیفۃ روحانیاں بروئے تو ہستی عالم بتا رہوئے تو منہبط گردید مہر روئے تو اندھیں عالم بحبت وجودِ تو درمناش چوں رسیدہ ہوئے تو بہر ایشاں لامکاں شکوئے تو ہستی وہمی ماہندوئے تو شد کفِ دجان خم گیسوئے تو </p>	<p> قدسیاں شیدا شدہ بروئے تو کار سازانِ قضا پر بستہ اند از ازل بر جہلہ ارواح و قلوب از سرائرِ روح قدسی آمدہ مضطرب گشتہ بسدرہ جبرئیل بر دورت عشاق مجھ و بیخود اند ہستی عالم توئی امی ترک مست دل شدہ در و ام زلف تو اسیر </p>
<p> احمد از جاں تشنہ دیدارِ توست ہست آبِ زندگی در جوئے تو </p>	
<p>ایضاً</p>	
<p> آنکہ شکیم ربود آں بت عیار کو کاکلِ دلدار کو سلسلہ یار کو شعلہ حنّش کجا آتش رخسار کو </p>	<p> آتشِ بھرم بسوخت شربتِ دہار کو مست جنونم کنوں از سرِ سودائے عشق جان و دلم سوختہ آنکہ نیاز و جمال </p>

<p>عاشق دل داده هیچ نه ترس در جان پیش تو استاده ام تیر بزن غمزه را عاشق دل داده ام فارغ و آزاده ام این دل سرگشته ام طاری آب آشیانست گشته دل من بلول زین همه زهد ریا حسرت ساقی دمی پشت دل من شکست دعوی زهد و صفا هیچ بکن ز اهدا موسی جان آمده بر سر میقات ستون ساقی روز انزل آنچه ز صبا بداد</p>	<p>شربت آورده ام تیغ و سر دار کو خون دلم جوش زد و دیده خونخوار کو سینه سپرده ام غمزه دلدار کو تا که نشین کند کاکل حصار کو آل بیت عیار کو حلقه ز نثار کو خوار و خرابم کنون خانه خمار کو روشنی دل کجا جان پُر انوار کو جلوه دلدار کو وعده دیدار کو جان همهست شد یک دل هشیار کو</p>
<p>از ره سمع و بصر و دل جان احمد را جوش زند سحر حق محرم اسرار کو</p>	
<p>ایضا</p>	
<p>خونم خونم عشق خون آشام تو آرزو دار و دل شیدا من</p>	<p>بر د آرامم رخ گلغام تو تا دهم جان ای صدم بنام تو</p>

<p>کاکل شکیں شدہ زنجیرِ دل روح و جانِ عاشقاں با دا فدا بہر من از صد ثنا خوش تر بود آرزو دارم بہویت جان دہم کے نظر آرد سوئے حورِ جاناں قدسیاں اندر کاب تو دواں از نیاز و صدق دایم ہر وہ توسن چرخ بست گرتند و خندوں تا قیامت بر نہ گردو ہوشیار و اما از خسر تو زہد ریا</p>	<p>بستہ جانم حلقہائے دایم تو برجہاں پاک خوش فرجام تو از رہ نازاے صنم دشنام تو سویم آرد گر صبا پیغام تو عاشق و لداوہ ناکام تو از مکاں تا لا مکاں یک گام تو طوف می آرد نہ گردو ہام تو لیکہ دایم ہست جاناں رام تو ہر کہ خورده جرعه از جام تو نگ دارد عاشق بدنام تو</p>
<p>گشتہ احمد چناں رسوائے عشق گم شدہ تا جملہ ننگ و نام تو</p>	
<p>ایضاً</p>	
<p>آفت جان بیداراں بہت ہمال رو تو</p>	<p>بہر جنوں مانتقال سلسلہ ایست مگر تو</p>

<p>قبله ماست رو تو کعبه ماست کوئے تو وام دست بهر طره مشک بوئے تو سجدہ عاشقان بدسوئے جمال روئے تو از شوق و طرب لجاں بدبهم بوئے تو بہو پست از لہم نالہ دہائے دیوئے تو مومن گبر را ازین سجدہ جاسوئے تو آئینہ سال خیر تم پیش جلال روئے تو آہ و فغاں ہی کم بہر رخ نکوئے تو ہست بسان جانِ نثار دلم آرزوئے تو سوختہ جان عاشقان سنگی دیوئے تو بادہ بیخودیت چوں درخمد در سہوئے تو</p>	<p>عشق تو ای حیات جان بہت و من است مست و خراب جانم از زنگس پر خمار است سجدہ ز اہداں ہمہ ہست بسو سنگ و خشت گر سحری در آور دیوی تو سوئے من صبا شور جنون عشق یافتہ حسن روئے توست قبلہ جان ہر یکے چونکہ جمال روئے توست تافتہ مہر حسن تو چوں بدر وین جان من این دل نالکسب گشت نہ زبون و خوار عشق شوق جمال پاک تو در تن من مثال روح از چہ پند میکنی اسی مہ من ہلاک من اینکہ ہجوم عاشقان بردارست سابقا</p>
--	---

گرچہ ز شعلہ ای عشق اچھڑل شدہ بسخت
لیکہ ز جانش کم نشد شوق تو جستجوی تو

ایضاً

<p>سوخته، سستیم چنان تا که مانند تار مو شور جنون عشق من هر طرفی ست کو بگو خوار و زبون گشته ام از پئے آں رخ نگو سلسله جنون من کامل تحت مشکبو طره مشکشای تو چوں رسی ست در گلو آن چشم من و آل شد ز غم تو باجو جو چونکه ندیده رخ نیست ترا خبر اندو آمده جبرتم پیش گفت مرا که انصتو برو شکیب و صبر من جمال ماه رو هست پری رنجه نهان زیر جنون های هو بر کرم و عنایتش اے دل خسته شکو گو اینکه بحس در آیدت هست تمام سر بهو</p>	<p>شکله زدیجان من برق جمال حسن او وحشت جان من قیس شمره شهر گشته است عشق تو از دلم ربود خواب و خور و شکیب من نغمه زلفت ای پری ست بکرده جان من بسته دامت ای صنم از در تو کجا رود سیل مشک دیده ام چو زده زجان دل از سر که زاهد اطمنه من بر عاشقان نعره های دیوئی من تا فلک رسیده بود نه رخ خوبت ای صنم در دل من قرار نه ناله من مبین من اینکه جمد از یں و هین یار تر از غم بهاند سوی خودت ترا بخواند خلق تعلقت بود صورت علم دو هم تو</p>
---	--

مهر بنه بریں دهن بند کن در سخن

باش خوش احدا ختم بساز گفتگو

ایضاً

جانها عشقت دالہ دوما ہمہ شیدائی تو
 خلقی بہ عشقت بتلا جانها ز عجم اندر بلا
 پیش جمالت قدسیاں حیرت زده آئینہ سال
 حسنت جیہ عاشقان مہر روان بیدلاں
 مانند مجنوں عشق تو عقلم ربود و ہوش من
 چشم خمار آلودہ ات خجانیہ مستی شدہ
 از ناز ای جان ہاں بہ تارک دل میردی
 و عشق تو ای جان من آشفتنہ و مگر گشتہ ام
 مانند مجنوں بخود و حیراں شدہ و عشق تو
 مدہوش شد عقل دل از بادہ دیدار تو
 ای دل عشق سوختی اندوہ ما اند و خنقی
 عاشقی گم گشتہ دل ایک گوہری از کان بست
 از فتنہ نای چشم تو عالم ہمہ برہم شدہ
 نور شید و ماہ و مشتری و طوف گرد خانہ ات

کس نسبت در غیبی و حسن ای ماہ من بہائی تو
 در ہر غلی غوغائی تو در ہر سرے سودائی تو
 جان جوان عاشقان خاک اند زیر پای تو
 اندر دل ما خانہ ات در دیدہ ہاں شد جای تو
 رسوا کردہ کو بہ کو عشاق را سودائی تو
 تا گشت جان عاشقان محمود زان مہبائی تو
 پامال جان عاشقان کردہ قدر عنائی تو
 بر بود آرام دلم ای مہ رخ زیبائی تو
 تا این فلاطول خرد گم گشتہ و صحرائی تو
 جانہا حیاتی یافتہ از حسن روح افزائی تو
 ہر شب رود کو فلک این نالہ و یہائی تو
 ہر ہرودی جان خنہ باشد در یکتائی تو
 پر خروافوں آمدہ آں نرگس شہلائی تو
 زہرہ بجان تانے خود از قیہ میسنائی تو

احمد دل تو سوختہ از شعلہای حسن او

آتش زده عشق خورش اندر همه کالای تو

ایضا

در دیده ام بیا که مرا نور دیده
تو پرده صبور می حسابم در دیده
شاید جمال و لبر ما اندیده
بوی ز پیرهن بت ماگ شمشیده
سودا و صد جنون بر من دمیده
ماند روح در برگ جانم دمیده
زیر که قرنها سوخته باشم پزیده
از در عشق جان بلب از وی رسیده
تا مهر خود چو روح بجایم دمیده
بچو پری بجایم خنیده
ای نازنین بگلشن دلم چمیده
دستی دو کون تو خلوت گزیده

از چشم عاشقان بچه خلوت گزیده
ما از جنون عشق گریبان دریده ایم
منم مکن ز عشق بتاں زاهد که تو
چون غیش زنده کن دل مانیز ای صبا
رخ را بمن نمودی و عظم را بوده
از عشق تو نجات نباشد گه مرا
ای مرغ قدس عشق زیا روم خبر بگو
حسنی که بود راحت جان دولت کنی
اسرار فسخ روح ز عشقت شناختم
از دل خیال بگو ترا چو بدر کنم
ماند روح و عشق و یا صورت جمال
در آدم آ پختا که پری میشود و نهال

همدی که کرده بره عشق احمد را
صد شکر کن چو بر در جانان رسیده

ایضاً

ز آتش حسن چو گل چهره بر افروخته
فتنه دین و دل من نگه ناز تو شد
ماد ل شیفته در عشق تو بفر و خسته ایم
خیزیم بهتیم از برق جمال تو بسوخت
جلوه کردی که درون نظر من جز تو نماند
مثل منصور سر خود به بهای حسنش
بماشای جالیت دلم از دست برفت
از که طرز ستم و شوخی و ناز و غمزه
ای هر یو و بیکه جلوه حسن رخ خویش
زهد لغوی بر بودی بنگاه ز دلم
آه ای در محبت دل من خوں کردی

همچو بلبل دل شیدای مرا سوخته
چشم را کافی و سحر در آموخته
تو که صد غمی و صد حسن بر اندوخته
شکر بود که در جان من افروخته
دیدم احوال ما باز نمط دوست
ای دل شیفته یاد آن که بفر و خسته
آه تنال حسن کز زوی خود افروخته
از پے سوختن جان من آموخته
جان بیمار مرا طور نمط سوخت
غمزه رار ه زنی دیں من آموخته
آه ای عشق که تو جان مرا سوخته

ماچو آئینہ بہ پیش رخ تو چسبیم	توبہ جلود و صد ناز رخ افروخته
بیکے غمزہ جادو و نظراں ای احمد دل و دین مذہب ملت ہمہ بفرخته	
ایضاً	
دادم بہ شق آں یار دلخواہ در عشق جانان جاسم زودگر شاہد کہ پایش افتد بچشم منے جرم کشتہ دلدار مارا از درد عشقت خون می خورم من گاہے نہ پرسی از حال زارم دیبہ جمالش از خویش رفتم ساقی شدہ ام دہ از خوانی از عشق خواباں شمع چہ سازی از غوطہ صباے عشقتش	سوزی و دردی و دودی و صد آہ لیکن نگردم از مہر آں ماہ گرد و سیر من تا خاک آں راہ زین خون ناعق و رخلق افواہ رحمے بہ مسکین ای شاہ شد با کہ بگویم زین درد جانکاہ آمد بہ پیشم چوں یار ناگاہ گرد و خرد را تا قصہ کوتاہ زین دیو رہزن اعوذ باللہ عقلم زستی افتادہ در چاہ

<p> سویم چو آورد با دگرگاه از راه تقوی که دید گسراه جرم عظیم است استغفر الله دستی کون داریم خسرگاه آمد منزله در شان اشباه در شکل سرهنگ آمدش منشاء </p>	<p> از بلوی زلفت بدست گشتم جانم برندی از عشق و مستی هستی عاشق در پیش جانان پرسیدم ای جان بایت کجا گفت مطلق گرفته رنگ مقید روحه مجروح گرفته جسم </p>
<p> احمد چه گویم از بهانه‌ها دانا بداند یا جان آگاه </p>	
<p>ایضاً</p>	
<p> که دکار عاشقان چشمش تباه همچو موشی بر نیکی دیدار خواه عشق خول کرده دل مردان شد دلیل سوز جانم و دوا حال بلبل در غم عشقش تباه </p>	<p> از نشان غمزه و تیر نگاه عاشقان بهر تجلی جمال از محبت خود جگر آب شد اشک چشمم را ز دل راناکش گل نخبده در چشمانش </p>

جلوه گرد سینهها و چشمها او چو جهانست بهمان همچون بین او مثال روح و خلق اعضای او تانه جباری خود مر شاه را نفس واحد به هزاران شد محیط روح چو سلطان محیط آمد بفر نور روی تیرا عظم به بین اگر نقد و بشکنی ز افراد خلق اگر شمار حرف از نعمت رود	با هزاران نامست آل رشک ماه جمله عالم چشم و او نور نگاه او چو سلطان ابدان چو سپاه اندرون طمان هر فردا است راه جمله دلهای تخت حکم شاه برقلوب جمله افراد سپاه منبسط شد بر نجوم و نیز ماه پس به نیکویش یابی انتباه لوح ساده بنیش بے اشتباه
بر از او تهاے او احمد به بین کارها جاریست در این کارگاه	
البی	
ما و اله جمال نگاریم آه آه شیدائی حسن ماه نداریم آه آه	شوریده محبت یاریم آه آه مجنون عشق و خسته و خواریم آه آه

<p>دلدادگان حسن نگاریم آه حسرت زده زنده غم عشق دلیتم صد غم خورده ایم بجای از نگاه یا رسیده خوار از غم عشق کویکو از گلشن جمال دل افروز آن نگار تیر و گزین ل باز چشم خویش یک لحظه جمال و آرا آن نگار ماز غم محبت آن جان عاشقان از آفت جنون محبت که در ستر مهر و مهرنگ عشق چو منظر گشته ایم</p>	<p>وز در عشق زار و زاریم آه آه افزاده و در رخساریم آه آه در دست ترک است شکایم آه آه وز مهر یا خسته و زاریم آه آه و امانده بغض بهاریم آه آه از میننه تاکه باز بهاریم آه آه و جان خویش صبر نداریم آه آه در روز دور و دیر نه داریم آه آه رفته و برین غایت قراریم آه آه وز در بحر بر سر داریم آه آه</p>
<p>احمد به عشق غربت و کربت کشیده ایم آواره ز شهر و دیاریم آه آه</p>	
<p>اینها</p>	
<p>ای زنده ز حسن تو آیین دل آرای</p>	<p>جان بنده روی تو زان رو که تو مولای</p>

<p>چونت نکتم سجدہ چوں کعبہ جا نہای جزا از تو نہ بینم چوں منتظر مای بر خویش شدہ نازاں ایں سایہ زیبای ہر شب خیال من چو صبح بر دہن آئی آینہ منظر پر شدہ جلوہ چو مینای ای جان بہا نیک چس جاں تو بہ تنہای وز حال بون من چوں مہر تو پیدای بے روی تو ہیام وقت ست کہ باز آئی لعلش برواں بخشی اعجاز مسیحائی</p>	<p>دلما ہستہ کو تو چوں قبلہ نما گرداں کسے پیو زیم اسی جان گشتی چو حیات من خوڑ شد خیال تو چوں تافتہ بر خواباں ہر روز بچشم من صد جلوہ ز حسن آری از دولت ویدارت بر خویش ہی نازد زانہ پیشہ عشق تو خالی بنو دیک دل دریونہ دروں من چوں عشق تو پنهانی ای دلہت بیدارم دی عمر و فادارم بولیش پے مشاقاں شدہ پیرہن یوسف</p>	
	<p>از جاؤ مکاں او احمد نہ نشاں کس داد ایں طرفہ کہ نام او شد شاہد ہر جای</p>	
	<p>ایضاً</p>	
<p>خونِ گلبرم خوردہ آں قاتلِ خونخواری با جان پر از ردی با خاطر انگاری</p>	<p>باشوخ و ستمکاری افتادہ مراکاری افتادہ من لیل در دست ستمکاری</p>	

<p> برده دل و دین من حسن بیت عیاری از شونجی و طاری عشق آمده عیاری این عشق ز بکستی چو باد و درون خود از مستی عشق اینچو دشته بعد مائل بر شمع رخ خویش جان سوخته پروانه از غایت بستی آن ز گیس مخمورش ای نائی که افتاده جان من بیچاره از شونجی و طاری آن بیت ز جمال خود برگرد سرائی او بر خاک طپان حلقه زان ز گیس ستانه مست آمده بر جان چو لیل شوریده جان زو بفغان آمد سودای تو میدارد اندیشه ننگ دل ای بت بجز احسنت شد آفت دین دل از شورش عشق او صد عاشق دل داده چو حسن رخ یوسف در هر طری اورا </p>	<p> شد گردن ایمانم در حلقه زناری سد گردن من صنعاں زیسته زناری صد پیش بر آئیده به چو خم خماری خرقة برگزیده در خانه خماری چو گل بلبل از عشق زدا و خماری نگذاشته در مجلس یک عاقل و هشیاری و دوست تو چو شونجی خونریزی و خونخواری اندر حرم و مسجد گذاشته دینداری یک زخم خور غمزه یک کشته دیداری و رستی و خموری چشمش شده خماری تا شاخ گل عناد دیدیم به گلزاری و عشق تو هر شب پیدار سوا سبب زاری و عشق تو هر زاهد است است بنزاری منقور منط بیخود آدینستم برداری نقد دل و دین برکت پیدا است خریداری </p>
---	--

دل خانه دلبر شد او صاحب این خانه از بهر یکی جامی در میکده و هدرت	جان آمده چون داری جانانه چو دریایی گر دیدگر دبار اہم خرقہ و دست تباری
	از کفر و ہم از ایمان گسست دل از لعل چون عشق ترا کرده محور رخ دل داری
ایضاً	
می گل رنگ چون در جام داری بچش عشق خویش ای آرام جانها بطراری زلفت پر شکنها ز عشق خویش مجنونش بهتر از آن لبهام از خویش جستن بچش عشق آن کی ای جان مجنون آلای عشق تو آن شهسواری چو تو بنزد دگر رندی جهان سوز چو بلبل در چین گل با نگ میرن	دل ساقی چنان کام داری دل عشاق بے آرام داری ہزاران دل اسیر دام داری توصیای عاشق بدنام داری بدان ای دل کہ طمع خام داری دل پرورد و خور آشام داری کہ خنک چرخ را رام داری بکار دای نگ و نام داری بدان چون عشق آن گل خام داری

	<p>بچندی گردش ایام داری به عشقش نیک صبح و شام داری</p>	<p>در آید ساقی و جانست کندست تجلی روی او زلف استارست</p>	
		<p>به عشق ای جان احمد مسکن خود بر دل از کف و از اسلام داری</p>	
		<p>ایضا</p>	
	<p>وز گریه خون سحاب گشتی ای دل به خون تاب گشتی تو فتنه شیخ و شاب گشتی از آتش غم کباب گشتی وز ناله دل رباب گشتی در عشق بنای خراب گشتی در شرب بوتراب گشتی ای زلف چرخ نقاب گشتی ای هستی من حجاب گشتی</p>	<p>ای دیده ز غم پرآب گشتی از گرمی ولف آتش عشق ای حسن شهاب تا به شوخی ای دل بفراف خو بر ویا چون چنگ حمیده ز غما هستی چون مقیم در خرابات خاک تو چو عشق داد بر باد بر خوبی حسن آن پرید بر حسن جمال مهر ویش</p>	

خود اپنے غسل آرزو ہا بودی تو باصل لوح سادہ خود قلم سبے کنار بودی از موج زنی بحسب معنی ایں قطرہ بہ بحر او چو بردی	ای باز چرا ذباب گشتی اکنوں رقم کتاب گشتی از وہم کنوں خراب گشتی در صورت خود جاب گشتی میدان کہ تو بے حساب گشتی
--	--

از گرمی و جوشش و مستی عشق
احمد چہ خم شراب گشتی

ز غما و جگر و دیدہ پر خون داری ہوای سخن آں عینت لیلے ایدل درہ عشق ز رسوای واز ننگ مترس از کف ساقی متال کہ فدایش جان باد بیکی جرم سرم گم شدہ وہم دستار بلبل جان مرا آہ سوئے نالہ کشید بنگاہی تو بتا جملہ جہاں برہم شد پے شوریدگی عاشق دلدادہ خود	بیل آتش کلات چوں چشمہ جیوں داری سرو دای غم و شورش مجوں داری گر بجاں پروی شبلی ذوالنوں داری دوش می خودی و غموریش کنوں داری بادہ آیمختہ ساقی تو با فیوں داری حسن و خوبی کہ تو در آں رخ گلگون داری چشم مخمورہ پر سحر و پُر افوں داری روی مانند گل و زگرہ سیگول داری
--	---

<p>از نشاط و طرب قص چو گردون داری در بدیدی تو بگو آه و فغان چون داری تو درین صورت چو معنی بچوں داری تنهایی نفس تو از کاف هم از نون داری</p>	<p>پیش خورشید رخسار ای دل من ذره صفت گر ندیدی رخ او بر که تو عاشق گشتی بلوکه حریفان از رخ خوب تو عیانست آه بودی به ازل ای دلم آزاد ز قید</p>
<p>احمد از بخودی و حیرت گم گشتن خود مسکن خویش ازین کون پیرون داری</p>	
<p>ایضا</p>	
<p>بری شکست صبرم بکمال دلربائی چو بیدیده ام در آئی همه هوش من ربائی همتا بطلاقت من بری بخوشنمائی ز جمال خویش جانان دل من همی ربائی چه شود ز کوی جانان بشام من ده آئی بجمال خویش جانان که تو مرده و صفائی که بسحر آفتوناد دل خلق می ربائی</p>	<p>چو گوی من و غمی بدوشم من در آئی چو نهان شوی ز چشم غم و درد من فرائی ز جمال روح پرور چون تاب برکشائی بهرارد لغزینی بکمال خوشنمائی پیشیم زلف مشکین لک ای صبا صبا ز برای عاشقان شده حرمت حریم کعبه بدردن زگر خنود و نهاده فتنه داری</p>

<p>شب روز پنجو بلبل بفتان و نالهای بهیست شور عشقت تو بگو که ام جائی بمثال نوز دیده بدرون چشمهای چو شوی نهان سایل بهیست منی و مای بمثال روح ای جان حقیقت عین مای تو ز چند چون بونی ز بهیست و رای پئے ستر ذاتی تو بخویش خود و رای</p>	<p>چو بتو رسیده اندک عیش روی آن گل بهیست بست شید از جمال تو نشانی تو چو روح بهر جانها هم تن حیات جانی بزیرین آسمانها صفا ترا که یا بد تو تقریب پنجو جانی که ز دید مانسانی نه اشارت پیگیری به عبارتی نه گنجی به مثال مهتاباں که شده روش نوزش</p>
---	---

بمثال آینه شو به جمال یار حیراں
 چه خوش است احمد از تو ز چندین رای

مکالمه حضرت نظامی گنجوی رحمه الله علیه

<p>میزدم ناله و فریاد و کس از من نشنود یا که من هیچکس هیچکس در من کشود بندی از غم فربروں که در من شرح بنود</p>	<p>دوش رفتم بجز اباب مراراه نبود یانه بچکس از باوه فروشاں بیدار پاسی از شب چو به شد بیشترک یا کمتر</p>
--	--

<p>گفت خیر است دین وقت کرا میخوانی گفتش در یکشا گفت بر و هر زده مگو این مسجد که بهر خطه درشش بکشانی این ابات مناست و در و ندرال اند هر چه از جمله جہاں اند و ہیں جا حاضر گر تو خواهی که صحبت ایشان گیری</p>	<p>باعث آمدنت بر در ما هر چه بود کاذب دین وقت کسے بهر کسے در نکشود که تو دیر آئی و اندر صفت پیش آشی رود شاهد و شمع و شرباب و سکر و نای و سرود سویں اسی و گبر و نصارا و یهود نکاح پائی ہمہ شوتا که پیسا بی مقصود</p>
---	---

خمسه حیات فارسی اردو

خمسه مرغزل مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ

<p>دل ہدف پیرکان مژگانے کم گر بیانی شکر احسانت کم جان و دل سے دوست قربانت کم</p>	<p>جاں نثار ترک چشمانت کم آرزو دارم کہ مہمانت کم جان و دل سے دوست قربانت کم</p>
<p>سہج کی ہی اگر تجھ کو تلاش خود حقیقت کر رہی ہی راز فاش تا بخوانم عین قرآنت کم</p>	<p>سہروال عشق کا ہو خواجہ تاش ہیں قرأت کم کن و خاموش باش تا بخوانم عین قرآنت کم</p>

ای دل پر درد و جانِ بقیہ راز گر چہ ہے تو عشق میں زار و نزار
اپنی ہستی اُس صنم پر کر نثار گر تو ترک سر کنی مردانہ وار
ہچو اسمٰئیل قربانت کم

بڑھ گئی جب حد سے میری بیکلی اُس مصیبت کو پھر اُن سے عرض کی
ہنس کے فرمایا کہ ہے خامی ابھی گر یقینِ دائم کہ بر من عاشقی
از جمالِ خویش حیرانت کم

جب بنونِ عشق کی شورش ہوئی اور دل میں بقیہ رازی بڑھ گئی
اُس پیرو نے ہدایتِ مجھ کو کی گر یقینِ دائم کہ بر من عاشقی
از جمالِ خویش حیرانت کم

تجھ کو ہے دعوا عارفانی بعلم حق شناسی اور خدا دانی بعلم
زہد و تقویٰ قربِ احسانی بعلم گر تو افلاطون و لقمانی بعلم
من بیک دیدارِ نادانیت کم

احمد اکب تک پھرے گا کو بکو جا پناہ سایہِ خاصاں میں تو
ہیں خدا ونداں دلِ اسرار ہو شمس تبریزی ہو لانا بگو
دفترِ اسرار دیوانت کم

خمسہ برغل وقت

یاس اندر جان و شرم زار می آیم ما غار اندر دیدہ وز گلزار می آیم ما
 نالہ سید از دولت دیدار می آیم ما در و مند از کوچہ و لہار می آیم ما

آہ کز دار الشفا بیار می آیم ما

عشق بہر من بجا لم کوس بدنای خوات لشکرِ حزن و الم بر ملکِ حال من تاخت
 دای اول عقل من سہویم را کی شناخت عشق مارا عاقبت در کوئی او بہت در ستا

یار کم می خواند و بیار می آیم ما

ای تجلیہا کہ یکسر پارہاں طور ریخت شدت تابِ جمالش از دوشہم نور ریخت
 چو شش عشقِ حقیقی رنگِ سر و خور ریخت در سر من عشقِ شور می ستی منصور ریخت

پائی کو باں تاہ پار دار می آیم ما

آتشیں بود کز دی پارہاں طور ریخت قطرہ زان مادہ و سکام من ہجو ریخت
 بود خوش عشقِ یاساقی می انگہ ریخت در سر من عشقِ شور می ستی منصور ریخت

پائی کو باں تاہ پار دار می آیم ما

از حضورِ حضرت ہاناں پریشاں میریم بچہ بچل باہو اراں آہاں افکارِ کیریم

خار اندر دیدہ و زنجیر کستان میرسیم
 زنجی تیغ جفا از کوئے جانان میرسیم
 گل بسو داریم و از گلزار می آیم ما

ایضاً حمسہ

از درد و دل پر چشم زار می آیم ما
 شمع ساں گریاں ز بنیم یاری آیم ما
 پر خمار از خانه خمار می آیم ما
 درد مند از کوچه دلدار می آیم ما
 آہ کز دار الشفا بیار می آیم ما

جو رنج و غم عاشقان است دل بے صبر است
 جس اندر دوزخ و جہنم مثال گبر است
 خون چکان چشم مرا آتش بھول برآخت
 عشق مار عاقبت در کوی او بیقرار است
 یار کم می خواند و بسیار می آیم ما

غمزه اش خون دل شاق چون بطور ریخت
 چشم مستش در دلم مستی می انگور ریخت
 صدف لب جان من آں ز گیس مجور ریخت
 در سر من عشق شورستی منصور ریخت
 پانی کو باں تاباں می آیم ما

خار غلام ارگ کش و گلزار بیجاں میرسیم
 خوار و خسته از در سلطان خواباں میرسیم
 بے حال و دگر بخش او پریشاں میرسیم
 زنجی تیغ جفا از کبے جانان میرسیم

نہیں ہو گیا اندر کستان میرسیم

گل بسو داریم از گلزار می آیم ما

تضمین غزل مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دل ہفت ہرکال مرگانت کنم	جان نثار ترک چشمانت کنم
گر بیای شکر احسانت کنم	آرزو دارم کہ مہسانت کنم
جان و دل اے دوست قربانت کنم	
سینہ طور از نور رخسانت کنم	دل بختلی گاہ لہانت کنم
محو جان خویش در شانت کنم	آرزو دارم کہ مہسانت کنم
جان و دل اے دوست قربانت کنم	
فتلہ اسرار و ایمانت کنم	بجہدہ جان سوئے ہر شانت کنم
کعبہ دل عرش ایوانت کنم	آرزو دارم کہ مہسانت کنم
جان و دل اے دوست قربانت کنم	
سینہ مشرق نور و لمعات کنم	دیدہ مضطر شیوہ و شانت کنم
جلوہ کن تافہ را جانت کنم	آرزو دارم کہ مہسانت کنم

جان و دل ای دوست قربانت کنم

جان نثار اے راحتِ جانِت کنم دل فدائے شاہِ خوبانت کنم
وقف ای سہ دین و ایمانت کنم آرزو دارم کہ مہمانت کنم

جانِ دل ای دوست قربانت کنم

از خمِ عشقش و لایِ نوشِ پاش لبِ بہ بند و دیگِ دیش و پش پاش
و نوشِ آبِ بخوردی مدِ ہوشِ پاش بہنِ قراتِ کم کن و خاموشِ پاش

تا بخوانم چینِ تیرِ آنت کنم

ایکے تو بر جان و بر تنِ عاشقی گاہ بہ گلاہ و گلشنِ عاشقی
گاہ بہ خوباں پُر فنِ عاشقی گر لقیں و انم کہ بہ منِ عاشقی

از جمالِ خویش حیرانت کنم

عاشقِ جانِ خویش و ہمِ عشقِ نگار راستِ ناید بہر یک کسِ این و نگار
عاشقی سوجاں بچاناں کن نثار گر تو ترکِ سر گئی مردانہ وار

بہجوا ہمیلِ قربانت کنم

احمدِ تاجِ چند پوے کو بگو بہر جن را از دلِ غاصاں بگو
نہستند ایشان مگر آیاتِ ہویہ شمسِ تبریزی بہمولا نا بگو

دفتر اسرار دیوانت کیم

خمسہ بر غزل واقف

یاس اندر جان و چشم زار می آیم ما خار اندر دیدہ وز گلزار سے آیم ما
نا امید از دولت و دیداری آیم ما درد مند از کوچه و لہلہ از سے آیم ما

آہ کن دار الشفا بیمار سے آیم ما

عشق بہرین بجا کم کوس بد نامی نوخت لشکر حزن و الم بر ملک جان من بتافت
دامی اول عقل من رسوایم را کے رشتنا عشق ہارا عاقبت در کوئی او بقید رسالت

یار کم می خواند و بیاری آیم ما

آں تخیل ہا کہ کیسہ پار ہا رطو ر ر بخت شدت تاب جہاںش از دو چشم نوہر بخت
پوشش عشق حقیقی رنگ رسو و ر بخت در ہر من عشق شوری سستی منصور بخت

پای کو ہاں تباہ پار دار سے آیم ما

آتش می بود کزدی پار ہا رطو ر بخت قطرہ زان بادہ دیکام من مہور بخت
بود چو شمع عشق یاساقی می انگور بخت در ہر من عشق شوری سستی منصور بخت

پای کو ہاں تباہ پار دار سے آیم ما

از حضور حضرت باناں پریشاں میرسیم
 بخوبی بلبل باہنراں آہ و انخاں میرسیم
 خار اندر دیدہ و زخم گلستان میرسیم
 زخمی تیغ جفا از کوی جاناں میرسیم
 گل بسر داریم و از گلزاری آئیم ما

ایضاً حمسہ

اندویدہ دل پر چشم زار می آئیم ما
 شمع ساں گریاں زبیرم یاری آئیم ما
 پر خمار از خانہ خمار می آئیم ما
 درو مند از کوچہ دلدار می آئیم ما
 آہ کردار الشفا بہارے آئیم ما
 جو خواباں عشقاں را بے دل بے ہوشا
 جس اندر و فسخ ہجران مثال گہ ساخت
 خون کمان چشم مرا آن شوخ بچوں ابرست
 عشق مارا عاقبت در کوی او بقدر ساخت
 یار کم می خواند و بسیار می آئیم ما
 غمخیز اشخوین عشاق چون ساطور بخت
 چشم مستش در دلم مستی می انگور بخت
 صد طلب و بیان میں آن گس مجبور بخت
 در سیر عشق شورستی منصور بخت
 ہای کوہاں تاپای داری آئیم ما
 خار خار از گلشن و گلزار بچاں میرسیم
 خوار خستہ از و سلطان بچاں میرسیم

در حضور حضرت باناں پریشاں میرسیم

بے جمال روح بخش او پریشاں میریم زخمی تیغ جفا از کوی جاناں میریم
گل بسر داریم از گلزاری آئیم ما

دیگر تضمین

من بود ای غمش غش سر و کاری دارم زنی ز گبی محمور خسارے دارم
به تماشای رخسار طرفه بهاری دارم قفس خستہ کج کج کجہ یا رسے دارم
ز تن و رخ نغم روی سحاری دارم
از سر و حشمت جاں در غم آں ماہ لقا مثل دیوانہ و داں ہر طرفے نے سرو پا
تا در آید بنظر آں رخ پر نور و ضیا ہنچہ محبوں بہ تمنائے جمال لیلے
روز و شب چشم سوی ناۃ سواری دارم

خمسہ بر غزل مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ

ہو موت سے روحم از دیدار شد دست چو طراز عشق جان زار شد دست
روانم از عے اسرار شد دست دلم از بادہ خسار شد دست
تم از صحبت دلدار شد دست

بیا ساقی بده ساغر بستم که من از ننگ واز ناموس رستم
 بچمن بوسه تو تو به شکستم نه تنها من ازین میخانه مستم

ازین می باچو من بسیار شد مست

ز بهر عاشقان از خود ر بیدند ز مستی خرقه هستی دریدند
 به جان جام محبت ر آسردیدند ازین می قطره پاکال چشیدند
 جنید و شبلی و عطار شد مست

ز جام عشق موسی گشت مسرور ز صهبای محبت مست شد طور
 ازین پادشاه یعقوب مسرور ازین می جرعه نوشید منصور
 اناحق میزد و بر و ار شد مست

صلای ده حریفان را فرح خیز که آمد ساقی جان فتنه انگیز
 ز مستی جام احمد کرد لیریز بروج پاک شمس الدین تبریز
 که ملا بر سر باز داشت مست

ایضا منہ رحمۃ اللہ علیہ

از غار چشم مست پرشیار باد وی عشق عقل رسوا بر سر باز آید

جان ما از باد هائے مهر تو شاد باد فخر جمله ساقیابے ساغر ت در کار باد
چشم تو مخمور باد و جان تو خمار باد

مست و بخت و دل جام باد و دیدار باد والہ حسن تو جان عاشقان زار باد
عقل از مستی عشقت پیوستار باد فخر جمله ساقیابے ساغر ت در کار باد
چشم تو مخمور باد و جان تو خمار باد

از خمار چشم میگوں تو دل شاد باد بادہ لعل تو جان تنگساراں یار باد
فتنہ چشم خمار آلوده ات بیدار باد فخر جمله ساقیابے ساغر ت در کار باد
چشم تو مخمور باد و جان تو خمار باد

جاں چو از مخا نہائی عشق تو مینوش شد ہوش و عقل از فطرتی بخود و مد ہوش شد
عشق بچوں تخم بادہ جوش اندر جوش شد ای زو شاد و شین منت ہوشا بہوش شد
وی رہوشا جوش عشقت عقل بے دستار باد

بادہ عشقت زو سبائی جاں می کشیم و ز شراب بخودی و جوش مستی بے کشیم
ندیم غوغای عشق و ہای و ہوی او کشیم کہ کشیم و نہ کشیم و یکد گرامی کشیم
ای وجود ما ہمیشہ جاذب اسرار باد

شکار میر خواں جان ما بخت باد بہر دای سمرن زلف او ز بخت باد

غزل از بزم عشق خوار نه تو قیر باد شاه خیاں میرا و عشق گیرا گیر باد

جان هاناں یار ما و بخت و دوست یار باد

ای های جن فکن بر ما ظلال خویش را دی سچ روی صرم کن کمال خویش را

وقف احمر کن شایکیم وصال خویش را شمس تیریزی با بنا جمال خویش را

جان مانند وی تو پیوسته بر خورد ادا

ایضا

حسبه بر غزل مولانا روم رحمة الله علیه

انسان روزیکه عشق دوست جا کرد است در عالم خرابم بخودم فداغ ز فکر دین و ایمانم

برفت از دل و دینم بحال خویش حیرانم چه تدبیری ای ملکاناں که من خود را نمی دانم

نه ترسا و یهودی ام نه گبرم نه مسلمانم

چو فانی عاشق بیدل عشق جان جان باشد شه و جلوه و لبر چشم او عیار باشد

دل از فطانتی گوید که بر ترانگماں باشد مکانم لا مکان پنداشتم نه نشان پنداشتم

نه تن باشد نه بواک باشد جان جانانم

همدل اندر تنال بتم ز قید این آرزو بستم نه یاد بستم از بالانه فکری مانند بستم

ز مستی و غربابی شیشه های رنگ بیهوشتم ز جام عشق بستم و و عالم رفت از دستم

بجز زندگی و قلاشی نباشد هیچ سامانم
 چو پرند از شعل مهر حق آئینه سن
 از اس فرط تجلی شد یقین در روح او منمن
 بر آمدنی تا شایان فغان جان آن هون
 هو الاول هو الآخر هو الظاهر هو الباطن
 بجز ما بودیا من بود که چرخ نمیدانم
 من از دهنای نای بهجوتے بنگر ہی نام
 از دوا انجمنی بینی تو از حال من قالم
 بود مستی و دہ مارا چہ پرسی احقر احوالم
 الایامش تیریزی ہرماستی درین عالم
 بجز مستی و دہ ہوشی ذکر چہ ہے معنی دانم

دیگر

ایضا خمسه غزل مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ

شاید لاہوت را چون در دشت افروشد
 عاقبت آن گنج مخفی از دروں پرورش شد
 دیدن خون خواست لیلی طالب مجنون شد
 تا چہ عشق است از صدمہ را بادل پرورش شد
 ہر زمان گوید کہ ہونی امی لہ چون شد
 کشکان عشق را روی صدم خوش نگشت
 نام عشق بر من اور از من خود صبر نہشت
 بر شید از محبت سایہ گشتاں پرست

عشق معشوقم ز حد از عشق من افزون شده

نہ پُر از دہکانای آمد و از خود تھی ست بہچو مجنوں کا اندرونش عکس لیلیٰ منزلت

سیاہ انکاری ہر دم یوانہ خود عاشق پرست تمام عاشق برین داد و از من خود صبر نیست

عشق معشوقم ز حد از عشق من افزون شده

ہینہ زخمی بجاں تا صد من افزون کند عشق را بگاشته کز غم دلم را غوں کند

خواہد آں لیلیٰ مرا کہ عشق خود مجنوں کند ہر زمان او کف خود را از دلم پیوں کند

تا ز دست دست افزون دلم چیوں شدہ

جلوہ ہائش موتی جاں مرا مفتوں کند دادی بہن دلم راسن آں چیوں کند

طو ز دلم زین طریقت نص چوں گردوں کند ہر زمان او کف خود را از دلم پیوں کند

تا ز دست دست افزون دلم چیوں شدہ

عقل اندر راہ عشق خیرہ گم کردن پا عشق را شد با گنجلیل روی گل مستی فزا

صوت خوش روی حسن بخشید طرب با روح را فرہ ہا اندر ہوا و قطرہ ہا در بحر ہا

درو باغ عاشقانش بادہ وافیوں شدہ

خاک اہر حق شو تا ز انفاس خوشش زندہ دل از عشق گردی تا بہ شادان و خوش

عقل را کیوں کن احمد و انگلی دیوانہ و ش پیش شمس الدین تبریزی برو کہ جزمتش

	دو گون کُنه بینی عاشق و مجنون شده	
	ایضا منته رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ۴۸۶	
چهل پری از پرده باغیتخت پیروز شده	گلخیز دور آینه دید و بران مفتون شده	
ای عجب سری که لیلی عاشق مجنون شده	تا چه عشق است آن صنم را بادل پر خون شده	
	هر زمان گوید که چو نه ای دل بچون شده	
عشق محمود لبر آمدن محو دلیری است	در بیان این دو گوهر اتحاد معنوی است	
بچه متضا طبع و آس که اگر اشتغری است	نام عاشق بر من اور از من خود مبر نیست	
	عشق مرصه قلم ز حد و عشق من افزون شده	
اندر پیر آینه عشاق باز به عکس لایست	پاری خود ببلو که شد یاده رو عکس پرست	
چهره اندر چیز تم کید عشق را را ایست	نام عاشق بر من اور از من خود مبر نیست	
	عشق مرصه قلم ز حد و عشق من افزون شده	
یاد یار نه باں جان مرا پر خون کند	سیل اشک اندوخته ام بیز و غم افزون کند	
ترسم از لیلی اگرین سودا مرا مجنون کند	هر زمان او کف خود از دلم پیروز کند	
	تا زود من است از من و غم بچون شده	

سحر چشم مزه او بر دل پری افروز کند
 پیش گشگل از گل گشگل را بچو کند
 نیکو بلی بگیرد تا مرا محسوس کند
 هر زمان که بکشد خود را از دلم بیرون کند

تا ز سحر و سحر و سحر او غول دلم جوی شده

پیش تو که در حسن اندرده غیب و خفا
 عشق بهوش آمده مانند موسی زان لقا
 از طرب خود روح را گسته شد بند قبا
 زده با اندر بهوا و قطره با در بحر با

در دماغ عاشقانش باوّه و افروز شده

عاشق و معشوق حق شو تا شود کز همش
 سر بلند از عشق گردنی از چمن از دلش
 مشرق من احمر را با نشتی ز مهر طلعتش
 پیش شمس الدین تبریزی بر و کز حمیتش
 مروگان گفته چینی عاشق و معجون شده

خشنه غزل احمد جام رحمه الله علیه

جلوه گرفتخت دل سلطان ناست
 برج خورشید این دل ویران ناست
 داغها در سینه سوزان ناست
 مهر و دلبران بر جان ناست
 جان ما در حضرت جانان ناست
 ای دل مغزون و جان در دست
 چند اندیشی ز دهر پر گزند

ما من ترسنده مروان حق اند این زمین پست و آل چرخ بلند
برقرار از بهمت پیران ماست

جان عاشق هست چوں محو لغت باشد آینه جمال دوست را
پیش خور آینه شد پُر از ضیاء گر کس برهاں طلب دارد زما
نور حق در جان ما برهاں ماست

سینه آینه های پُر صفای شد محل هر تجلی و ضیاء
چوں نباشد آیتی خورشید را گر کس برهاں طلب دارد زما
نور حق در جان ما برهاں ماست

آدم از ظلمت پری محسوس و لا چوں نباشد فانی از نور خدا
رونی بخشم ز عجز گرد و فنا گر کس برهاں طلب دارد زما
نور حق در جان ما برهاں ماست

عشق او از هر دلی سر بر زده روی خویش راحت جان آمده
صد چو مجنوں بر جالش شیفته دیده یعقوب ناپینا شده
درفاق یوسف کنعان ماست

آه زان حسن و جمال دل کشش گشته جان پر وانه شمع رخس

سربہ برکت زکویٰ ش پابکش احمد اسرار انسداکن در شش
سرفدا کردن وہ یاران ماست

خمسہ اردو پر غزل احمد عجم رحمۃ اللہ علیہ

آن بت نہیں لقمان ماست کہ خیال تانہ تر ایمان ماست
بہل نیا گودل شادان ماست مہر و لہراں بر جان ماست
جان مادر حضرت جانان ماست

دور بختی آن بہ تابان ماست طور و شل بخود تن قصان ماست
دادی ایمین دل ویران ماست مہر و لہراں بر جان ماست
جان مادر حضرت جانان ماست

داسن خاصاں پکڑاے در دمنہ تانہ کوئی جھکو پہنچاے گزند
تہرج ہے مروت اے ہوشمند ایں زمین پست و آں چرخ بلند
برقرار از ہیئت پیران ماست

عشق اک سایہ ہوسن یار کا جس پہ وہ مثل پری آکر پڑا
اپنی ہستی سے اے غالی کیا گر کے برہاں طلب دار و زما

نور حق در جان ما برہانِ ماست

عشق کا ہر جان میں ہے ولولہ جاں نثاری ہے اُسی کا وصلہ
اک نقطہ میں ہی نہیں ہوں شیعۃ دیدہ یعقوبِ ناپینا شدہ

در فراقِ یوسفِ کنعانِ ماست

ای دلِ بیمارِ دجانِ رنجِ کش عشق میں آخِ کماں تکِ غشِ پُش
ہوشیارِ شمعِ رو پہ دانہِ وِش احمد اسرارِ فدا کن در رہش
سرفہ اکر دن رو یارِ انِ ماست

ایضاً خمسہ اردو بر غزل احمد جام رحمۃ اللہ علیہ

سوختہ جان و روانِ دیگر است دردِ بیدلِ رافقانِ دیگر است
جاں کہ جائی اوست جانِ دیگر است منزلِ عشقتِ مکانِ دیگر است
مرداں رہ را نشانِ دیگر است

بوئی جانا تھی کہ وہ بانگِ الٰہِ جس نے وکوکِ دیا شیدائِ اوست
جان میں ٹھہری محبت کی نشست منزلِ عشقتِ مکانِ دیگر است
مرداں راہِ نشانِ دیگر است

جو بلای عشق میں ہو مبتلا دلیں ہو تیر نگہ جس کے لگا
اُس سے پوچھو دردِ الفت کا مزا عقل کے داند کہ ایں رمز از کجا

ایں حکایت را بیان دیگر است

دل ہی اک ظلّ پری میں آ گیا یا محبت کا جنوں پیدا ہوا
کوئی ہے جو دل کو بیکل کر رہا عقل کے داند کہ ایں رمز از کجا

ایں حکایت را بیان دیگر است

یا تو دل پہلی نگہ میں کھو گیا جس کا اندیشہ تھا وہ اب کب رہا
ہاں نثاری عشق میں ہے چیز کیا کشتگانِ خنجرِ تسلیم را

ہر زماں از غیب جان دیگر است

ہے اُسی کا لہ از ل سے تا ابد ہو اُسی سے زینت ہر خال و خد
ناوکِ غمزہ کو ہے اُس سے مدد دل جو روزِ خمے ز دیدہ چوں چکد

ایں چہیں تیر از کمان دیگر است

عشق ہے مستِ شرابِ من لہن عقل دور اندیشِ نامح کن کن
مست کب سنتا ہی واعظ کا سخن ساقیا خونِ دلم در کا سکن

کین شراب از خم و خوان دیگر است

مثل موسیٰ کوئی ہے مسیت لقا طوروش ہے رقص کوئی کر رہا
کوئی فانی ہے کسی کو ہے ہفتا عاشقانِ خواجگانِ چشت را

از قدم تا سر نشانِ دیگر است

مجھ کو بخود کر گیا حسن نگار ہو گیا ظلِ پری سودائے یار
سر میں ہے شور جنوں زنگولہ دار احمد اتاگم نگردی ہوش دار
کیں جس را کارواںِ دیگر است

چمنہ اُردو بر غزل سرمد رحمۃ اللہ علیہ

بہ طرفِ شولیت غوغا را بہ ہیں رقصِ طور و حالِ موسیٰ را بہ ہیں
آن تجلی ہائے زیبا را بہ ہیں سوختِ بیوہم تماشا را بہ ہیں
کشتِ بچرمِ سیجا را بہ ہیں

سحر ہے اُن کی نگاہِ شرکیں جو ہوئی غارتگرِ ایمان و دیں
شعلہ حسنِ نگارِ نازنین سوختِ بیوہم تماشا را بہ ہیں
کشتِ بچرمِ سیجا را بہ ہیں

نوکِ غمرہ کی ہو جس دل میں چھٹی اُس سے پوچھو چاشنی اُس درو کی

کون جانے جان کسی کیوں چلی ایکہ از دیدار یوسف غافل

داغ یعقوب و زلیخا را بہ ہیں

ناصحوں نے جب ملاست مجھ کو کی عاشقوں کی روح مضطرب ہو گئی

خاک بولی شبلی و منصور کی ایکہ از روز بدیم و رحیم رتی

یکہ مے آن روئے زیبا را بہ ہیں

تو نے کب دیکھی جھلک اس ماہ کی تجھ کو کب لذت محبت کی ملی

وہ ہی جلنے آگ یہ جس پر لگی ایکہ از روز بدیم و رحیم رتی

یکہ مے آن روئے زیبا را بہ ہیں

عشق میں جان اپنی ہستی سے گئی جا کے مجھ روئے زیبا ہو گئی

یاں اگر باقی رہی تو بخودی زندہ کش جاں نیا شد دیدہ

گر ندیدستی بیابا را بہ ہیں

فکر کب ہو اس کو ننگ و نام کی جس نے جاں اپنی محبت میں ہو دی

بات احمد خوب سرمد نے کہی شاہ و درویش و قلندر دیدہ

سرمد سر مست و رسوا را بہ ہیں

خمنہ اردو برغل مولانا می روم رحمۃ اللہ علیہ

عکس لیلی تافت بر من جان من مجنوں شدہ سایہ نش ظل پرستی تاجنوں افزوں شدہ
 من دیوانہ گشتم او بن مفتوں شدہ تا چہ عشق است آن صنم را بادل پہنوں شدہ

ہر زماں گوید کہ چونی ای دل بچوں شدہ

جان عاشق تخی جو آئینہ جمال یار کی دیکھ کر اُس کو پری محو تماشا ہو گئی
 حسن محو آئینہ تھا آئینہ محو پری نام عاشق بر من داور از من خود صبری

عشق معشوقہ مدار عشق من افزوں شدہ

ہو اُسی کے حس کا جلوہ ازل سے تا ابد ہو اُسی واحد کی یکتائی سے زیبا ہر عدد
 اُسکی ہر شان تجلی لے گئی ہوش و خرد ہر زماں کف خود را از دلم پیروں کند

تا ز دست دست افزوں ہم بچوں شدہ

ہر تو اہو سائے آئینوں میں انس خورشید کا ہم نے جس میں دیکھا اسمیں اُس کا عکس تھا
 سب کی آنکھوں میں سما یا اور ہر دل میں بسا فترہ ہا اندھوا و قطر ہا در عجب ہا

درد باغ عاشقانش یادہ وافیوں شدہ

ہر تو حق خضرہ یوسف لقا خورشید و ش دیکھ کر اُسکو گروں مانند ہوئی کھاکے عشق
 جان و دل کو اپنے احقر کو تو اُس کے پیشکش پیش شمس الدین تبریزی بروکز عشق

مردگاں کتنے بنی عاشق و مجنوں شدہ

خمسہ بر غزل مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ

دل ہدف پیکان مرگانت کم جاں تشار ترک چشمانت کم
گہ بیاہی شکر احسانت کم آرزو دارم کہ مہمانت کم
جان و دل ایدوست قربانت کم

سیر عقی کی ہے اگر تجھ کو تلاش رہروان عشق کا ہو خواجہ تاش
خود حقیقت کر رہی ہی راز فاش ہیں قراوت کم کون خاموش باش

تا بخوانم عین قرآنت کم
ای دل پرورد جان بقدرار گہ چہ ہے تو عشق میں زار و نزار
اپنی ہستی اس صنم پر کنشار گہ تو ترک سر کنی مردانہ دار
ہمچو اسماعیل قربانت کم

بڑھ گئی جب حد سے میری بیکلی اس مصیبت کو پھر اُن سے عرض کی
ہنس کے فرمایا کہ ہے خامی ابھی گر یقین دامن کہ بر من عاشقی
از جمال خویش حیرانت کم

جب جنون عشق کی شورش ہوئی اور دل میں بیکراری بڑھ گئی

اُس پر پروئے ہدایت مجھ کو کی گریں دامن کہ سچ عاشقی
از جمالِ خویش حیرانت کم

تجھ کو ہے دعوائِ عرفانی بعلم حق شناسی اور خدا دانی بعلم
زہد و تقویٰ قربِ احسانی بعلم گرتو افلاطون و لقمانی بعلم
من بیک دیدار تادانت کم

مقطع

احمد اکب تک پھر یگا کو کبو جا پناہ سایہ غاصاں میں تو
ہیں خداوندان دل اسرار ہو شمس تبریزی بولانا بگو
دفتر اسرار دیوانت کم

قطعات نعتیہ

یا رسول اللہ جالتِ راحتِ رحمت و جلال
حب تو نورست و بریاں ایمنانِ آبخال
گوشہ چشمی جہتِ سوستا قافلِ کن
جان مارا از غم و از خزلِ جریاں و ارباب

ایضاً

ہر ہر روز عکسِ جمالِ محمدی ست کوین چوں اسیر پہ لولاکِ آمدہ	ہر عشقِ تابِ مہرِ جلالِ محمدی ست پس امر و خلقِ شاخِ نہالِ محمدی ست
ایضاً	
یارِ رسولِ عربی باعثِ ایجادِ جہاں از کرمِ سوئے اسیرانِ محبتِ نظری	بہر عشقِ جمالِ تو بود راحتِ جہاں تا شود فارغ و آزاد ز غمِ زور و دل
ایضاً	
یا رسولِ عربی منظرِ اسرارِ نہاں تا چہ گفت شدہ عشاقِ ترا عشقِ مجاز	بلوۂ ذاتِ خدا از رخِ خوبِ تو عیاں رقصِ داد و ہوائی تو ز شادیِ دل و جان
رباعیات	
عاشقِ خواجہ ہوں اور مخلوقِ غوثِ پاک عاشقِ معشوقِ مشتقِ ہیں ہم اس عشقِ سے	جان ہی تو بانِ خجہ دلِ فلکِ غوثِ پاک ایک ہی ہی نہ خواجہ اور معینِ غوثِ پاک
ایضاً	
دنگیری کن مرا یا غوثِ الاعظمِ الغیث باز حرزِ جانِ از کدِ شیطانِ لعین	بخشِ جانم را صفایا غوثِ الاعظمِ الغیث از برایِ مسطفی یا غوثِ الاعظمِ الغیث

	ایضاً	
وز بادہ مہر یار مہر و مستم از چنبر عقل و ہوش بیرون گستم		دیوانہ حسن آں پریر و مستم سودائے محبتش جنونم آورد
	ایضاً	
شیریں سخن بہ شکل صورت فرے ہوش و خردے مانند ریج سرے		دی عقل مر اربود جادو نظرے تہانہ من از جمال حیراں گستم
	ایضاً	
داند کہ جهان و ستیش هیچ نمود نابودہ بہ پیشم او جانش نہمود		جانی کہ تحقیقش از پرودہ کشود عالم چو طلسم یا کہ بود ست سراب
	ایضاً	
دلکش حقیقت آں حقیقت باشد خود شاہد معنوی محبت باشد		حُسنی کہ بحشم ماہ طلعت باشد در پرودہ خلق مے رہا بدول خلق
	ایضاً	
جان احمد تا از و گیرد سبق		مازیت اذریست گفت حق

شرح کردہ معنی جوید را	دفع غیریت نموده نہیں نسق
ایضاً	
رفت از خود وید چوں حسن پری	باجمال و باکمال دلبری
حسن او آئینہ معنی نشت	میکند عکس است درو جلوہ گری
ایضاً	
عشق است چو بحر جملہ عالم چو حباب	سیریت نہاں دریں محبت دریاب
گر میل پر پینہ ہانہ میزد صد جوش	پس کار تمام خلق می گشت خراب
ایضاً	
عشق آزاد است دارد خود سری	کے دراپروائے تنگ و مہتری
مدعی چوں و پیدا اور از حسد	عاشقی را نام کردہ کا مہتری
ایضاً	
عشق است ہمائی قدس الہی بہ یقین	در سایہ او در آو فارغ بہ نشین
سلطان ہر پردے نیازی باشی	کوس تو ز بند برساؤ بہ نہیں
ایضاً	

آتشِ حین رخِ خود آیینان افروخته اندر هجومِ عشق او در دولتِ مهرش	کز تجلیِ جالش نور چشم سوخته جان من صدایه اندر بخودی اندوخته
ایضاً	
احمد دل خویش را بهره مفروش کز با داده او ز خود پرستی برهی	جز ساقی می فروش مست و می نوش بخویش شوی دیر نیست و دردهوش
ایضاً	
عجب کاری فتاد این ناتوان را نه صبری بهر جان ناشکیم	که از وی بس کشاکش هست جان را نه حجبی بر من آن جانِ جهان را
ایضاً	
آه زان روز که این قرعه بنام افتاد چونکه قسام ازل داد بهر یک چیزی	که دل و دین من از عشق همه شد بر باد که عشق و مالش شمت جانِ ناشاد
ایضاً	
آنچه دیدم بر رخ خوب تو گفتن نتوان بوالعجب کار محبت که در جهان افتاد	و آنچه دارم ز تو در سینه نهفتن نتوان هیچ گفتن نتوان نیز نهفتن نتوان
ایضاً	

گشتہ ووالہ وپیشاں تاکے برگردہ خویشیں پیشاں تاکے	احمد ہنسِ جمالِ خواباں تاکے نیلِ دادی و زخمی ایشاں خدی
ایضاً	
چوں جان کہ برہمہائے مایانست بے یسوع بی یسوع این نشانِ جانانست	در پردہ ہر و ماہِ روئے پنهانست عاشقِ محبت و در خیالِ معشوق
ایضاً	
گنہائیِ محبتش بہ شادیِ مفروش آخر زلباں آں پریر و می نوش	ای دل ز بجا و جورِ خواباں مخروش تلخیِ ست در اولِ محبتِ ایدل
ایضاً	
در ہستیِ خویش نشانیِ جہاں باشد از جنبشِ شاخ و ابرو کہ جنبان باشد	عالم ہمہ ظلِّ علمِ نیرواں باشد در اصلِ چو سایہ را وجود کے بنود
ایضاً	
یک راحت و در پیشِ نہفتہ صدر ریش حسرتِ زوہ اندہر غنی و دور ویش	احمد زوقائیِ این جہاں کم اندیش کس نسبت کہ اندر و ثباتے دارد
ایضاً	

من بندہ آں جاں کہ دلش آزاد است	در تنگی و نیز در فراخی شاد است
چو آں بر و آں راحت و رنج جاں	ہی خانہ کہ در بحر بود و بر باد است

ایضاً

عمریت کہ عشق بقدر ارم ای دوست	درد و اسے یہ سببہ دارم اسے دوست
گفتن نتوان ہر آنچہ دارم در دل	از عشق پریں حال زارم ای دوست

ایضاً

احمد چو اسیر دارم نفسی و ہوا	از حق بطلب نجات زیں کرب و بلا
شاید کرمش ترا بجائے بخشد	از رحمت عام خویش زیں رنج و غنا

ایضاً

عشق آمد و مغز استخوانم خورده	ہوش و خردم تمام از من بردہ
ہستی مرا بسجوت از آتشِ غم	جاں رفت و جانداں تن افسردہ

ایضاً

جسمت عیان مروج جانست نہاں	اجساد ہمہ زبے نشانست نشان
دیدن نتوان جمالِ مروج و جان را	الّا بہ صفات کاندرو ہست عیاں

ایضاً

اوست چو جان و ما خیال او یم از هستی و نیستی چه پرسی اسے دل	اگر می عشق و ما چو های و هو یم ما خویش نیم آنچه گوید گو یم
ایضا	
یار بر سالت رسول عربی کن خاتمہ مرا با ایمان و یقین	یار ببطیل آل و اصحاب بنی سائل بہ در تو ام بر حمت طلبی
ایضا	
از بادہ عشق و جام وحدت مستم از مہربین و کفر و ایماں پیروں	دزقید تعینات و کثرت رسم گردید دلم ہر آنچه ہستم ہستم
ایضا	
ایں آتش عشق سوخته جان مرا جانم رفته و نیزایماں رفته	وال مہرباں برده ایمان مرا پر حسرت و یاس گشت داماں مرا
ایضا	
احمد غم عشق خون جانم خورده مالی و منی بسوخت از آتش عشق	ہوش و خرد و تاب و توانم برده چیزے دگری سوائے من آورده
ایضا	

راہ و رسم مذہب و دین از من شد یا پس ہر طرف از جوئی شفقش والہ و دیوانہ	شکل مجنونم بہ پیش از شور و از غوغا پس صد ہزاراں فقیس ہیں انحصار لیکن پس
ایضاً	
منزل عشق ز کفر و ہم زایاں برتر است نیست آنجا صبح و شام نیست آنجا روز و شب	سالکان عشق را روح الایس کے رہبر است عشق را جا از زمین و آسماں بالا تر است
ایضاً	
آتش عشق بتاں افروختند اے دریغائیں بتاں ماہر و	مصحف ایمان ماز اسوختند انکہ ایں فتنہ گری آموختند
ایضاً	
چوں نے آگاہ ای دل تو زاصل و سیرکار تو ز نادانی ہمیشہ دست در انیشاں زنی	چیت ابلیس ملک کزوی تیرسی ہوشدار ینست ابلیس و ملک را ہیچ در خود اختیار
ایضاً	
عشق تو آمد بہشت جاوداں بے تو علین چہ کار آید مرا	راحت از وی ایں جہان و آنجاں چوں نہ تو باشی مرا آرام جاں
ایضاً	

احمد در عشق خوار و رسوا گشتی در آرزوی جمال آں راحتِ جلال	سر پر زنجون و سوز و سودا گشتی از سرتاپا همه متناس گشتی
ایضاً	
احمد بنگد جمال آں جانِ جهان از غایت قرب بعد پیدا گشته	در ظاهر باطن آشکارا و نهان چون روح جسم کان بنانست و عیان
ایضاً	
آں شاد و دلربا و جانِ عشاق بر گرد سرائے آں پر پرواز شوق	ز دوشکله حسن در روانِ عشاق بر خاسته هر طرف فغانِ عشاق
ایضاً	
باقی قدح شراب گل رنگ تا جان بر هد ز حزن و از غم	در ده که رهیم ز نام و از رنگ مطرب بنوا از بر بطن و چنگ
ایضاً	
چون خواب جهان و شکل عالم باشد بیدار چو شد ز خواب زو هیچ نماند	بر حسب خیال و علم آدم باشد زین نوع تمام فرحت و غم باشد
ایضاً	

ای حیات عاشقان را راحت جان آمده	روح از مهر رخ تو شد و فرحان آمده
بہجہ روح اللہ خیالت سکویمایان دل	از برہ لطف و عنایت بہر دریاں آمده
ایضاً	
آں حیات روح و سلطان جمال	باہر از اس حشمت و جاہ و جلال
آمدہ در جان عاشق خمیہ زد	از سر لطف و عطا جو دو نوال
ایضاً	
شاہد پیرنگ چوں در رنگ پنهان کردو	شور و غوغا و فساد از جہالش کو بگو
بہر او ہر لحظہ یکشانی و آئی دیگر است	عارفی فنا نباید تا شناسد بوسے او
ایضاً	
احمد سخن عشق بر میا و بر بنیاں	کے راست بود انہیشہ جاں
گر در صف کارزار نتوان بودن	بہ نشیں بدروں خانہ مانند زنال
ایضاً	
اے تمنا و مراد بید لال	ہست ویدار تو اے جان جہاں
روح را راحت ز مہر تو بود	وز جمال حسن تو آرام جاں
ایضاً	

احمد زہار لاف عرفاں نرانی جانیکہ رہیں خشم و شہوت باشد	چل بسا دامہائی مائی و مہی انسوچ چہ گوید آں اسیر بدنی
ایضاً	
جانیکہ عشق مست و حیراں باشد مانند قمر چو ست اندا باش خویش	آئینہ حسن روئے جاناں باشد پر نور و ضیائی مہر تاباں باشد
ایضاً	
ہائی ہوئی عشق از حسن و نیست عشق چوں بادہ ربای عقل و ہوش	اوست نانی نالہ من چوں نے است مستی دیوانگانش زیں می است
ایضاً	
احمد زہجوم عشق مجنوں گشتی از چوں و چرا چنان رہیدہ جانت	زال فتنہ خلق و دہر مفتوں گشتی تا بچود و غرق بحر بچوں گشتی
ایضاً	
احمد غم نیستی و ہستی تاکے در منزل عشق این و آن ارہ نیست	غم باش ز خویش خود پرستی تاکے از ہنگ غور و شرکستی تاکے
ایضاً	

احمد بر غم حبیب زاری داری	وزد و فراق بقتل زاری داری
روزی که شش بیک نگاہی برد	اندوید عشق آنچه خواری داری
ایضاً	
بست جام عشق و شراب مجتیم	دیوانه حال یک ماه تسلیم
شاهد پرست و ندو خرابات نموده کون	بامهوشان توتیه شکن و شمشیر خنجریم
ایضاً	
احمد به یقین نشین و بگذر زگار	دیر اگر یقین ز پریشان نیست نشان
چون بعد و حجاب از گمان شک	در غین چنین حق است نشو و قرار
ایضاً	
حسن چون از پردہ کجیب بیرون کرد رو	عشق با بل و علم آمد به شور و فدا
لیلی و مجنوں بود یک سایہ از تلخ حجب	سایہ کے بعد ز خود بخشید نہ از تلخ جو
ایضاً	
شہنشاہ ذات چوں یہ کتم صفات	بین و آفاق و انفسش آیات
حق مصباح و زجبان آمد	دل ز جلال مستقر بود و مستحکرات
ایضاً	

احمد به امانت که حامل گشتی چون دولت قدس عشق دادند ترا	از کوه و فلک بلند منزل گشتی پس از چه بگو اسیر سافل گشتی
ایضاً	
احمد نظر است گو بدیده حق یمن وجود و نور محض است	لیکن رخ دیده را ندیده و هستی کون آرمیده
ایضاً	
ای جان لغزرت راحت روح من است آسی چون عشق اندر سینه ام به نشسته	حق نیست ببل جان مرا چون گلشن است توجه دانی ای پر پرو جان من همچون است
ایضاً	
جان با خلاص عمل بآمل نه شد علم و تحقیق و تصوف جمع کرد	دور پندار اند دل احوال نه شد علت طبع کجش بآمل نه شد
ایضاً	
گردن و جان تو شد ساکن بخت سرفراز خود علم و ثیل قال نیست	در ملک انبهران بردی بهن چون کون قلب بارب الفلق
ایضاً	

شد فزائی دل مکان لاسکان	هست جانها عکس آن جان بهاں
پس نشانها شد نشان بے نشان	چونکہ یزنی است اصل رنگها

ایضا

دل فدا سے غمزه مستانه باد	جاں نثار حضرت جانانہ باد
دیدہ من جلوه اشکس راخانه باد	باد و ایم جاے مهرت سینہ ام

ایضا

در همه افراد گوئی اے ولہر	هست دار حق چو واحد در عدد
زو پیایی سبب دچل نصرت و نود	گر کنی تکرار و احمد را بے فکر

ایضا

هست درو جان من ہر وقت خیال تو	مشتیر پر شمع من از نظر جمال تو
مجنبت کی کہ تا شود قسمت من وصال تو	بجز تو خورده خون من کردہ فرزند جن جن تو

ایضا

تمام تو نشان شدہ چوں صد بزم پریم	در طلب هستی رخ تو صاف ندیدیم
چین جلوه گری کرد نہ باطل بزم پریم	جز ہستی حق بود ہمہ باطل و سوہوم

ایضا

خانه چشم من شده جلوه گز جال تو باش و لیل راه من پاؤس و جلج من	خیمه زده بملک جال همچو شهاب خیال تو کز پروبال تو پریم تا جرم وصال تو
ایضاً	
شمس در ذات خویش واحد بود پس تقدّر که تو بهی نگری	پیش مرآت چند چند نمود نیست در ذات وی ترابه نمود
ایضاً	
چشم مار و شمشیر جال رو گشت قبایله شوریدگانی کعبه و لدا دگال	جال طرناک ز شیم زلف غیر بوی گشت عاشقان بیدال را سحره جال سوی گشت
ایضاً	
ذات چو نقطه است عین وجود هر پوشیده گشت و سایه عیاں	گشت پنهان میان خط شهود طرفه نابود ہیں چه رخ به نمود
ایضاً	
هست جانم به حق درین اسکاں او محیط است از درون و بیرون	همچو اعیان میان ذات نهال چو خیا لیم باؤ او چو جال
ایضاً	

جان چو گوی هست اندر حکم چو گان قضا کیما ساز نیست اندر غیب تبدیل علم	که با نفل می برد گاهی بر و سوی سما تا ز خزن آرد و طرب بیرون راحت رختا
ایضاً	
عالم همه عالم است احمد سیدان عکس دل تست جمله زشت و زینا	چون خواب که اندر و پیر بیند جهان شد صورت معنی تو پیش تو عیاں
ایضاً	
کنش کنش از ازل این عشق بود مهر معنی پر تو افکن چون شده	آمد از وراج از و س در وجود چون مرا با کفر و ایمان رخ نمود
ایضاً	
در مذہب عشق کفر و ایمان نبود دین عشاق دیدن و لدا ر است	جز حب حبیب و مہربانان نبود ایمانش ہوا می یار جز آں نبود
ایضاً	
صنعت اللہ رنگ عشق است ایچواں گشت سلم از برای عاشقان	تا بہ پیرنگی بجای داده نشان بہر قصر قرب آں جان جہاں
ایضاً	

نه رحمت است چشمی سویی مانگار مارا	نه شکیب هست یارب دل بقرار مارا
بهر برای صبا بگویش نفسی غبار مارا	بکمال مستندی شده ایم خاک راهی
ایضاً	
صد چو لیلی احسن و غویبی یافت	چونکه غور شنید حقیقت یافت
عاشقان را سینہ ہا بشکافت	ز ان بختی جمال پیشال
ایضاً	
جز یار نہ با کسے دلش را کار است	جانیکہ عشق روی جانان زار است
وز خود برہیدہ محسوس یار است	از حب چسبہ اسس پر گشت
ایضاً	
جہاں برہم شود علم نے چوا و غماز من گرد	اگر بخت کند یاری نگار من گرد
چو چشم یار ساقی عشق او خمار من گرد	بہ بدستی و بد ہوشی نہ پیہم پیہم و خبت
ایضاً	
میل کا فرہست و ایم جانب غیر خدا	میل میں سوئی حق و میل ابلہ بہ ہوا
جان اور ادیبان ناریا نور است جا	عبرت است از بہر عاقل تا شود صراف قلب
ایضاً	

<p>هندوی زلف حیدان و ایمان من است حسن مضطر دارم زین و افغان من است</p>	<p>غمزه چشم تباں نشتر رگ جان من است عشق را گفتم چه فتنه است این کجانه از تو گفیت</p>
ایضا	
<p>آرزو مند عطاسے یکدو جام باده ایم بر درینخانه از عمری خراب افتاده ایم</p>	<p>ساقیا با چوں گدایاں پیش تو استاده ایم بر اسید آنکه روزی از کرم شادم کنی</p>
ایضا	
<p>باچنیں عمر از غم و شادوست ابلق ہو شدار کز پس پشت خزاں اندکیمین است ای بهار</p>	<p>چوں سپید سنت او بیایں دهر از لیل و نهار بر فروغ و بر فراغ خویشتن نازاں مشو</p>
قطعه	
<p>ہمائی قدس آمد اندریں و ام حدیث نفس میداں ظرف انہام</p>	<p>چو غیب اندر شہادت کرد آرام چنانکہ روح در تن جاے بگرفت</p>

منوی نالہ جنوں

فَبُيِّنَ لَكَ الَّذِي بَدَا لَكَ مَلَائِكَةُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شرح درد عشق را آغا ز کن
اندکے برگو کہ مشتاقم کنوں
ماجرائے رفتہ راز آغا ز گو
کہ ز عشق سینہ دارم چاک چاک
میزند این قصہ ہا آتش بجاں
دیدہ را مانند چھو می کند
باعث آشوب و این ہیجان من
وز بانش سانچوں نے داشتم
باز می بیگانگی را با خستہ
دل شبک ہجو غراب آدم
از فراق دوست رنجور آدم

اے جنوں با نالہ خود ساز کن
از حدیث عشق و از سوز و دروں
قصہ ہائے درد جان را باز گو
من چہ گویم حال جان دردناک
سخت آمد شرح از درد نہاں
یاد عہد وصل دل غوں می کند
بشنو کنوں شمع سوز جان من
یاد آں وقتی کہ بادی داشتم
چوں مرا از غریبش دوا نداختہ
از فراقش سخت بد حال آدم
پس سیدہ و فیکہ زود و آدم

دوری دلدار دل را کرد خون
 شعله‌ها آورد و غم افروختند
 چون پسند آمد بدو دوری من
 با چنین شتاق دوری از چه بود
 کرد استغنا ز حال زار من
 باز رسم آورد از بیگانه
 چون نباشم من ازین غم سینه چاک
 نیست پایاں خزن و حرمان مرا
 سوختم من سالها از سوز و درد
 چهل نشه شوز و گدازت سودمند
 ز خنما خوردم و لیکن جان من
 باز ناید این دل مجنون من
 گر هزار سال باشم این چنین
 بهجوستقی است مشتاقی من
 دستگیرم شو بر حمت از جنون

سوز عشق افروزد جانم را جنون
 جان مشتاقان ز بهران سوختند
 سختی بهران و بهنجوری من
 من اگر سوزم ترا ای جان چه سود
 چون نه روز افروز شود آزار من
 داد ما را شورش و دیوانگی
 چون نباشم زار ز غلطان بخاک
 آتش غم سوخت بهان مرا
 لیکه سوز من بروکاری نه کرد
 ای دلم نه صبریت تا چند چند
 نیست سیر از عشق آن روی حسن
 کم نگردد عشق روز افروز من
 که گذارم دامن آن نازنین
 باش ای عشق از کم ساقی من
 من ز هوش خویش بزارم کنون

<p>دور تر از عقل دور اندیش بر راهزن زان دلبر و نخواه من عشق آورنده بد لب و موکشان کینه جان است او سبل السلام عشق آمد مبدئه هر چه و کل</p>	<p>سوی کوی او مرا بنویس بر زانکه پوشیدار است خار راه من عقل پیران جانب نام و نشان عقل معراجیت بهر خاص و عام عشق آمد باز گشت خار و گل</p>
---	--

در معنی کنت کنز المخفیا فاجیت ان اعرف فخلق الخلق

<p>گشته از سر جوش وی اعیان عیال آمده ز غیب مطلق در شهود برده اندر قید جسم اشباح را مضطرب گشتند ابدانها از و رشت فیضش تمامی جان و تن عشق شد انا فتنه ای گمان عشق آمد بهر جا فتنه و فتور عشق تسلیم سوخته بام جان بار</p>	<p>سر بر وی آورد چو عشق از نهان از عدم آمد جهان سوخته وجود عشق داده است از ارواح را شورشی پیدا است در جانها از و فیض بخش آمد بهر سو و علن فتنه است در جان طالع البان عشق آمد در جهان معراج روح عشق آمد نزد جان لاسکان</p>
---	--

عشق را میدال نشانِ نشان	عشق آمد قوت روحانیاں
ہیں بیاہ رنگ را در رنگ ہیں	صفت اللہ رنگ عشق آمد یقین
ہر یکے در حال خود شیدا و مست	ایں ہمہ شور و فغان عشق ہست
عقل را در دست رسوائی فروخت	عشق زد یک شغلہ و جانہا بسوخت
گوئی دیش از زخم چو گانے دواں	یک جہاں در حکم آل سلطان جاں
چوں پر کا ہی بھر صرداں اسیر	جملہ عالم را تو دوست امیر
تا چہ خواہد بندہ گمراہ را	حکم سلطان است فرماں شاہ را

من که باشم پیش او تا دم زخم	زهره کو تا دم زبیش و کم زخم
شاه بر جاں حکم نافذ میکند	تن چو بنده بر مراوش می تند
بنگر این دردیکه در جانم نهاده	مشت خاکی بودم و بر باد داد
بازورد افروزد جانم را بسوز	دیده دول زین الم خوش گشت و خول
این بلاها من بخود خنجریده ام	بر رضائی اوست خون خنجریده ام
گر مرا د اوست در خوار می من	بهنر از صد خنده دال زاری من
این همه سهل است مشکل نیست این	بر امید وصل یار نازنین
لیک چون سازم که عشق فتنه گر	میور و سواد و خوارم در بدر

هر زمان هر لحظه میسوزد و لم
 صبر نمی ببرد دل ناکام من
 آه سوز عشق جاں آواره کرد
 می کند شورش جنون در جان من
 همچو مجنون گفتم ام زیر و زبر
 بشنوا کنون اندک از سوز دیوان
 میکند در سینه من ابتعاش
 عشق را شور و جنون چوں در سر است
 بلکه همچو صغوه در چنگال باز
 چوں مزاج عشق تند است و خرد
 اندیش ره جبرئیل را پر زنده
 هر جوان و پیر گشته زار و زود
 هر توانا و قوی را بخور او
 عقل ببرد انا بدستش کردن است
 هر سلیمان جا به زو چوں مور لنگ

آتش انداخت در آب و گهم
 سوز دل از من ببرد آرام من
 واه درد عشق دل صدا پاره کرد
 در ترقی هست نیز ایجان من
 از هجوم سوز دل نه پا دسم
 ز آنکه بر من غالب آمد این جنون
 عشق با صد سوز و سودا النیاس
 عقل همیشه پا بگل همچو خراست
 از کجا یار که آرد ترک و تاز
 از نیش عقل و خوار و مسد گون
 عشق آید آتشش بر سر زند
 هر غریبه و منعم آمد بخوار زود
 گشته هر شهناز چوں طیفور او
 جان هرستم از و کشیدن است
 هر فلاطون عقل خیران و دنگ

عقل کل در مکتبش چوں کو در کاں
 عشق طرفہ قاتلِ خو غوارِ مہست
 ہچو مجنونش گریباں چاک شد
 صد ہزاراں دل از و مانند خون
 نارسیدہ ہچ دل بر کامِ خویش
 کے تو انم گفت شرح عشق را
 خود حقیقت بود یا بود از مجاز
 پس چہ گویم انچہ از گفتن برست
 شرح در عشق کے آید بگفت
 امی برادر شرح اسرارِ نہاں
 وصف آں چہ کہ عقل آگاہ نیست
 گر گویم تو از و منکر شوی
 زانکہ محسوسات را تو دیدہ
 چشم ظاہر میں نہ بیند غیر جسم
 سر معنی را نہ بیند چشم سر

نفس کل راست از و ویراں و کاں
 دستِ خون عاشقاں زان دامنست
 ہر کہ در دوست چنین سفاک شد
 صد ہزاراں عقل زو شکل جنوں
 بردہ با خود بر لحدِ صدمہ رخ و ریش
 از سلفِ رور و بجو این ماجرا
 ہر یکے جاں باختہ اندازت از
 شرح او پیروں نہ تر کی دور نیست
 با تحیرِ ناطقہ اینجا ست جفت
 کے تو اں گفتن بتقریر و بیاں
 زیر کے را نیز در روی راہ نیست
 باز ماند پای تو از رہ روی
 وصف حسنِ غیب را نشنیدہ
 عقل خبروی می نداند غیر اسم
 بلکہ تو از عین معنی کن نظر

وزن شکر عشق

<p>جامد الطبعی اگر انکار کرد ہست محبوب او مثال کورو کو لذتی کے یافت از سمع و بصر یا چو عین منکر از ذوق جماع منکر خورشید گر خفاش هست پس چه غم خورشید را زین چشم کور عشق فانغ هست از رد و قبول اوندار و فکر و سودا سے دگر</p>	<p>گر می عشق از جہاں کے گشت مرد کش ز خط حاسہ نبود خبر اوندیدہ غیر از سورخ مسد ہمچو چہوان شد علف اور امتاع لیکہ نور خور بعالم فاش هست نور خورتا بانست با صد نور و شور پس بپر انکار خود ای بوالفضل غیر حسن یاد پر واسے دگر</p>
--	---

در معنی ظہور ذات و پرودہ صفات

<p>در لباس حسن اسما و صفات علم توچوں شد مقید در مجاز از سبب عقل جزوی نے خبر</p>	<p>جلوہ گر گشتہ است ہنگر نور ذات بر دولت باب حقیقت شد فرات بر سبب از کو تھی دار و نظر</p>
---	---

خود حقیقت را بود این جلوہ با	از ہوا پران شدہ پر بر علا
جملہ عالم شاہد اذات را	گر شناسی بر موجودات را
<h2 style="text-align: center;">فی سبیل التمثیل</h2>	
<p>قوت معنی بہ ہیں اندر ظہور پا چو زور دست آں چیز البشر یا مثال خاک پڑاں بر ہوا یا کہ اندر حرکت آمد یک شجر یا یکہ در خندہ آمد از سرود خندہ بر رخ اندرون جان خوشی یا یکہ از درد آہے میزند جملہ عالم شاہد غیب آمدہ ہاچو نہیں تو جملہ عالم را بدان ہر چہ بخواللہ و یثبت ہست اوت ذرہ نواں گفت مرح آفتاب</p>	<p>ہاچو زور نوح در جوش تنور کرد یک انگشت او شق القمر پا چونی از بانگ نائی زد صدا جنش او از ہوا میداں مگر انسا طش کردہ بر رویش ظہور خندہ پیدا یکہ شد نہاں خوشی در دے آید تخریج عالی بد این شہود از غیب لا ریب آمدہ شد معاد و مبدع اولامکاں پس وجود وہم عدم درشت است خود مرا در جہاں صدہست تا</p>

<p>گویم از وی هر چه باشت قیل و قال که توان کردن بتو مرح و ثنا مالک در ذات خود بزرگشت و خوب بازگشت هر سعید و هر شقی بادشاهی یَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ</p>	<p>آنکه پاک است از نظیر و از مثال ای مقدس وی بری از مدح و مآ خاکمی و ایم تو بر قمر قلوب و اما در حکم خود تو سابقه ما و این دیوانگی حاجت نداشت</p>
<p>در سبب تالیف ابیات</p>	
<p>در سکوت آیم تو جنبانی رسن میکنی اشعار را اظفارها تو درگاه باره به جنبانی جرس من چه هستم بهستم از هست تو زهره کوتا کنم چون و چرا بهجو اشتهر در گفت دارم مهار در و خود ادای و دل بر بوده بلکه جان و هم بهسان من توانی</p>	<p>من کجا و از کجا ذوق سخن میکنشی مرا سوئے گفتارها من همپس خواهم که بر بندم نفس من که باشم مهره در دست تو خواه غریزه و خواه رسوا کن مرا میکنش این راز آنکه داری اختیار باعث این شنوی تو بوده شاه من سلطان جان من توانی</p>

در تمنائی تو چوں دیوانه ام
 نیست هرگز سیرم از روتے تو
 من چو مستقی درویت همچو آب
 عاشقی و صبر و سیری شد محال
 دیدن روتے تو آرام من است
 روز و شب اندر خیال من توئی
 هر زمانم روی جانم روتے است
 عقل و هوشم بسته روی تو شد
 پیش من در خواب و بیداری توئی
 یک زمان از تو ریائی نیستم
 هم دل و هم نور چشم من توئی
 نیست کس مانند من مشتاق تو
 هر کجا باشم تو همراه منی
 پس چگونه می تو باشم من می
 هر زمان آئی تو در شکل خیال

سوخت شمع روتے تو کا شانہ ام
 دیدہ ام باز است ہر دم روتے تو
 نشہ ام و ز تشنگی در پیچ و تاب
 صبر و یا آرام جانرا کو محال
 یک نظر سوئی تو صد کام من است
 ہم جواب و ہم سوال من توئی
 قبلہ جان و دلم ہم روتے است
 جان و دل پابند گیسوئے تو شد
 موجب این خواری و زاری توئی
 گر نشینم یا روم یا بیستم
 دین و ایمان مرا رہزن توئی
 گر چه صد ہستند از عشاق تو
 بلکہ چشم را توئی این روشنی
 چوں توئی ما را بہر دم ہمدی
 کہ یرنگ ہجر و گہ رنگ وصال

عکس کست اندر سینه ام در غم و شادی منم مانند ظل ز اں تجلی دل جنونی یافت تو دریں سودا مرا معذور دال لاجرم آمد بروں این جزر و مد پس بیک جلوه دو صد دل می بری	محروریت گشته چوں آئینه ام هر زمان رنگ خیال کست دل عکس تو در سینه من تافت پس جنوں ہر آنچہ گوید گویم آں گویم آنچہ او بہن در می داند سیکنی از غیب صد جلوه گری
--	---

ظہور جلوه عجب در حسن تجلیات و شور کردن عشق

عشق نالاں گشت مانند شیب داد جاد در سینه خود خار را آہ و وایلا بسوز و ساز کرد عشق را افزود سودا و جبنوں باب سوز و درد پر دلسا کشود صد ہزاراں جاں ز قالب ریختہ بیک جہاں را چوں تہ و بالا نمود	جلوہ گر گشتند ستوران غیب چوں تجلی دید حسن یار را اشک خونی ریختن آغاز کرد دیدہ اور اور لباس حسن چوں عقل و دانش را بیک غمہ ربود در جہاں صد فتنہ را انکشتہ تا این ایشوں چہ اندیشیدہ بود
---	--

<p>می ندانم کز برائے پستی ایں من چه گویم تا چه مقصود است زین می برد و لهما و غایت از نظر فتنه پیدا فتنه گر اندر نساں صبر اند و لمار بود از جان تسلیم عقل مجنون و ابر سرگرداں شده از تفاؤل جان عالم سوخته</p>	<p>فتنه ما بر پا و خود اندر کمین شور و غوغا چوں پسند آمد چین چوں نه افتد یک جہاں در شور و شمر بوی پیدا مشک اندر لامکاں هر یک از دور و نالاں زار زار وز تر دو جان و دل حیراں شده دیده از سوئے غریباں دوخته</p>
--	---

نمائے عاشق بجزرت شوق

<p>چشم ما با صد تمنا سوئے در جلوہ جانانہ جانرا آرزوست بوسہ بر پایے تو جانرا آرزوست دیدن روی تو جانرا آرزوست رقص ہاستانہ جانرا آرزوست از جنوں چاک گریاں آرزوست</p>	<p>از جناب ناز و از ما بے خبر غمزه ستانہ جانرا آرزوست عشق و سودای تو جانرا آرزوست بوی گیسوی تو جانرا آرزوست گریہ خانہ جانرا آرزوست خاک بنیر صد بیا باں آرزوست</p>
--	--

زخم از دست تو خوردن آرزوست
 ای سخن باری تو چوں قد و نبات
 صد هزاراں جان فدای روی تو
 اندر سلطان جان من جسا کردہ
 پرودہ بردار از رخ اسی جانِ جہاں
 ای بقر بانست حجاب از من مکن
 گر حجاب آری بمیرم نے خلاف
 یکدمی آرام جان من تو باش
 نیست کس اندر حسرتیم جان من
 در دل من بے حجابانہ بیا
 کہ ز غم بخت مشتاق توام
 پس چہ تھراست این کہ بر من کردہ
 بہرہ آرام سرا بر بودہ
 یارب این سحر است یا دیوانہ ام
 چنانہستم بسودا برو جنوں

در تنہائی تو مردن آرزوست
 خبیش لب باری تو آب حیات
 قبلہ جان شد خیم ابروئے تو
 گو بظاہر از من اندر پرودہ
 بے تو ہر لب آمدہ جانِ جہاں
 قتل من از تیغ پیراہن مکن
 قتل خلق از تیغ و قلم از غلاف
 شرم تو اندر دلم دار و خراش
 غیر تو با کے مدار از خویشتن
 شرم را بگذار و ستانہ بیا
 از سگان کوئے عشاق توام
 از کجا این فن بتا آوردہ
 بر دلم از سوز و رنج بکشدہ
 شمع رویا نرا چرا پروانہ ام
 رفت از من صبر و آرام و سکون

ہر زمان وار و دل من اضطراب
 بنگر اندر کوئی خود چہنیں گدا
 برا سید یک نظر بر روی تو
 نے نیازی تا بکے اے ناز میں
 چند نے ہری کئی ترس از خدا
 تاجہ تدبیر این دل مجسوں کینم
 در بشتیم ارچہ اندر آتشیم

روز و شب از فیدہ رہیم پہل آب
 از تغافل بگذر از بہر خدا
 منتظر افتادہ اندر کوسے تو
 یکدم از رحمت بسوی من ہیں
 بہر مسکین نیست رحمی مر ترا
 چوں تو پزار می ز ما پاچوں کینم
 گر خوشی از سوز ما ما ہم خوشیم

ز آنکہ بجا ہدہ سبب ترقی و سرفرازی است بچنانکہ حفاے
 صیقلیج آئینہ موجب رفع حفا

من چہ گویم چوں تو ہستی جان من
 بہتہ از صد ہوش و صد فرزانگی
 ہم راحت ما بلا ہائی تو خوش
 سیکنی بر باد و آبا ویم زان

پس ضامی تو شدہ ایمان من
 اپنے توشہ رش و دیوانگی
 اسی جفا ہا و وفا ہائے تو خوش
 میکشی مارا و ما شا ویم نلل

تلخی جور تو شیرین از نبات
 زجر و توبیخ تو به ز الغام و آب
 آن شکر بخت چوں شهد و شکر
 خوشتر از میح است دشنام از لب
 و در عشقت داروی درد من است
 نه شکایت از توبل شکر عظیم
 کین تظلم نسبتی با ماست خاص
 به چنانکه حب حق بر کافران
 بهر یمن راحت جاں آمده
 چوں دوائے تلخ و پرهنیز مریض
 بهر خزان اندر نهان دارد بهار
 گر یه ماخفته را بار آورد
 و رشکست ما نهان صدق دل
 تنگی ما را فراقی در بغل
 هر غم و درد و دالم در راه دوست

مرگ از دست تو به از صد نبات
 اچر بهر ماست کش گویند زجر
 زخم تیخت مرهم زخم جگر
 یاد مر بیگانه ناکام از لب
 وی غمت چوں جاغریز اندر تن است
 خاص بهر ماست این لطف عظیم
 جان بیگانه ازین اندر مناص
 سخت دشوار آمد و بار گران
 قوت تقوی و ایمان آمده
 هم شفا بخشیده و هم گردش غریض
 عسر مار ایدر میدان ای نگار
 سوز ما و بهر ممد این غم پرورد
 قصه جنگ حدیسه بهر بخوان
 کاهلیم و آن تو به از صد شغل
 راحت جانست چوں دلخواه است

خوش بریز این خون ما و پا کمال
 بهیچت اندیشه ز قتل ما سواد
 عاشقان از مرگ کس ترسیده اند
 سیر که شد جان جبرئیل از هلاک
 پس از جبرئیل چو جان میدهی
 چون ز خود سیر آمدی آخز یگو
 گو به یقوتوب این چنین گریه نصیبت
 گریه کردی تا که چشمش شد سپید
 گو به ذوالنون چو تو دیوانه شدی
 از بهائی که ترا این حال شد
 چو تو ای منصور برادر آمدی
 سیر گشتی از حیات خویشتن
 قیس را که چو تو چنان گشته
 آن که ام است آنکه عقل تو بود
 پس از فراد چو پسر سال سیر کنی

به تو قربانی ما باد احلال
 بر ضایعیت جان ما شاد است و شاد
 بهر کف شادی کنان بر سپیده اند
 جان و شانرا از جان دادن چه باک
 بهر که اوستی خود منم رهی
 مرگ آسان شد چرا از بهر تو
 ناله ما و آه تو از بهر کیست
 لرزه داری در هوا که چو بید
 بهر که از خویش بیگانه شدی
 تا که جانانت از غمش پامال شد
 مست و سوا سوئے بازار آمدی
 بر تو آسان شد مات خوشتن
 و اله و بخویش و مفتون گشته
 باب در دو عشق بر رویت کشود
 بهر سر خود قیسه و اچون میزنی

<p> کایت آن تاد عشق جان میدی روپرس از طور چوں رقصا شدی از که ای طور عشق را آموختی گو به خانه چرا گریا شدی پس ترا این نوحه که آموخته آه آن یاری که عشق در بها حسن اوصد شعله را افروخته جان عثا قل همه برباد داد جان عاشق چوں بدست یار هست هست جانم گوی و ش درو یار سوی ناله می برد جان مرا من ازین نالم که آن دلدار من چوں نه نالم که رضائی اوست این شرح دیدی تو ز حال ما سلف در حقیقت جو ش معنی بود این </p>	<p> کار و شوا را است و آسالم میدی از جادی رفتی و آنال شدی رقص کردی باز خود را سوختی نوحه ها کردی و هم نالال شدی آتش عشق که جانست سوخته فتنه پیدا کرد و غود اندر نهان یک بها از ناز عشقش سوخته تا قیامت خانه اش آباد باد لاجرم افتاد بودن خوار و مست میدوم آنسو که میخواهد نگار میدهد حرکت بهای جان مرا آیش خوش ناله های زار من گریه ها و ناله ها دارم ازین پس رقم کرد و تسلیم گردید جف که هستی گشت با جانها قریب </p>
--	---

جوش در محی حقیقت می زند
 در حقیقت پس در الفاظ مجاز
 عارف از سر حقیقت مست ناز
 نداله و دیوانه مسنی آله
 عاشقان چون داله و دیوانه اند
 بر رضائی دوست جانرا میدهند
 بهر بیگانه بلا راحت بدوست
 آنچه از درد و بلا آفت است
 قیل ان العشق من شق الجنون
 فتح عند الناس العشق آفت
 همچنانکه پیش ابراهیم ناز
 گر رضائی تست اندر مرگ من
 از رضائی دوست سر به تا فتن
 ریخ عشقت راحت جان من است
 سوختن نیست از فردوس کم

جان کردن بر مجازی می تند
 لفظ را با معنی خود هست ساز
 احمق از کور می خود غافل ز راز
 دارد او صدر بر نهال نیر آه
 یار یارند و ز خود بیگانه اند
 هستی خود را به یکسو می نهند
 فرحت ما بین هر آنچه خواست است
 به مراد دوست باشد راحت است
 خیر عندی عند کم ریب المنون
 للحماد الا المفتون راحت
 گشت گلشن بود بر نمرود خار
 آس حیات است و هم صدر برگ من
 جامه کفر است بر خود بانستن
 بر رضایت کفر ایمان من است
 من دو صد شادی کنم قربان غم

<p> بهیچ عود می گوید در آتش بودید مثل آهن کوزه صیقل خویش نماست بهیچ زرد در تار خنده آورند آتش عشق است چو آب بقا مرده عشق است زین حی ابد کم شد از خود آنچه باقی هست است فانی از خود گشت و باقی یار هست بر رضای دوست جان دارد و بقا عاشقان زین جاودانی گشته اند تشنه گمانه کار سانی می کند </p>	<p> سوزش عشق بر نیک بودید ظلم بر عاشق به از مهر دو فاست عاشقان از سوز گداز می خورند می کشند پس میکنند صد جان عطا ز آب حیوان عشق پر دار و سبب چونکه عاشق شد فدا در حسن دوست مرده از خورنده با دلدار هست شد چو عاشق از مراد خود وفا دیوای دوست فانی گشته اند عشق چو باقیست باقی می کند </p>
<p style="text-align: center;">در قوت و غلبه زور عشق</p>	
<p> از هوا سبب غیر دلبر دیده دوست داور آینه دل را صفا خورد از آتشش به چنگال آمده </p>	<p> عشق آمد آرزوهارا بسوخت عشق آمد جان رسید از هر هوا بهیچ آتش عشق اکال آمده </p>

اولمب حرص و ہوا آمد حطب عشق پہچوں شیر زخوں می خورد عشق آمد دشمن اندیشہ ہا عشق کذاک حرف ناموس و حیا عشق شمشیر برہنہ بے پیام عشق غوی بود و کس نشناختہ می درد از غیر و میدوزد بپار	اوچو احمد نفس پہچوں بولمب طبع را رو باہ و کش برمی درد عشق غارت گرتا می پیشہ ہا عشق جملہ درد ہا را شد و روا جان عشاقاں از و ناسا و کام ہر یکے از بیکسی جاں یا خستہ عشق خیاطیست نا در طرفہ کار
---	--

در معنی آنکہ ذلت عشق عین عزت است و موت عشق

عین حیات

مہربا ای عشق خوش آسوی من ز آنکہ من از خویش تنگ آدم ہست سوی جان دہی آہنگ جان سوی مسلخ زند جنوں بے باک گام تنگ چیز از پارہ دار و این جنوں	دہ خلاصی جان مارا زیں محن فارغ از اندیشہ تنگ آدم شد خیال حفظ جانم تنگ جان تنگ عالم را چہ بیم از تنگ و نام از سلامت و ز ملامت شد پروں
---	--

با چنین شطاح چوں کارم فتاد
 چو رہین رند عالم سوزام
 شد ز سحرش آہ کارین زبوں
 شیر را رو باہ کے باشد دلیل
 پس چوں شرم و حیا من بر خیت
 عشق آمد عقل شد رسوا و خوار
 خواہی بر بود و قلاشی بداد
 برد از من زیر کی و عقل و ہوش
 رندی و بے باکی و آزادگی
 نے دل و زار و ذلیل و کوچہ گرد
 بازی طفلان و مرد و ریشخند
 بر سرم رفت این ملامت ہا بہ ہیں
 را بنیم من گر رضائے تست این
 پس رضائے تو مرا فخر است و چاہ
 مولیٰ من بہت یاد دے تو

داد و در یک غم نہ ناموسم بہاد
 بر چنین شہ زور کی پیروزام
 عقل را بر بود چوں سایم چوں
 زور آمد پشہ با خنہ طوم پیل
 وز عقل از شمنہ بر عشقش گریخت
 رفت قزاقی و شیخی و وقار
 سروری بگرفت داد و باشتی بداد
 محبت فرمود غوغا و خروش
 خواری و سوانی و دلدادگی
 جان پر غم آہ سر و رنگ زرد
 بہر پاز سودا و پاندر کنت
 این ہمہ الغام تست اے نازین
 از بہر تسلیم مے سایم جبیں
 گر پسندی بہر من تو فقر چاہ
 روح من ریجان من شد پوئے تو
 بروی خوش

قزاق ناموسم بہاد

عقل را بر بود چوں

روح من ریجان من

بروی خوش

<p> سن زور و سوز خود دیوانہ ام من کہ مجبورم ادب از من مجو زبانکہ بر دل من ندارم اختیار اندیش سود از خود پیروں شدم نالہ ہا فرادوش دارم دراز صد فغان و ہائے و ہوے میکنم گویش نکلند ہیچ کس فریاد من غیر خون خود نہ یارائے دگر نئے بدل صبری نہ بروی اختیار زخم ہا و دل ز دیدہ غل رواں </p>	<p> ہچو مجنوں باجنوں ہم نہانہ ام ناصر ہا ہر اچھ خزا ہی روگو درکٹ دیگر ہمیں دارم ہمار در ہوائی آں پری مجنوں شدم با غم شیریں آجانہ اسوز و ساز شور و غوغا کو بگوئے می کنم تا ز دستِ غم ستاننداد من ہر زماں سوزی و سودائے دگر جاں ازین غم روز و شب در اضطرا بے سر پایاں جنوں ہر سوداں </p>
---	---

مناجات

<p> آہ و اغوا تہا یارب چوں کنم بیت کس از بہر دردم داد پس بستہ نہ بخیر سودا و رجسوں </p>	<p> سن چہ سال تدبیر این مجنوں کنم یارب این دیوانہ را فرما دیکس کس مبادا ہچو من زار و زبول </p>
---	--

<p>ز انکہ این در دیت بے دران من من چه گویم تا چه بر من میرود روئی من بین و پیرس احوال من بهر دردم آه سرد من گوا از ازل غم در نهادم چون نهاد</p>	<p>میخورد هر لحظه مغز جان من کو حریف تاز درد آگه شود زردی رنگم گواہ حال من طفل و ش او در پیے بابا دوا بے طلب دردش میان جان فتاد</p>
---	---

بیان نیاز عاشق و نئے نیازی معشوق

<p>چونکہ مارا کرد مجنوں روئے خوب کو بکو غوغاست از سوداے من حال من اینست لیکان جان جاں گفتش از عشق تو زارم ہنوز گفتش ای جان من عالم بہ ہیں گفتش تشبہ تو عالم این چنین گفتم ای جان قصہ درویش نو از سلیبی اولانست با ختمیم</p>	<p>بہر جان زنجیر شد گیسوئے خوب ہر طرف شوریت از غوغائے من نئے خبر از حال نہاید عاشقتاں گفت رو من از تو پیرا دم ہنوز از بستم گفت مجنوں است این گفت زو آخر سزاے تست این گفت زو روز و دوا زینجا و در شو غافلان زرد بازی با ختمیم</p>
--	---

<p>آخر آمد صد بلا بر جان و دل دیدہ رویک و آن خمی حسن چون نہ آگہ بودم از سحر میں دام کردہ صورت دلخواہ را رفت از جانہا ہمہ صبر و سکون عشق کردہ خانہ دانش خراب بیہوشی آمد بجان تا توان وای از حالی کہ وارد شد بمن</p>	<p>از غم و اندیشہ باشد مضحل آمدہ درد دام مرغ جان من ہر نہاد من بہ پایے ناز میں بستہ با صد عاشق آگاہ را عقل مجنوں گشت و دہما ہجڑوں آفتاب بیدلی بگفتہ تاب بیدلی افزودہ شد بر بیدال ہوش و عقلم رفت و طاقت از بدن</p>
---	--

در معنی وَالذی قَدَّرَ مَدَی

<p>کس گفتا ہیں بیاؤ دل بدہ پس قصور این دل شیدا است ساحرانِ غیب سحری کردہ اند شد ز سحر صنع بر ہم یک جہاں یار نہاں شور او اندر جہاں</p>	<p>کس گفتا پیش ما تو سر بہ یا کسے را کار سحر و مکر ہاست عالی درد دام سحر آوردہ اند شد ز شورِ غیب پُر غم یک جہاں سحر پیدا ساحر اندر لامکاں</p>
---	---

<p>چشم بسته عقل را از جادوئی این همه نیزنگ اندیزنگی است صد هزاران فتنه ها انگیختند</p>	<p>می ندانم کای منم یا خود توئی ترک پنهان در لباس زنگی است صد هزاران جان ز سحر آویختند</p>
<p>جوش عشق که سبب ظهور عالم است و در هر شری نهاده اند</p>	
<p>یک طرف حدس پیدا کرده اند عاشقان صد آه و وادیا کنند زخم خورده باز آنسو میروند دلبری را دلبر آغوا آورند خویش را صد گونه آرایش دهند جلوه فرمایند و باز آنکه حجاب آن نه باز آیند و ایشان نیز هم جوشش عشق است این از هر طرف جوشش عشق است در سنگ و شجر جوشش عشق است نطفه را نگ</p>	<p>واں دگر سو عشق بر پا کرده اند از غم داند و با غوغا کنند رنج دیده هم پستی شان میدوید چونکه دل بردند اغماز آوردند پائی کس از لرزه انگشتش نمید جان مشتاقان از این غم در غدا در دهم جویند و در ماں نیز هم عشق چون خورشید و بهر شرف میدهد مقدار خود هر شرف در شیرین رفت و شد شکل بشر</p>

<p>هم ز جوشش انجیره بار اهن شده جوشش عشق است در اشجارها جوشش عشق است اندر بحر و بر جوشش عشق است اندر کوهها رو طلب کن عشق تا انسان شوی شد ز فیض عشق علم را قوام پس بغیر عشق کار تمام هست</p>	<p>نگ شکل لعل اندر کاس شده گل دهد هر شاخ و هم آثارها سر بر آورده گیاه و هم گهر چشم گریاں دارد از اندوهها از محبت صاحب عرفاں شوی هم ز فیض عشق جان دارد قیام بیگماں عشق است اسرار است</p>
---	---

حیرت در اسرار غیب و صنعت الهی

<p>این همه حق است لیک ای فی شعور اندیش اسرار جانم خیره شد من چه گویم تا چه اسرار است این مهر شد و چشم بینائی نماند بمخادیده نمن آیم باز سیر بنود جانم از غمهای تو</p>	<p>از برای پیست این غوغا و شور و ز ترو و هوش و عقلم تیره شد ساحری و زو طرار است این عقل از خود رفت و داناتی نماند که شود مسحور را بس کشف راز نیست خسته دل ز ماتمهای تو</p>
---	--

<p>آب از سرفت و لیکن جان من گو بظا هر سوختن در آتش است ذلت و خواریست گر پیش کسان نیست جانم سیر زین سوز و جنون پس بلاها را خسریداریم ما گرچه پیرم عشق داعم من جوان</p>	<p>نیست سیر از عشق یا پر فتن لیکه جانم اندرین تنگی خوش است سوزش عشق است راجتهای جان گرچه شد صد بار خوار و بهم زبول گو بظا هر از غمش زاریم ما قوت عشق است در این ناتوان</p>
<p>يُفْعَلُ الْبَدَّ مَا يَشَاءُ وَحُكْمٌ يَأْتِيهِ</p>	
<p>من کیم تا فلیش را گویم منم هر چه هست این جمله از حق میرسد ذکر جباریت نه جبر است این جمله عالم هست بین العصبیین می کشد که در حقیقت که مجاز چون قلم در دست نقاشیم ما دست قدرت هر چه ما را آفرید</p>	<p>بر ارا دهمای او دم می زنم آله قدرت منم در نیک و بد تابع حق خلق و امرندای این جمله از جباریش در شور و شین چشم دل بکشا و بین ای اهل راز از ثقاتاں یکه ادا بشیم ما خیر و شر بر حسب آن آید پدید</p>

نہ نگوید ہیچ از خود نیک و بد	تانه نائی اندراں دم را دم
نالہ من سر جانار را گواہ	من ز گفت او گویم آہ و آہ

اجرائی کار عالم اگر چہ از عجب است لیکن بغیر صورت
نہ بندد

گر نماید شعر من شکل مجاز	تو بچشم غور ہیں ای اہل راز
خود مجاز آمد حقیقت را ظہور	غیر تن از جاں برداری سرور
جاں نیابی غیر تن گر بنگری	با تو گفتم ایں مثال سرری
بود قادر حق ہدایت را بما	پس چرا مبعوث کردہ انبیا
نور حق نے انبیا ظاہر نشد	جان جاہل زیں سخن ماہر نشد
منکر اسراست اہل غور	حاجب او گشتہ اورا چشم کور

فی سبیل التمثیل

ہمچنین حسن است در صورت عیال	غیر صورت در نظر کے آید آں
حسن صورت نیست اگر تو بنگری	می کند اندر صور جلوہ گری

زانجفی تو بر صور چسپیده
 جاں برای آنکه میگردی نشار
 جانش قایم بسم قائم لیکه تو
 برده دل ایچہ از تو ز و آگہ نہ
 نوزمہ ازہ تو خور بوده است
 ہر ایں مجنونسٹ سوداے دگر
 ای دلم لیلی معنے را نگہ
 ہچو متناطیس داں حسن نگار
 حسن و جاں چوں گوہر یک معدن اند
 جاں چو هست از عالم حسن و جمال
 حسن ہم از ثمرہ آل گلشن است
 ورپے آل آشنا جانہا ازین
 یافتہ ز آل آشنا ہر گہ نشاں
 مخبرند ایں ز انجا و معنوی
 نیستند آگاہ ز آل نسبت کہ هست

حسن را کی عاشقا فہیدہ
 چونکہ رفت آل حسن پیش چہار
 سیر از گشتی و زحمت شد رفو
 جان من واقف ز نوزمہ نہ
 غافل زو کہ تو دل بر بوده است
 غیر ایں لیلی است لیلای دگر
 کہ پئے او جاں چو مجنوں در بدر
 میکند بس جذب دل بے اختیار
 ہر دو با ہم یار و مہمان تن اند
 خوش گل رعنا ز باغ لایزال
 مثل مہمان عزیز اندر تن است
 میدوند از ہر طرف بے اسپہ زین
 جاں چو مجنوں سوئی لیلی است دروہاں
 فہم کن ایں رمز و بگذر از دومی
 غافل از دی ہر دو گر دیدند دست

نے خبر گشتند آں ہر دو عزیز
 غیر عارف جملہ را داں نے خبر
 نے خبر از اصل و زنا سرار او
 پس بدین نسبت بود میلان دل
 زین سبب باز است سر و ساز خوش
 بابت آگاہی از اصل خوشی
 جان من واقف شو از اصل سہو
 می کشد بیرنگ سوی خویشتن
 تاز صورت سوی بیرنگی روی
 اصل خوبی می کشد سوی خودت
 صافیت در سینہ ات سہری نہاد
 زانچہ گفتم میفش ادراک کن
 بلکہ آں چیزی کہ کرداش پسند
 معنی این رمز را بشنو ز من

ز اتحاد معنوی گم شد تمیز
 از حقیقت ہائی عالم کور و کر
 ہر کسے جو یان و پویاں کو بکو
 گشت چو کسبیل العزم سیلان دل
 سوی حسن و بوی خوش آواز خوش
 تاز ہجر آئی سوی وصل خوشی
 تابروں آئی تو زین وار الغور
 میکند مستت بر بستہ خویشتن
 تانمانی در خرابی اسے غوی
 تا مبدل گردد از نیکی بدت
 تاز و آئی تو در ببط و کشاد
 از کدہ روحان خود را پاک کن
 خوبی معنی تست ای ہوشمند
 با تو از سرار بیگویم سخن

در تعریف انسان کہ مبدع ہر کمال است

<p>ہرچہ بینی پر تو شوق تو است دیدہ در روی تو عکسِ خمِ خویش در تو هست این حسن نے اندر حسین گر کنی تو غور این اسرار را</p>	<p>از تو پیدا گشت وہم پائے توبست پس ز فہم تو شدہ جانِ تو ریش تو ز کم فہمی خود گشتی حنین اندکی با تو بگویم ماجرا</p>
<p>در نظیر</p>	
<p>از مرضِ چوں اشتہایت کم شود نفس تو نفرت کند ز اں خوش طعام عارضہ چوں رفت رغبت شد پدید تشنگی مر آب را افزود ذوق دوست چوں دشمن شد اندر چشم تو رغبت ہر شے بود مقدار جوع ذائقہ بد ہد یقین حسبِ طلب بنگر از خود اچھے ہمید ایشود اچھے بینی صورتِ علم تو است</p>	<p>بر طعامِ خوش دلست کے میرو بویِ خوش کے خوش کند اندر ز کام خستہ خور ما بود پیشتر دید بر عینین شد جماعش مثل طوق از خلاف طبع وہم از خشم تو خط آں از جوع مے یا بد و قوع فوق ہیں تو در علی و بولہب حسب علم و فہم تو دل مے رود خوب و زشت و نیک و بد بلا و پست</p>

خواب آمد یا که بهوشی رسید علم خود را قوت صانع بپیش جمله عالم را خیال خویش دال بهر ادراک توے آرم مثال	صورت عالم ز تو شد نا پدید میدهد تقلیب هر دم این چنین اچنه بینی از نهان و از عیاں تا بعضی معنی تخم و نهان
---	---

در معنی حدیث تشریف اوامات فاستو

باشنوا کنند اندک از سر سخن چون خواب خوش در آئی یک دمی شکل ما پیدا کند بر تو خیال بینی اندر خواب تو شمر و دیار کس نباشد غیر تو آن خود تویی خود درون خویش در سیر آمدی این همه شکل خیال خویش دال و صحت معنی خود را کن نظر پس به بیداری آو نیز این خواب بین	تا شوی آگاه و مرد ممتحن تو درون خویش بینی عالمی گفته اند اهل سلوک این را مثال مثل این عالم کنی صد کسب و کار لیکه خود را می ندانی از دوی که بکعبه که سوے ویر آمدی اچنه اندر خواب شد بر تو عیاں در فراخی بر تر است از بحر و بر عارفان دیدند عالم را چنین
---	--

دیگرے را این چنین کے دادہ اند ہم سمیع وہم بصیر اے خوش لقا	در تو صنعت ہا بسے بہنادہ اند کہ پیدا بر صفات خود ترا
--	---

در معنی لولاک لما خلقت الافلاک

ای برادر معنی لولاک ہیں ذرّہ ہائے علم اورا ہیں اثر سیر لولاک و مراد کن فکاں پانی شاہانہ بر تخت شہی بودہ است از جاں حیات جملہ تن جان ما خاک سگان کوئے او چوں سگان گر سنہ افتادہ ایم سوی مشتاقان خدا را باز ہیں انہ ہجوم سوز جاں فرسودہ ام خوش نباشد زیر پردہ آفتاب یک جہاں بہر تو آمد منتظر	ذرّہ از علم جان پاک ہیں نعت احمد من چہ گویم اسے پسر تا چہ باشد ذات آن جان جہاں گردمی یا بنی ز سرش آگئی او چو جاں آمد جہاں ہچوں بدن صد جہاں باد افدائے روئے او بر درت از عجز سر بہنادہ ایم بہر حق یا رحمتہ للعالمین چوں کمینہ امتانت بودہ ام سربروں آور خدا را از حجاب غیش را تا چند داری منتظر
--	--

چشم کور را را توئی نور بصیر آنکه این فرمود خوش فرموده است مفسرینم آمده در کوی تو گر تو خواهی که بعشق دی رسی عشق او بخواه و او را کن طلب کن به پیش حق دعا های دراز نه آخر سبکی به احمد صد سلام	سوی محرومان بر حمت یک نظر محرم از سوز درونم بوده است شیئا الله از جمال روی تو پیش حق فریاد کن از مفلسی تا بکے در بھر سوزی روز و شب تا کند باب کرم بهر تو باز بروی و بر آں و اصحابش تمام
---	---

بقیة شرح حسن که بالا در نظیر ذکر رفته

بشنو اکنون ذکر باقی مانده را ذکر دیگر در میان آمد پدید حسن او در هر صفت دارد ظهور هست هر جای که خاص اندر بشر شکل ناموسی است گواند زوال تو مقید دانی و او مطلق است	ست شرح حسن تا در ماجرا وال حدیث حسن پایانی ندید صنعت صنایع به پس ظلمات و لونه می دهد از دلبری او خبر حسن و ایم در ترقی و کمال تا که او از سایه و نور حق است
--	--

<p>هست دایم در صور هاجلوه گر حادث آمد شکل حسن آمد قدیم که کند جلوه درین و که در آل گاه اند ملکوت دل راسته برد که ز ذکر خود فراید صد سرور که ز راه صورت زیبا و خوب که ز راه جاده و که از مال و زر گاه از بی صورتی که از صور هر زمان یک جلوه دیگر کند نیست کس مرغی او خجذاب قلب</p>	<p>تو بچشم غور ذات او نگر گشت با تشبیه تنزیهش ندیم مرد و افشند آگاه هست ز حال که ز راه ملک فرحت آورد که بوجد روح سازد بی شور که ز راه علم و حکمت بر قلوب که ز راه نان و که شد و شکر دل بر عشاق و آل سیم هر زمان از شکل دیگر سرزند دیده داکن گشت عقل تو سلب</p>
<p>در معنی آنکه محققان از تکوین عروج کرده به تکوین می آرامند</p>	
<p>ای برادر گوش کن رازی زمین این سرور و ذوقها گر چه خوش است</p>	<p>با تو از تحقیق گویم یک سخن از بخت و نعل اندر آتش است</p>

<p>گرد می در کوئے تمکین پانہی حسن صورت گرتہ انجش سرور جہد کن کہ علم خود پیروں روی چوں مفید علم در تشبیہ شد ایں دو لفظ آمد بگفتن اے عزیز تو ز لفظ آخر سوئے معنی برو اندر وین معنیش رو با شش گم زین ہمہ تقریف حق آمد مراد</p>	<p>از تجدد ہا و تلویس وار ہی از کشاکش ہائی تلویس باش دور ہست در تنزیحہ تمکین اے غوی جان تو محروم از تنزیحہ شد فہم کن معنی اگر داری تمیز در تلفظ چند داری جان گرو حَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْكُمْ حسبنا اللہ للہدایت والرشاد</p>
--	--

در بیان مبداء و معاد

<p>بشنوا کنوں تو ز مبداء و معاد چونکہ آن پیرنگ اندر رنگ شد جوہر جاں را عرض چوں شد وجود حسن و عشق آمد تجلی ذات را شد ز حسن و عشق این پردہ درمی</p>	<p>جوش زو تنزیحہ شد ز نور و سواد قطرہ باران شال سنگ شد روز غیب آورد و عالم در شود فہم کن اسرار این آیات را آمدہ در قید شیشہ آن پری</p>
---	--

در نظم

به چنانکه اصل فعل آمد خیال
 خالق فعل است حق در جان ما
 از سوئی حق فعل پیدا میشود
 هم ز راه و سوسه یا از خیال
 در جو ارج میرود آنگه ز دل
 می ندانی این قدر کین از کجاست
 فکر گری پئے اوراق آن
 غیر گم گشتن نه فنی هیچ زین
 با مثال لطف از پشت پدر
 آب بود آخر چرا گشت استخوان
 یا چو باران شد بخار این زمین
 باز آن باران شده شکل حجر
 عادت الشبهت جاری این چنین

فهم کن معنی اورا از مثال
 پس بدین مستحکم است ایمان ما
 ز تلاشش دل بهر سو می رود
 میکند در امر حق دل اقبال
 فعل حق را فعل ما مانند ظل
 در دلم این قصد از بهر چه غایت
 که کجایم آید این در قلب و جان
 جمله خلق از عینب آمد این چنین
 اندرون بطن شد شکل بشر
 همچنین ایجاد عالم را بدان
 بر علا از حکم رب العالیین
 صنعت خلاق عالم را نگردد
 از پی تکوین عالم اسرارین

<p>از پئے اجر اسے کار از سوئے رب از جناب رب ارباب ای جواں زاں خدا کہ مالہ کفو اُحسد</p>	<p>جذب و رغبت حسن و عشق آمد سبب جذب و رغبت روح و رب فعل دال ہست جاری از ازل این تا ابد</p>
<p>و مہی حسن و عشق و شریح کنت کنت کنت زامخفیا</p>	
<p>پس بہر جا راغب و مرغوب ہست انچہ رغبت ہست عشق آنہ انجواں خواہ باشد حزن یا باشد سرور چل ندای آگہی کار تباہ حب را گویند قول کن نکاں گشت ظاہر اول اسما و صفات داد خلعت صورت ملکوت را شد موالید ثلاثہ را ظہور ایں ہمہ را از صفات ذات ہیں ابنیا و شرع کردہ بعث رب</p>	<p>پس بہر جا جاذب و مجذوب ہست انچہ از تو دل بردوسن است آں ایں جہاں زین دو صفت دار و ظہور کنت کنت زامخفیا آمد گواہ شد ز حب حق ظہور ایں جہاں حب پیدای چو غالب شد نبات شد تجلی چوں ازاں جبروت را گشت ظاہر بعد از ان ظلمات و نور در تنزل ایں چنین درجات ہیں پس براے انتظام دہم ادب</p>

<p> نیست آدم بل ز خربچم کم است باطن عالم بدای حق را یقین یک طرف گشتند از امیر و بیم ای برادر گر ره معنی روی ره روی هست این نه تقریر و بیان آرزو ها و هوا اشکستن است جان رها از بند و دام چند و چون تا که رحمت باز حق بر وے نشد تا مقام و منزل قرب و رشد </p>	<p> هر که را بنمود ادب کے آدم است ظاهر حق صورت عالم به بین ره رواں راسته صراط مستقیم بنگری این را چشم معنوی مذہب عارف بتو که دم عیاں معرفت از بند هستی رستن است گم شوی از خود روی اندر سکون غیر پائی عشق این ره طی نشد عشق آید چون براقبت بر کشد </p>
<p>نظیر در قرب حق</p>	
<p> لیکه تو دوری چون از قرب جان اندرون دیده جا بگزیده است از تو پرسم ای جهان بین حال خواب خواب را اسی دیده دیدستی بگو </p>	<p> قرب حق باشت هر جا هر زمان یا چون قرب خواب کان بادیده است از عدم ادراک دارم اضطراب کرد جایی نمود و روی چشم تو </p>

<p>لیکے کس مر خواب را هرگز ندید علم آید خواب از دیده رود چون یکے آمد برون شد و آن که از خودی بگذرد می سوزی خود آ</p>	<p>گرچه او در دیده جائے خود گزید خواب آید علم دیدن کم شود هر دو خفته اند با هم اے پسر ناچنین هستی تو ضلّ خدا</p>
<p>در معذوری و مجبوری بنده</p>	
<p>ز آنکه دل دارم از دمانند خوں می کنم من شرح درد خویش باز تا که تقلیب آورد وقت دیر را خلق ما و دشمنه های تیز تیز بهر خوں ریزی ما بسته میاں شد ز تیغ جبر او دل شاخ شاخ باران پرده شوراند مرا گویی دش که در بهبوط و گداز شیر افکنده بد لها و انا این</p>	<p>باز می آیم شرح این حسنوں چونکه دارد جان من با سوز ساز کو محالی عقل و هم تدبیر را نے دی آء ام و نے پائے گریز میخورد چوں شیر پر دم مغز جان می طعم چوں بسملای بر سنگ لاث از خلاف خویش ترساند مرا سیدوم از زخم چو گاه هر طرف خواری ما دوست دارد و نازنین</p>

چوں نباشد یک جهان ز غوار و زار
 زین سبب دارد مرا در شور و شمر
 این مصیبت هائی من جود و نیست
 بر سرم چندین بلا بگماشته
 گر بنودی شور عشاقاں عیاں
 بهر اظهار جمال خویشتن
 عاشق است او دایم حسن خویش
 آں یکے را در مجاز انداخته
 آں یکے در بنود می شدن پدید
 آں یکے در عشق رب ذوالنن
 آں یکے رفته سوسے راه صفا
 آں یکے راه داده سگوجان
 هر زمان دل را در رنگ دگر
 این همه تلوین وصف عالم است

در عجم باشد رضا کے آں نگار
 از جنونم من میان مد و سحر
 شاید اندر خواہیم سود و نیست
 تا کد امی مصلحت انگاشته
 حسن اندر پرده خودماندی نہاں
 عاشقاں را داده صدر بچ و سخن
 ہم ز عشق خویش دارد سینہ ریشین
 وال دگر سوی حقیقت تاخته
 وال دگر از عشق نالان شد شندید
 وال دگر ویت پرستی چوں شمن
 وال دگر اندر ہوا شد مبتلا
 وال دگر از تن پرستی در زیاں
 ہر زمان شکل دگر آید نظم
 صاحب تمکین دین عالم کم است

در مدت عقل کو دن کہ از غلبہ ہوا در فساد می افتد

چوں حقیقت کرد رواند مجاز
 پس مجاز آید حقیقت را چو دلق
 نئے مجاز آں کہ بشکلی جاں دہی
 ہستی تو کفر و غازی عشق دال
 تاکہ تو زین کفر و غسانی شوی
 پانی بیدم و بالائے روی
 نئے کہ از اعلیٰ در آئی درمغاک
 عشق علوی هست و تن سفلی بدال
 جاں شناساں عاشق جانانہ اند
 اہل جاں سرور از عشق خدا
 علم تو چوں شد مقید با صور
 بعد از ان افنی بشہوت بالیقین
 ای مشوش چونکہ شہوت ریختی
 آں زمان عشق تو افسردہ شود
 بالیقین در دل بگر نادم شوی

لازم آمد شرح سر عشق باز
 ہنچو حق کہ شد نہال پیدا است خلق
 بلکہ آں کہ ہستی خود و ارہی
 جان مشرک را رہاند زین جہاں
 مرد حق گردی و ربانی شوی
 تا از اسفل جانب اعلیٰ روی
 گر نہ فہمی بر سر جان تو خاک
 حسن چوں جاں اندرون وی نہال
 تن شناساں این شمع را پر و اند
 اہل تن دایم ز شہوت در بلا
 آمدہ جاں تو در راہ خطر
 با چنین عشقی است شیطان ہم قریں
 از سر راہ صفا بگر یختی
 چونکہ شہوت از تننت پیروں رود
 سر خود را یاب آخر اے غوی

از پئے اجرائے نسل آمد نکاح
 حق پرستی رفت و گشتی بت پرست
 عشق خود را آتش دوزخ مکن
 عطر بہر بوی کر دن آسودہ
 تلخ کام تو کند گزراں خوری
 ہر فساد آخر ز عقل کو دن است
 ہر بنی آدم بذلت از ہواست
 این ہوا باللہ تخم دوزخ است
 از ہوا خود بر حمت ہر کسی است
 ذلت و آفت ہوا و شہوت است
 زین سبب شد عشق صورت ناپسند
 کہ دیریں پردہ بود شہوت مراد
 مبتلائی صورت انگہ پاکباز
 عاشقی و عصمت و مردمی بجان
 محبت و ہم خلوت و دلیر بہر

ورنہ اصراف منی کے شد مباح
 جان تو از آتش دوزخ ترست
 جان خود را مایہ آخِ آخِ مکن
 نے برائے شرب و خوردن آمدہ
 از فساد فہم اے جاں مدبری
 شہر طبع تو ترا خود رہزن است
 کسر شہوت کار مردان خداست
 مرغ جاں زین دانہ دائم دوزخ است
 ورنہ راحت با و رحمت با بسی است
 جاں رسیدہ زین بلا در راحت است
 پیش دانشمند و مرد ہوشمند
 ہست اندر عشق صورت خدا
 در جہاں بس نادر آمد این مجاز
 این جنس مردیت تا در جہاں
 نفس پاک از میل نے کار بشر

آنکہ اونظاہر کند خود نہ ابروی	عصمت بی بی است از بے چادری
جان عاقل وید و دوری نجات	خواجہ را الحق مرشد ^{پراندگی} شتاب
زیر سخن اسے خواجہ رنجیدہ مباش	از سنان غصہ جانہ اکم خدائش
زانکہ این من خویشتن را گفتہ ام	چو پریشان و بسی آشفستہ ام
یارب از من شر شیطان و دردار	بے پناہت در ہلاکیم و بوار
ایں ہواستتابہ پا آمد ضرر	می کند بر پانہراں شور و شمر
صد ہزاراں جان ز تن شد ناپدید	لیکہ ایں شور ہوا کس کم ندید
عمر آخر آرزو ہا پہچناں	الاماں اسے وارث مابیکساں
عمر آخر میل طبع طفل وار	وہ ادب اسے رب ز بہر ایں حار
چوں نہ نام چوں بنا شمع زار زو	گشتہ ام چندیں تباہ و خوار زو
انہوا نفس جانم خستہ شد	چوں گس در شمعہ پایم بستہ شد
باز ایں خور بند کس ہے نشنود	دروغ نہ خون و بہم میرود

و مثنوی ہدایت شریف لیس للموئین حضرت الموت اکرام

حضرت الموت

ای خردا حق بهتر از وقت مرگ
 صرف حق کن عمر و هم انفس را
 صرف انفس را کنی جز در خدا
 حسرت تو آن زمان کی سودمند
 تا بناسی وقت مردن دردناک
 صرف شی را بجهل محل اسراف دال
 شغل غیر الله را اسراف ہیں
 یک زمان یک لحظه زو غافل مشو
 دزد و مبدل هر خیال غیر حق
 تانہ این سرمایہ عمرت برند
 ای دل کم فہم رو ہوشیار باش
 طفل جان اگر گفرت میخورد
 بلکہ گرگ و دزد خود آں خود توئی
 باتو گویم اندک از سر نہاں
 تانہ اندر رنگ افسانی شوی

جان پر حسرت بروی جہ ساز و برگ
 متبع کم باش امر خفا و حسن را
 سخت حسرت ما بری بر ما مضی
 ہوش اول بایدت اے ہوشمند
 ہم شود جان تو از اسراف پاک
 تو ز قرآن معنی آیت بخواں
 گفت اللہ لا یحب المسرفین
 این سخن با گوش دل از من شنو
 ہوشیاری کن بگیر از من سبق
 ہر زمان اندر کبیر در دال درید
 حال دزدان کردہ ام من بر تو فاش
 ہر زمان روح ترا بر من درو
 غافل از اسرار ہر سویت بروی
 از ہوای غیر خود را دار ہاں
 غافل از ساطور تر بانی شوی

<p>خویش میداں کیس منم در کل حال بالیقین تو خویش را میداں همان در هوای نیک نیک اختر توئی عاقبت محمود مرد راه را گو بظاہر نیک بینی هست بد جمله عالم بهر تو پیدا نمود جمله عالم چاکر و لالائے تو امن بدهد تا ترا حق زین بلا</p>	<p>چوں دلت مصروف شد در یک خیال آنچه در دل جا بگیرد اے جوان گر خیال شر بود خود شر توئی جام ده در دل تو غیر الله را هر که جانت راز حق غافل کند او برائے خود ترا داده وجود چوں شوی غافل از وای وای تو از هوا بگیریز در ذکر خدا</p>
---	--

مناجات بدرگاه خداوند کریم در طلب نجات از هوا و نفس لئیم

<p>جان و دل گردید ز روزار و زبول در پناه خویش گیر اے ذوالمنن مبتلا شد در بلا صد بار جان نفس کافر اسپ همت باز ماند</p>	<p>آه زین دردی که دارم من در دل زین بلا یا عاجز آمد جان من کورئی طبعم ز رفت از امتحان گرچه جانم زین هوا با تنگ ماند</p>
--	--

مادر و ن شہد پابستہ مگس
 پس ز شہد نفس مارا دوردار
 میزند بر جاں بہر دم نشتری
 بل رسیدہ کار دش بر استخوان
 عاجزم من یا کریم الا کر میں
 رحمتی فرماؤ فریادم برس
 زخم ہائے کتہ را مرہم توئی
 جرات و ہم تو تم شد آشکار
 تو روا داری غلامت را کہ غیر
 کیست جز تو تا بہ پیش اوریم
 از سر لطف و کرم اے رب دیں
 دستگیرم شو بر رحمت اے کریم
 یوسف در چاہ طعم من اسیر
 خلق ما انعام تو اے کبریاست
 جرات طمع کہ دارم من بہ تو

درد مارا ای خدا فریاد رس
 عفو کن بر ما تو اے آمرزگار
 ہچو مومن کو بدست کافری
 او چو دیوی من چو موری نا توں
 سوئی این بیکس بر رحمت نیزین
 بیکس و بس عاجزم دادم برس
 پر غم من دافع این غم توئی
 پس امید از فضل تست ای کردگار
 از حرم گرداند و آرد بدیر
 داد خود خواہیم و ہمانش شویم
 باز حمار از دست این لعین
 ما ز دست نفس زاریم و سقیم
 تو بر آرازد و رحمت اے ایمر
 غیر کوشش ما و استعدادست
 از کم بایت کہ ہست آل تو بہ تو
 ہمراہ بہتہ

<p>غیر استحقاق هست ای ذوالمنن غیر انعام تو ای خلّاق نیست قرب خود انعام دیگر کن بمن در فراق انداز دو جان را خورد مابدا م او فتاده همچو صید و زکرم ما را اماں ده زین بلا زین بلا ما عقل عاجز گشت و ننگ از کرمیاں عاجزاں را صدامید که بر آرزندم ازین حسرت ان غیب از هواها آبروئی خود مرین نفس کافر بس قوی تو ناتواں</p>	<p>پس رسیدن بر مراد خویشتن این ز لطف است استحقاق نیست کرده انعام بر ما جان و تن و در دارم ز اں که دور از تو کند ده اماں زین نفس پر از مکرو سید تو بفضل خویش جانم کن رہا زین کشاکش هست جانم سخت تنگ تو بر حمت ده رہائی را نوید دارم امید از وفاداران غیب احمد اور سایه پاکاں گریز رو بسجده از خدا میجو اماں</p>
<p>در عزرائکه در دمندی را که از درد خود بیقرار است بار و قبول خلق چه کار</p>	
<p>کس هم زین در دیارب کی بهم</p>	<p>بنیلا ام روز و شب در درد و غم</p>

من نه گفتم شعر گفتم درد خویش شاعر من نه تا بگویم قصه ها بیت شعر این ماتم و نوحه گریست من حدیث درد با جاں می کنم من سخن گویم بجاں بستمند بتلائے درد جاں داریم ما ایکه جاں من درین سودا خوش است	دارم از غمنا بسی من سینه ریش میخورم خون کیم و زین غصه ها چون نداری درویشیت سرسریست من بیان سوز پنهان می کنم من مرادم هست از تقریر و پند روز و شب از سوز خود داریم ما که هر افروخته گاه چون آتش است
درد و دل و سوز عشق	
ای خوش آن سرکاند و سودا او است ای خوش آن جانے که شد محزون او ای خوش آن چشمی که گریان و سیت عشق تو سربایه ایسان من عشق سازد از خیال و فکر پاک	وی خوش آن لکوشده سید او است وی خوش آن عقلی که ست مضنون او وی خوش آن سینه که بر بیان و شینیت عشق تو خلدیست بهر جاں من عشق دارد بهر قلب درد ناک
وزن و مت فکر و خیال که روح را مجروح می کند	

فکر ہر دم خوں آفسداید بدل فکرت و اندیشہ دل غلی کی کند چونکہ فکرت روح را مجروح کرد ایں خیال و فکرت آذر زنگ دل	عشق بنم فرحت آراید بدل عشق جان را راحت افزوں می کند عشق باب فرح را مفتوح کرد عشق مشاطہ آہر رنگ دل
---	--

در معنی حدیث شریف **اَلَا اِيْمَانٌ لِّمَنْ لَا حُبَّ لِيْ**

ہر دلی کہ ز عشق در وی نیست رنگ گفت ہمیشہ کہ لا ايمان له ہر کہ عشقش نیست او کی آدم است اوندا غیسر جفتی یا علف مردہ دل پس کے بداند قدر عشق مردہ دل ہستی از اں نے مردہ جو عشق خودی است وہم جی کی کند ہر یکے بر حسب حال خویشتن گلِ حُزب از مالکِ پیغم در فرج تمام کردہ از اونچہ نزد او شان است شادانہ	پیش حق اونست غیر از خشت سبک ای لمن لا از محبت و لولہ ہست حیواں بلکہ از حیواں کم است گرو تر خویش آں اصمق تلف در بداند اندکے دانند ز عشق طالبِ مرزہ جو پورہ مردہ شو ایں گن باور حساوی کی کند میرود خوش در خیال خویشتن آں یکے ز اں شاد و دیگر در طرح دری
--	--

<p>ایچه از خیر است و شر احوال او خسته جان هستیم ما از در دیار</p>	<p>با دیر هر کس مبارک حال او نیست ما را با چنین افسانه کار</p>
<p>در عذر ناصحان و عاقلان ملاست گرو نکته چینیان غیب بنیان از سر عشق بچشم</p>	
<p>سودیده آزار ای دل ریش را پیش تو گر عشق صد گون آفت است چون کنم و ارد چنینم کردگار صبر کن ای خواجہ وز مادست شو زیر کی نبود ز مجنونان مصاف از ملاست بر سرم سنگی وزن که خبر دارم من از قبح و حسن ای ادب و اهل عفو کن از بهر رب جامه خود را سلامت بر کنول</p>	<p>می کنم من شرح در دغلیش را در عشق دوست ما را راحت است تو سلامت باش و ما را در گذار روز مجنونان ادب دانی مجو از سخن چینی بکن ما را معاف رحم کن بر ما و بنگر حال من بتلا هستم بدر و نویشتن عقل نبود از جنول چستن ادب جامه چاکانند ایناں از جنول</p>

رو بکن از کوئے بدنامی حذر
 دور از حال تو تا کے دار و گیر
 پس سلامت کن گذر از کوئے ما
 زود تر از کوئے رسوائی گریز
 هوشدار این سونگر آں سونگر
 ما دین دیوانگی انگاه پند
 ملامت خوار عشقیم و بلا
 چوں تو از روز بد من در غمی
 گز تر از روز بدم آید نظر
 تاز روز تیره ام آگه شوی
 کشف گردد بر تو این روز سیه
 تاجه لذت هست در باری من
 لم یذق لم یدر بین قل کرام
 تاجه کوہ طور رقص آری بدست
 تاجه مجنون نیست جنوں جانرا کنی

از سرے ننگ و ناموساں گذر
 در مذلت کن رہا چندین زحیر
 تا نلغزو پائے تو در جوئے ما
 در خرابات آبروئے خود مریز
 تو نہ کوئی ماچو صرصر کن گذر
 خویش را اندیشه کن اے ہوشمند
 نے سلامت جوئی ناموس و حیا
 من در افزونی تو دانی اش کی
 روحاںش را بچشم من نگد
 گردمی در کوئے مجنونان روی
 کز جالش شرم دارد مہر و مہ
 تاجہ راحت ہاست در بخاری من
 اسی جادی سوئے سوز ماحرام
 تاجہ خانہ شوی از عشق مست
 تاجہ فرہاد از غمش تیشہ زنی

<p>زانکہ ما از عشق مجنون گشته ایم کالہ ہائی حسن را ما والہ ایم ایس جنوں امروز اندر جوش ہست ہچو دریا موج زن آمد جنوں ایس دل مجنون ویا دروے یار عقل و صبرم را بود آخز نگار یک زمان فرصت ندارم چوں کنم با خیال دوست میگویم سخن</p>	<p>از حصار عقل پیوں گشته ایم گزومہ رویاں مشال ہالہ ایم شذر عشق دوست بس شیدا و مست اشک از دیدہ رواں چوک پیل نیل خوش گذر را راست زو لیل و نہار بقیاری داد و برد از من قرار از خیال دوست و زیبا دستم کہ دغالی یاد او مارا ز من</p>
--	--

اظہار درد و حسرت عاشق بحضرت معشوق

<p>گر روی در کوئی جانان ای صبا سوخت جانم شعلہ ہائے حسن تو کیس تجلی سوخت جانم ہچو طور نے تو ہر دم میخورم خون جگر کہ چو بسمل می طہر جان در بدن</p>	<p>عرض کن حال مرا کای جان نازا کے بود تا بینم آں روئے نکو ای عجب ناری نہاں بودہ بنور باز آ بہر خداحال م نگہ از فراقت سوختم ای جان من</p>
--	--

باز دیگر آودر جانم نشین
 اندرون دیده من جا بکن
 نار هجرت سوخت جانم ای جلیل
 گریه ها دارم بعشقت چوں شعیب
 باز شو بر طور حسا نم جلوه گر
 ای مراد جان بهورال بیا
 ای سرور قلب محزونان بیا
 ای عنایت غماز راز من بیا
 ای عدوی عقل و هوش من بیا
 ای مه نور نگاه من بیا
 ای مسیح جان پیمارا بیا
 ای شه سر و سریر جاها بیا
 ای تجلی سوسه طور من بیا
 ای تبری از چند و چون من بیا
 ای منزله از میا و دژ بیا

آرزوی هست جانرا این چنین
 خانه خود جان و هم دل را بکن
 آتشم گلزار کن با چوں خلیل
 از عنایت پر نایم آمد به شیب
 چوں کلیم الله هوش من ببر
 وی حیات روح و بخورال بیا
 وی علاج درد مجنونان بیا
 وی ز تو سوز و گداز من بیا
 وی لبانت می فروش من بیا
 وی بت پرفته و پرفتن بیا
 سوی خاک مرده چوں بارال بیا
 یکدمی از غیر خود پنهان بیا
 وی شمع وادی ایمن بیا
 وی مقدس از فسون من بیا
 وی غنی از دور و نزدیک بیا

ای گل خنداں بر بلبل بیا
 ای روحِ رواجِ روحِ افزایم بیا
 ای سمن بوزلف چوں عنبر بیا
 ای جمالِ ماہِ کنعانی بیا
 منکہ میسریم سچایم توئی
 عمر من آں جنبشِ لبہائے تو
 دیدہ مشتاقِ لقاے پاک تو
 دل بصدِ جاں آرزو مندِ تو است
 ہجر نے تو کردگارِ من تمام
 وہ سزا ہے پھر غولِ آشامِ را
 کن اشارتِ نرگسِ شہلایِ را
 کے بودِ کز دستِ ہجر اں وارہم
 جاں براقتسامِ بخاکِ پائے تو
 از وصالِ خویشِ جانم شاد کن
 تا کہ من جہاں بہ پائے تو نثار

سوئی جزوِ خویشِ تنِ ای کل بیا
 از پئے توجیہ مے ساسیم بیا
 وی یخِ گلگونِ وسیعیں بیا
 وی علاجِ دردِ پہنانی بیا
 ماہی بے آبم و بس یم توئی
 مرگِ نادیدنِ رخِ زیبائے تو
 جاں چو صدی بستہ فراقِ تو
 عقلِ با صد ہوشِ پابندِ تو است
 اے سچایم بہ بالینم خرام
 جلوہ فرما آں سُرخِ گلفامِ را
 تا کشد این ہجر غمِ پہاے را
 روی تو بینم در آں دمِ جاں دہم
 تارہائے یابم از غمِ ہائے تو
 دانگم از قیدِ غمِ آزاد کن
 پس مرادِ جانِ مشتاقاں برآر

شکایت عاشق بحضرت معشوق کہ شیوہ عشق است

<p> تور واداری کہ باشم این چنین اندین غم عمر من آخر رسید کن نظر بر من ز رحمت جان من جان من الفات کن تا چند صبر پس کن دیدار خود از من دریغ اللہ اللہ روی نیک انگاہ بخل اللہ اللہ با چنین حسن و جمال اللہ اللہ با چنین روئے نکو اللہ اللہ و لبسری انگاہ ناز چوں فرشته چوں بری کو تو نیک بخل در روی نیک کے باشد بجا روی نیکو را بہ باید غمی نیک شیوہ عاشق کشی آموختی </p>	<p> بیقرار زار و غمگین و حزین لیکہ غم را نیست پایا نے دلیل بیقرارم بہر آں روی حسن بے توان در روز خم مانند گبر بے تو چشم اشک می بارد چو بارین خوش نباشد بارین چوں ماہ بخل قر و خون عاشقان چوں شد حلال چہ عجب سنگیں دلی و تند خو ترک کن این شیوہ یا ای ماہ ناز کاشکے بودی مگر خوی تو نیک رو بیا موز از قمر طرز سخا ترش روی زشت دال ای روی نیک جان عالم ای ستمگر سوختی </p>
--	--

دوست کشتن از کجا آمد روا
 دشمنان را کشته اند از ناخوشی
 کشتن بچارگان ای پر غرور
 جو رسکیں کے کند کا تر پسند
 نیست رجمی مر ترا بے سنگ دل
 شفقتی باید ترا بر حالِ شان
 بیدلاں را بر مرادِ خود رسان
 عمر باشد که ز عنت ترا مہنوز
 نے رخت ای ماہِ جاں افروز من
 سو ختم انی جاں ز بے مہرئی تو
 کم نگردد هیچ از تو اسے پیروی
 کہ نہ عمری کشتہ ناز تو ام
 جاں بلب آمد ز استغنائیت
 آتشی از عشق خود اندر وختی
 خود زدی در من ز عشق خود شتر

جان من شرمی نداردی از خرابا
 ای عجب تو دوستان را میکشی
 از حیثیت و ز جوا نرد لیست دور
 دور دار و جان خود را زین گزند
 بر سر بچارگان تنگ دل
 چون نمی پرستی تو از احوالِ شان
 خود مر یض و اماند این بیکساں
 در عشقت و استم دارم ہنوز
 از شب تار است بدتر و ز من
 چند سوزی جان من ای تند خو
 از تفقد گر بسویم بنگری
 شیفۃ اے شوخ و طنای تو ام
 کشت مارا آہ بے پروا بیت
 جان مارا اے ستمگر سوختی
 دیدہ و دانستہ گشتی نے خبر

جان من جو راست کار کا فراں
 ز انکہ از قتل من بسمل چه سود
 چونکہ تو ہوا رہ دل بر بودہ
 ہاچو من از عشق گر گردی خراب
 از غم من آگہی گردا شستی
 دلبراں از درد چوں آگہ نیند
 میروند از سوئے مابسنے خبر
 چونکہ ایناں طالب بیاں بودہ اند
 از غم و از درد عشق آزاد و خوش
 رحم کے آرند گر گریم سزا
 گوش کے آرند بر افغان من
 پنبہ اندر گوشش خود نساں می نهند
 سخت نے مہرند و بس سنگیں دل ناند
 نیست مرا این قوم را خوف خدا
 کار من افتاد با سنگیں دلاں

سوئی کوئی ظلم اس پر خود مراں
 نالہ ام جز سایہ عشقت بنود
 راہ حزن و درد کے پیہودہ
 آن ناں آگہ شوی زیں ہیج و تاب
 طرز جور و ظلم را بگذاشتی
 فایغ از غمناں ما خوش می زیند
 نالہ ام دانستہ اند از درد سر
 غافل از افغان من زان بودہ اند
 با ہمیں میریم و ایشان شاد و خوش
 مفت اندر دام شاں آمد شکار
 گر بلب از نالہ آید جان من
 تانہ افغان مرادادی دہند
 تانہ جاں گیرند جاں کی می ہند
 تانہ بجاں رحمی نہ درویدہ جیسا
 پس چه تدبیر من است ای عاقلان

خون ماحوز دند ایناں بیدریغ
 صد بلا صد فتنہ را اکیختند
 آہ بیریجی این خوش منظر اں
 طبع شاں چوں خار و صورت ہجوکل
 سخت تر از سنگ و لہائش بہ ہیں
 درد دل این قوم ہرگز رحم نے
 بتلا را امن نے از جور شاں
 بتلا ہی این بتان سنگ دل
 می نہ ترسند از خدا این قوم ہیج
 شغل با می تہر و ظلم افروختند
 زین الم نہیں درد من جھوش شدم
 من نہ ماندم عقل سنے ماندہ نہ دل
 پس بدین نوبت رسیدم چوں کنم

چوں نگہیم زار زار از غم چو مین
 قتل ما کردند و غم رنجستند
 چوں فرشتہ شکل و دل چوں کافراں
 زین غلش عاشق بود در شور و غسل
 گونایندت بشکل نازین
 دوست خود را کشتہ بہچوں دشمنی
 غیر جاں دادن ز جانہارا اماں
 بہچو زندانی است دایم تنگ دل
 چوں نباشد جان مادر ہیج ہیج
 نے خطائے جرم مارا سوختند
 از ہجوم غم ز خود بیروں شدم
 ہاں گہ باقی خیالی ہست غفل
 دیدہ را تا چند من جیچوں کنم

مناجات

شو پناہم اس سرور ہر زحیر
 نیست کس جز تو پناہ جان من
 نہ آنکہ بودستی ہمیشہ سایم
 بے پناہست من نمی بینم اماں
 چوں ندارم تاب این رنج و الم
 کہ تجدد ہائے امثال مخراب
 گشت عمرم در پریشانی بسر
 سوچ این بحر است چوں نے منہا
 کن عطا مارا ازین ہستی نجات
 سخت مشکل آمد از ہستی عروج
 جلوہ کن تا شوم بخویش من
 آنچنان کن تا کہ در تو گم شوم
 تارہائی یا ہم از ہستی خویش
 از خودی خویش کُلی بگذرم
 و مقام بخودی جاوہ مرا

از سر لطف و کرم دستم بگیر
 اسن وہ مارا خدا را ازین فتن
 پختہ کن ہر آنچہ ہست از خایم
 این غلام لتت بشکر پنجان
 حل بکن از ہمت خود مشکلم
 از چنین دازنچاں در ہیج و تاب
 خوار و خستہ چند گروم در بدر
 از تجدد با و تلوین کن رہا
 آیم از ہوش و خرد سوئی سبات
 وہ ازین دارا لخر یارب خرمج
 زخمہا تا کہ خورم زین نیش من
 بخودم کن آنقدر کہ خود روم
 ہوشیاری ہست جانہا پچویش
 این قہای ہستی خود بردم
 تارہاں از عزم چون چہا

تاکہ آسیہم دنی سے چند وہوں
 باکہ گویم چونکہ جان من توئی
 زندگی سے تو وبال جان من
 ایکہ دایم مسئلہ من روئے تو
 یکدمی آرام جان من تو باش
 عرض دارم تا فرمائے کرم
 دل چوبرستی بکن ولد اریم
 بردن دل پیش تو آساں شدہ
 دلبری پیش تو سہل آمد بسی
 راست گفت آں عاشق شوریدہ حال
 جان بمان آں دیار ہست
 جان من وقت است تا رحم آوری
 وقت آں آمد کہ غمخواری کہنی
 جان من وقت سیجانی رسید
 زانکہ جان خستہ بمان لب است

تا بگیرد جانم آرام و سکون
 چوں زیم نے توروان من توئی
 بلکہ جان من توئی اے سیم تن
 کعبہ جانست جان در کوئے تو
 قوت روح دروان من تو باش
 کے رہد جاں زیں بلائی درد و غم
 اندکے رچی بکن بر زاریم
 بردہ دل پس چوں پری نہاں شدہ
 رحم دشوار است گو میباید کہے
 دلبری سہل است و دلداری محال
 کش ز تیار غریباں عاہست
 بندہ پرورشور ہاکن خود سری
 دل بدست آری و دلداری کہنی
 نوبت آخربہ شیرای رسید
 نقیر جوی مرگ بر خوان لب است

بر امید و بدنت بر لب میقم
 ماله خواهیش خوان و یا بران
 آب بروی زیر یا آتش بزین
 خواه ویران خواه آبادانش دار
 بادشاهی حکم و فرمان مرترا
 لیکه رحمت باید اے جان جهان
 زانکه از عمری اسیران تو ایم
 زلف تو دام است و مادر وی اسیر
 ای سیاحا جان بلب بیمار تست
 باز آیکدم سیحانی بکن
 باز آو بر لب من لب بند
 باز آ ای جان حیات من تو باش
 باز آ در دیده جاسے خود بکن
 باز آ یکدم میان جان نشین
 باز آ ای راحت جان و دلم

مرگ ده یا با حیاتش کن ندیم
 نیست جز تو حکم کس بر ملک جهان
 کیت آن تا پیش تو گوید سخن
 بهر من دارا پسندی به زوار
 نیست کس راز هر چه چون و چرا
 بر سر بیچارگان نیم جاس
 تو عصای ماضیران تو ایم
 او فتاده در بلا چندین زحیر
 باز آ و زنده کن کیس کار تست
 پس علاج دردشیدای بکن
 وای حیات رفتم را باز ده
 از سنان هجر جانم کم خراش
 باز آ دل بر اسرے خود بکن
 باز آ و باش بادل همقرین
 باز آ و دل بکن ایمن مشکلم

باز آہیش و خرد از من ببر
 باز آمار از ما آرد کن
 باز آای مونس جانِ خزین
 باز آای توسل در جان و دل
 باز آای صحت بیماریم
 باز آرویت دوائے ہر مرض
 باز آو باب رحمت باز کن
 باز آای نور چشم ہر ضریر
 باز آای خوبی و حسن و جمال
 باز آای جان و ای جانان من
 باز آای حسن خوابانِ جہاں
 باز آاز روی خود راحت رساں
 باز آای دیدنت آبِ حیات
 باز آدیں مہر و زناں را نگہ
 باز آنگہ جہاں مشتاق تست

عقل را از عشق کن زیروزبر
 بار از دیدار خویشم شاد کن
 باز آگزار مارا این خنپس
 باز آای قوتِ این مضحل
 باز آگزار اندر زاریم
 ہم توئی عقدہ کشائے ہر غرض
 خویش را با جان من دسا کن
 باز آای توسل در ہر زحیر
 باز آای رونق بدر و ہلال
 باز آای شاہ و ای سلطانِ مین
 باز آای سیر و اسرارِ نیاں
 باز آای چارہ سازِ نیکسایاں
 باز آاز نشت آرام و سبات
 نے رخِ خوبت ہمہ زیروزبر
 نے تو ابرِ عالیت عشاق تست

باز آیکبارے جاں باز آ
 باز آ بنگ بحال زار من
 باز آ بر آتش من آب زن
 باز آ و باز دلدار ی کهن
 باز آ ای تو توان ناتوان
 باز آ ای تو مراد جان من
 باز آ ای درد و ای درمان من
 پند گوشت که شد از حد فزون
 ناله های درد من گرفت طول
 ختم کن این باز آ را دیر شد
 لیکه جانم ز انتظارش سیرنی
 گوهر اراں سال باشم و طلب
 گرتو گشتی سیر خانه خود برو
 هست جانم همچو مستقی خراب
 باجنون خویش می گویم سخن

باز سوئے عاشق جاں باز آ
 رحم کن بر دیده خونبار من
 باز آے مرهم ز خشم کهن
 باز آ باختگاں یاری کهن
 باز آ ای قوت ایمن نیم جاں
 ده ز روی خویش داد جان من
 باز آ ای کفو ای ایمان من
 عاقلان دانند پند یار جنون
 لاجرم انساں ظلوم است و جهول
 ستم افزوده گشت و پیر شد
 صبر بهر این دل او بی سرنی
 من نگردم سیر و مانم خشک لب
 چوں کنم من ز آنکه جاں دارم گرد
 تشنه کی نو و کهن بیند ز آب
 پیش من نواست پیش تو کهن

<p> باز گروای دل ازین افسردگان باز گرو باز سوئے یار رو می برانندم بکوشش میروم زانکه چو نتوانست کس در دلبری تو برائے ناز و ما بهر نیاز ما و این دیوانگی ما و بستن پیش مردم گو میان آتشیم گاه گاهے سوئی ما هم بنگری کشته از زخم شب خون تو ایم یک دم آخر گمانی رخ بمن </p>	<p> باز گروای دل ازین افسردگان باز گرو باز سوئے یار رو میخورم صد زخم و سوزش میروم باز می آیم بسویت اے پری میکنشی مارا دے آیم باز هر زمان باد اتر احسنت فزون جان من ما در جنون خود خوشیم ایکه باید این قدر از دلبری کز بلائے زلف مجنون تو ایم پس چه کم گرد و زحمت جان من </p>
--	---

در بیان غلبه حال عاشق

<p> شور و غل دارد میان کوئے تو یک جہاں از عشق تو اندر بلا بج صبر از جان ما بر کنده </p>	<p> اضطراب عاشقان روئے تو من نہ تنها ام دریں غم مبتلا شورش اندر عالمی انگندہ </p>
---	---

روز و شب این چرخ سرگردان تو
 ابر از عشق تو گریاں زار زار
 باد جویاں مرترا شد کوبکو
 گل گریباں چاک از غمهای تو
 ز گس اند باغ شد حیران تو
 ایستاده سرو اندر انتظار
 بسکه سوسن جامه بینی از غم است
 بوی از زلف تو در دیده نسیم
 بلبلان را تاله از عشق تو خاست
 گشت پروانه ز عشقت جان فکن
 دید ما مشتاق بهر ناز تو
 روز و شب جانها طلبگار تو اند
 از تیر روح را گم گشته هوش
 عقل سرگردان ز تدبیر وصال
 نهم را از غایب می بریده پا

هر دم گویی خشم چو گان تو
 رعد در شوق تو ناله بیقرار
 با بجزو مجنونست پویاں سو بسو
 شد پریشاں سنبل از سیدای تو
 سبزه در صحر است سرگردان تو
 لاله را صد داغ دل در کوهسار
 در فراق تو روز و شب در ماتم است
 هر تسکین دل و حال سقیم
 قمریاں را شور کو کو مرتراست
 شمع گریاں زار زار اندر لگن
 گو شها محتاج بر آواز تو
 هر زمان دلمان خسته دیدار تو اند
 نفسها از شوق و بچوش و خروش
 شد زبیه صبری پراگنده خیال
 و هم در تدبیر پویاں جا بجا

<p>زیر کی مہوت چوں پیر کس ای سچا مردہ گنا گزراہ تم یک جہاں آمد گدائے حسن تو از بلامی عشق تو در شور و شمر ہست خوفا از زمین تا آسماں لا مکان نیز آمدہ حیران تو</p>	<p>و سوسہ چوں طفل این کن داں کن جملہ عالم در ہوائے تست گم من نیم تنہا اندائے حسن تو من کہ باشم یک جہاں زیر وزہر من نہ تنہا ام دریں شور و فغاں ملک ملکوت است سرگردان تو</p>
--	--

شرح مقام حیرت و مرتبہ و رار الورا

<p>دعویٰ وصل تو عین جہد داں ماہمہ معدوم اصلی بالیقین ظاہر ہر عین ہستی زین چنین نوبنوا ظہار موجودات تو شمہ ہویدا صورت ظلمات و نور ہیچ کس از کمنہ تو آگاہ نیست گشت در تہ تیجر گم سبے</p>	<p>تو کہ مطلوبی و رائے قاصداں تو کہ موجودی و حق با صد سببیں باطن ہر عیب ذات تست ہیں از خصائص آل صفات ذات تو از صفات و ہم زاسما در ظہور سوئی تو ہرگز کے رارہ نیست دم نزدان آگاہی ہرگز کے</p>
--	---

روز و شب این چرخ سرگردان تو
 ابر از عشق تو گریاں زار زار
 باد جویاں متر اشد کو بکو
 گل گریاں چاک از غمهای تو
 ز گس اند باغ شد حیران تو
 ایستاده سرواندر انتظار
 بسکه سوسن جامه بینی از غم است
 بوی از زلف تو در دیده نسیم
 بلبلان را ناله از عشق تو خاست
 گشت پروانه ز عشقت جان فگن
 دید ما مشتاق بهر ناز تو
 روز و شب جانها طلبگار تو اند
 از تیر روح را گم گشته هوش
 عقل سرگردان ز تدبیر وصال
 نهم را اند عاجز می بریده پا

هر دم گویی خیم چو گان تو
 رعد در شوق تو ناله بیقرار
 با بجز مجنونست پویاں سوسو
 شد پریشان سنبل از سودای تو
 سبزه در صحر است سرگردان تو
 لاله را صد داغ دل در کو بهار
 روز فراق تو روز و شب در ماتم است
 بهر تسکین دل و حال سقیم
 قمریاں را شور کو کوه متر است
 شمع گریاں زار زار اندر لگن
 گو شهاب محتاج بر آواز تو
 هر زمان دلهما خسریدار تواند
 نفسها از شوق و بچرخش و خروش
 شد زبیه صبری پراگنده خیال
 و هم در تدبیر پویاں حاجبها

<p> و سوسہ چوں طفل این کن داں کن جملہ عالم در ہوائے نشت گم من نیم تنہا فدائے حسن تو من کہ باشم یک جہاں زبرد زبر من نہ تنہا ام دریں شور و فغاں ملک ملکوت است سرگرداں تو </p>	<p> زیر کی بہوت چوں پیر کمن ای سیجا مردہ گانزا گولہ قم یک جہاں آمد گدائے حسن تو از بلای عشق تو در شور و شر ہست غوغا از زمین تا آساں لاںکاں نیز آمدہ حیران تو </p>
--	--

شرح مقام حیرت و مرتبہ و راء الورا

<p> تو کہ مطلوبی و رائے قاصداں تو کہ موجودی و حق با صد مبین باطن ہر عجب ذات نشت ہیں ان خصال نص آں صفات ذات تو ان صفات و ہم زما سما در ظہور سوئی تو ہر گز کسے را راہ نیست دم نزد از آگاہی ہر گز کسے </p>	<p> دعوی و صل تو عین جہد داں ماہمہ معدوم اصلی بالیقین ظاہر ہر عین ہستی زین چہنیں نویزا ظہار موجودات تو شد ہویدا صورت ظلمات و نور ہیچ کس از کمنہ تو آگاہ نیست گشت در تہہ تجر گم بے </p>
---	--

<p> ہر کسے بروہم رہا پیودہ است ہر چہ بینی آں خیال خویش ہیں در خیال خود مقید مطلق گم شدن راہ است و باقی قیل و قال ایں خیال و طمع من آمد فنصول ای دلم در کوئی ہوشیاری نیست کس ندیدہ غیر زیں راہ نکو </p>	<p> اوزہ مطلق نے مقید بودہ است پس چگونہ راہ یا۔ لی تو دریں واصل خویشی نہ واصل با حق ہم طلب ہم وصل را میدان خیال جوں طلب لازم کہ پاکی از وصول غیر گم گشتن رہ وصل تو نیست از طلب گم گشتن و از جستجو </p>
--	--

در آداب عبودیت

<p> منے تو دارم ہر زماں جانکندنی از کرم گذار مارا خشک لب جو د تو شوق من و ہپہائے من زانکہ ہستی چارہ ساز بیکساں بلکہ آں کس را کہ تو کردی قبول نیست جز حرزہ خیالی بافتن </p>	<p> ایں ہمہ دامنم ولیکن صبری در دلم چوں آفریدی طلب پس عطائی تست ایں سولے من چوں طلب و ادوی بمطلب ہم سہاں کے بچہد ما شود و صلت وصول پس ترا کس بے تو نتواں یافتن </p>
---	--

<p>چوں توئی بچارگانرا داد رس سوز دل کرده است سودای مرا</p>	<p>این دل سرگشته را فریاد رس نیست یک لحظه شکیبائی مرا</p>
<p>در عجز طلب خود</p>	
<p>بهر غنقا جستجو دارد بگس پشته در شوق هماران و دنگ من خیزداری کند ناپید را از فراق بحر شوریده غم است هر زمان از دیده ریزد خون من بر دشتوق تو ز من تاب و توان با که گویم چوں تو می تقدیر من دیده کورم ضیای من توئی اللہ اللہ مولیٰ قلبی الیک هست روی نیک تو مارا دوا روز و شب را میگذارم در تقب</p>	<p>این چنین نادر ندیده هیچ کس در تمنای سیلماں مور لنگ ذره مشتاق است مرغور شید را قطره اندر شوق بحر قلزم است نبیند این دل مجنون من از پئے تو بمقرام هر زمان هم تو فرما بهر من تدبیر من در دادی هم دوائی من توئی ای منی اشغفت من حب لذیک من بدر تو بسی ام مبتلا آه دایمی کم من روز و شب</p>

می نہ پرسی از کرم احوال من
 زان تغافل کہ بحال ماتراست
 تو رہی ناز و مارہن قضا
 جانن این نئے نیاز ہی تا بکے
 روئے خوبت ویدم افتاد م بغم
 گر نفراے بحال مکرمت
 ہستم از عمری اسیر دام تو
 چونکہ از عمرے منم ہیسا تو
 گر نہ از رحمت بہ پہنی سوئے من
 یک نظر سوئے مرہض خویش کن
 باز آواز بان یار باش
 باز آمنت بجان من بہ
 خویش را با من دمی و ساز کن
 از سر لطف و کرم اے نازنین
 کہ شہید بخش نازند این

دای بر جان من وہ حال من
 جان بچارہ اسیر صد بلاست
 نیت چارہ جان مارا جہز رضا
 ما غار آلودہ و توسست مے
 ای عجب شد بہر من تریاق سم
 بالیقین میداں کہ میرم در غمت
 میرم و جانزا دہم بر نام تو
 حسرتے دارم پئے دیدار تو
 کم نہ گرد و ہیچ ہائی وہوئے من
 بہر حق رحمی بر این دلش کن
 راحت جان من بیمار باش
 داد حسرتہائی این خستہ پدہ
 خوی حمت گیر و ترک ناز کن
 یکدمی سوئے غریباں باز ہیں
 وز جفا با مرگ و مسازند این

<p>سوئے کوئے بسلاں سیری بکن حال مانگر و پرس از ماکہ چنست بیزنی صدر خرم دل انگہ بری میکشی خود بازمی پر سی که کشت شد شبک سیئه مازیں الم پس علاج این دل شتاق چیست زانکه خواباں پنه در گوشند سخت</p>	<p>وز زکوة حسن خود خیری بکن نے تو جان خسته پامال جنونست سخت طاری تواند رولبری جان من تا چند این خوی درشت زار زارم روز و شب از درد و غم بهر من تدبیراے عشاق چیست رحم کلی از دل شاں بردخت</p>
--	---

در بیان آنکه در عشق پایاں ندارد و غیر از تسلیم و رضا

چارہ نیست

<p>نیست پیدا بهر درد من دوا نے بدل صبری که تا گیر و تدار این عجب سود است کز وی چارہ نیست ماند انستیم اول این چنین نیست آساں غیر از فضل خدا</p>	<p>واہ یار باہ و اغوثا ہ و ا نے توانائی کہ آرد وصل یار کار جان بازیت این اسطارہ نیست سنگ آمد سخت آمد یار یار ہاں بری زیر وادی کرب و بلا</p>
--	---

<p> صد ہزاراں عاشقاں جاں دادہ اند سرکھن در کوئے تو استادہ ایم سیر ہستم از حیاتِ خویش تن بامرا و ما بدہ با جاں بگیہ دادن جاں پیش ما دشوار نیست چہیت یک جاں من کم صد جاں نثار کے پذیر و آنکہ مستغنی است او سخت مشکل آمد ایں یارب من پس بگوئے عقل تا من چوں کم ہیں بیا و سر بنہ تسلیم شو غیر تسلیم و رضا بس چارہ نیست </p>	<p> بیدلاں مجبور سر بہنا دہ اند ہر چہ باد اباد ما آمادہ ایم پیش تو آور دہ ام تیغ و کفن تا یکے در نزاع مانم من اسیر بل ز سر بازی مرا ہم عار نیست گر بدست آید بدینم وصل یار صد جاں را قیمت یک تار مو سخت دشوار نیست ایں یا ذوالمنن یا بمیرم یا جگر را غول کم بر رضای دوست جانہ اکن گرد نیست یک دل کا ندیں رہ پارہ نیست </p>
---	---

در بیان فنا و استغراق کہ چوں سالک بریں مقام
 رسد انکشاف عالم غیب میسر گردد

یا مگوئسوئے استغراق رو	یا بکن در کوئے حیرت تک و دو
------------------------	-----------------------------

تارہ جان تو زیں رنج و الم
 باتو گویم از رہہ دیگر نشان
 فکر کن گیر و خیال تو تیار
 در وجود تو چو گم گرد و خیال
 حس ربانی خوب اندر خواب کن
 ہچو حیراں کونشہ خفتہ مگر
 تازہ علم خویش کلی گم شوی
 ہم ز ظاہر ہم ز باطن نے خبر
 پس ز تو باقی منہ اندکنوں نشان
 ایں زبان جان تو رست از چند و چوں
 یافتی آرام از درد و الم
 بنگری رویائی صادق ایں زماں
 روح پاک انبیاء تو ہم ملک
 ہست موقوف عنایت ایں تمام
 رو بہر گاہ خدا فریاد کن

تا خلاصی آیدیت از درد و غم
 تا کنی حاصل از و مقصود جاں
 ترک سازد عادت و رسم فرار
 پس روی انگاہ برتر از مثال
 سوئے پیرنگی تو فتح باب کن
 مثل خوابیدہ زہر شے نے خبر
 سوئی عین الغیب پس انگہ روی
 جاننت از ہر دو جہاں شد کور و کر
 ہستی تو گشت گم در لامکاں
 روز و شب از وقت و ساعت شد برپا
 رفت جاں سکو سکول از کرب و غم
 بر تو ہم الامام آید ہیگماں
 منکشف گرد و ہم اسرار فلک
 کے بجدت کار تو گیر و نظام
 صد غم و صد گریہ چوں فریاد کن

در مدح اولیاء اللہ رضی اللہ عنہم اجمعین

زود اندر سایہ پاکاں در آ
مرهمند ایشان پئے بر سینه ریش
رحمت حق هست بہر بیکساں
شاوگر دانندہ ہر مغوم را
موجب فرحت بہر غمگین دل
اندر چمنی چونکہ سکین پر درند
بلکہ پنچوں فیض حق ستایم بود
دیدہ ام بسیار ندان دارم لطفیں

یا مدد جو تو ز خاصانِ خدا
تا مدد یابی بمشکل ہائے خویش
اندریں عالم وجود پاکِ شاں
دادرس ہستند ہر مظلوم را
بمضطرب را باعث تسکین دل
چہ عجیب بار بار رحمت بنسگند
فیض خاصانِ خدا و ایم بود
ذات ایشان را تو فیض حق بیں

التجانباب پرورش در حمتہ اللہ علیہ

پروریت حق کند آئین ما
بر تو بادا تا قیامت بار بار
گر باز آ می کنی با حق تو میں

ای ولی حق امام دین ما
رحمت و رضوان یزدان صد ہزار
حبّ تو حبّ خدا آمد یقین

<p> ده خلاصی از وحل پابسته را عاجز و پجایه و بس مفلسی شرم نام خویش کن پس ای بهام در غلامی هات جان فرسوده ام از غلامان کینه بسته ام از کرم گذار کرم ناتمام گرد و در نیک از آن تو ایم باش اکسیر این مس تیره ورق سوئی مس ای کیمیاے حق بیا مس را مس کے گذار و کیمیا کیمیاے کار ما گذار و احسام </p>	<p> دستگیری کن غلام خسته را آخر از نشت این غلام بیکسی عیب یادیده خریدی این غلام سالها در خدمت چوں بوده ام شرم کن که من بنامت زنده ام پر تو آید مرا هانت این غلام رحم کن کاخر غلامان تو ایم رحمتی تو بهر ما از سوئے حق ما مس تاریک و تو چوں کیمیا از مسی باکی ندارد کیمیا زر بکن این مس تیره را تمام </p>
---	--

در معراج پیر خود رحمتہ اللہ علیہ

<p> او کماندار است و چوں تیریم ما در غلامی ہائے اودم میزنم </p>	<p> خوشه چیں خرمن پیریم ما از غلامان کینہ اود منم </p>
--	---

<p> جان من باد افدائے پاکے او قطره از بحر فیضان و یم چونکہ او انداخت در جانم شرر سوز من از نیر سوزش شحتی است رشتی از نیر و سوز جان او عمر من بگذشت و سودا نام تمام تو میس از من چنین غوغا و شور من کجا و این چنین دیوانگی جوش اندر سینه ام او میزند این زمن نے بل رسودائی و لیت </p>	<p> این ہمہ سود است از سودائے او ذرّہ از مہر تابان و یم من ز سوز او شدم لے پا و سر جان بفلس را از و صد شوکتی است بر من آمد آمد در ہائے وہو از و یم ہر اچھے ہستم بختہ خام میکند او در دلم صرگونہ زور یک نگاہش برو صد فرزانگی ز اں سبب جانم بہ غوغای تند شور و غوغایم ز غوغائے و لیت </p>
---	--

و تہرلیف حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ و ذکر
 بعضے شرح از کلام او

شد ولیم نیز مولانا روم	مادی کشتی ما پہچوں نجوم
------------------------	-------------------------

<p>طالبانِ راستہ دلیل از شنوی ہم تجت ہا ز ما بر خاکِ او تا نماند طالبے نے بہرہ خام روئے خود را بہچو شمع افز و خند یافتہ از قولِ پاکِ او شد اندریں اوراقِ گر پینی نکو اندر اہ علم و ہنر شد موقنی ایں چنین فن از کجا آوردہ جامہ علم و ادب بر خویش یافت ہستم از عمری چو اندر کا او</p>	<p>چوں جلال الدین پیر سنوی رحمت حق بر روانِ پاکِ او بہر فیض دیگر اں گفت او کلام صد ہزار اں کس ادب آموختند ہر کسے بر حسب استعداد خود بسط کردم بعض رمز از قولِ او ہر کیے آموخت از او ستافتی پس تو گوئی علم و زدی کردہ ہر مید از پیر خود ترتیب یافت جان من آموخت ہم ز اسرار او</p>
---	---

سبب تالیف ایسا و غدر اک

<p>شد بد و مانوس زیں جان و تنم ہر زماں با شد مگد ہمراہ او ہم بہ بیداری کند با دی خطاب</p>	<p>چونکہ از عمرے رہیں ایں فتم گر کسے رادل پہنچے شد گر و خفتہ گرد و پیند اورا ہم بخواب</p>
---	---

<p> چوں پریشان گشتم و بے انتظام رو بکن آور و چوں این اضطراب عقل نہاں گشت و پیداشد جنوں چوں گردش عقل در دست جنوں بودم از عمری چون خاموش و صموت شورشش بگذشت چوں از حد فوٹ پس خموشی عاجز آمد پیش او شد ز سودا سپ طبعم نے لجام چونکہ وحشت گشت غالب این ناں شعر گوئی کے مراد است این پس مرا معذور دارای با ادب انچه دین ہنل و ہنایان و جنوں عفو کن امی خواجہ زین ہنل ہنر بلکہ چوں اہل وقار و چوں کرام نشر گشتم چو از در و نہاں </p>	<p> پس دیں شورش بدو کہ دم کلام اختیارم کرد گوشہ اختیار ہوش رفت و آمدہ وحشت بروں لاجرم آمد بروں راز دروں وحشت شکست این مہر سکوت گشت طبع ہمو گروں بے سکوں عقل ترساں شد ز خوف نیش او غافل از زیر و زبر ہنسا و گام جاہلانہ شد بروں چندیں بیاباں بلکہ رفع غلبہ سودا است این کس ز مجنوں عقل جوید با ادب از سر بیہودگی آمد بروں چوں کریاں بر سر من کن گذر کن گذر بر لغو بایم اے ہمام راز دل بے قصد آمد بر زبان </p>
--	--

نالہ کے آرد مرین از خویشتن اینکہ گفتیم آہ درد من بد اں ہذل من میدان تو ہذاں مریض بے مرادش اینکہ گویندش زہے کس پسند یا بہ انکاری رود من زور خویش می دارم جنیں منکہ مجبورم ز دست ایں جنوں چونکہ او دارد غلور جان من سیرۃ صد سال ہجرت بود چوں	درد آید گویدش ہے بانگ زن شرم از نالہ ندارد وینم جاں میند مجبور کوتاہ و عسرین بل بدفع درومی جوید رہی ضبط از بیمار آہش کے شود نے مرادم زہ اند آفریں عقل و ہوشم شد زافسونش زبوں گفتیم اقاد ایں تسج و حسن ریختہ از چشم من ایں سیل خوں
--	---

در معنی آیت واللہ غالب علیٰ امرہ

بل قضا بر گردنم نہاد تیغ وں قضا گیر دگر یزاندوی چہ سود کے گریزد او کہ در بند قضا ست گریزم او گریساں مے درد	میکشد مارا بدیں سو بید تیغ جز رضا پیش قضا چارہ نہود ہر چہ خواہد خواہ بندہ رارضاست درخشاں ہاشم یہ نالہ آورد
---	---

- اہ راحت کے گزار دو خود کے
 اہ از راحت بر حمت میروم
 من نہ از خود میروم او می کشد
 کس بر غبت سوئے مردن کے رود
 ذلت خود کے کسے بر خود گزید
 میدرد جان اگر یہاں دست عیب
 می کشند با چنین زنجیر ہا
 در گلوئے جان من طوق تو لیست
 تو نہ بینی آہ آں نہ پھر عیب
 می نہ بگذارند تا یا بم بجات
 بہر قربانی ہلاکت کی خوش است
 ناصحا از پند میگوئی سخن
 تو ہی گوئی کہ عقل این بہت
 تو ہی گوئی کہ دیوانہ شدی
 رت آمد انحر سے رود

پانہد مجبور بر خار و خار
 در پریشانی و وحشت میروم
 با ہزاراں زور این سوئی کشد
 ہاں مگر طوعاً و کرہاً سے رود
 جان مجنوں از جنوں چارہ ندید
 میدوم من در پیش پیشک و ریب
 بہر کشتن آہ چوں غنچہ ہا
 از کسے ہیں نے زمین این خود رویت
 کہ کشد مار اسے حشران و حیب
 کی بر غبت کس رود سوئی مہات
 عاجز از قہر کشندہ سرکش است
 غافل از درد و دہم از حال من
 این منیدانی کہ تقدیرم گرفت
 از طریق عقل ہیگانہ شدی
 آں دہاں جان تو زیں آگہ شود

پس مرا معذور داری آں زماں
 ہاں سزاوارِ ملامت ہاں منہم
 عاجز ہم از درد و غم غایب کنم
 گر گرائی آیدت رو عفو کن
 چوں ز دردِ عشق دوری دور باش
 ما دیں دیوانگی شادیم شاد
 پیش تو خزن است و پیش ما سرور
 دور از حال تو این رنج و الم
 تو سلامت باش و کارِ خویش کن
 گویم اکنون من سخن با جانِ خویش
 من ز دردِ خویشتن دیوانہ ام
 شد ز سوزش عشق چوں دار و غلو
 از جنوں میں ناطقہ شدے ادب

چوں فتد جان تو ہم در امتحاں
 نہ آنکہ پابند و اسیر این فہم
 نا لہائے سوز خود را میں سز ہم
 گوش خود کم نہ بسوی این سخن
 کار خود کن مغر خود را کم خراش
 بہر تو قبض است و بہر ما کشاد
 ہاں سنا یہ بہر ما پشت حرور
 روم را بگذار اندر درد و غم
 بہر مجنوناں رہا کن این سخن
 میں زبانِ خویشم و مہمانِ خویش
 روز و شب زیں اندر میں افسانہ ام
 کل عقلی کل فہمی ز ایلو
 آہ چوں سودا ییاں بکشا و لب

در خاتمہ

<p> کہو از حد گر چه واویلا جنوں گو کہ چندیں شرح کرد و قصہ خواند نالہائے ہچھو گنگی بے زباں بانگ کردم گنگ و ش چند انکھن سیر جاں کے آید آخہ بر زباں اپنے اندر سینہ بد در سینہ ماند نالہا کردم بے لیکن چہ سود کہ دظاہر بیقراری ہائے خود لیکہ در آخہ ہجرت گشت جفت شرح آں چیزے کہ از گفتن بر نیست عقل حیراں است در اسرار او نیست کس را بار در ایوان او عقل و علم و قیل و قال اندر سکوت بس کنم دیگر نگویم زیں کلام </p>	<p> از ہزاراں لیکہ یک نامد بروں لیک بے معنی چو بانگ طیر ماند کرد و لیکن شد نہ زو حریفی بیاں گفتم و ناگفتہ ماند آخہ سخن خود شود آگاہ مرد زندہ جاں ناطقہ ہر چند اسپ خود ہیساند سیر جاں کے پردہ از رخ پر کشود نالہا و آہ و زاری ہائے خود کس چہ گوید زانچہ می ناید لیکت دم زدن در وی ز آں تارچہ نیست جاں شدہ مہوت اندر کنار او غیر حیرت جسدہ سرگردان او بالقی سبحان حی لا یموت زانکہ لفظ انجاست عاجز و اسلام </p>
---	--

تاریخ اتمام ثنوی ہزار و جمعہ تاریخ نهم ماہ بیج الاول شہادہ

ثنوی آہ اجمال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

<p>و ضعیفیکہ کم ازاں بروئے لیکن تو ز مہر تر عیاں نے چو نتو بہاں کسے عیاں نہ وز ذات چو مہر در عیاں نشت پہاں تو ز شدت ظہوری در خویش نہ امنست کہ چو نی معلوم شد کہ چو نی ای شگ پیش تو چراغ عقل بے نور خوش خوش بہ نشیں کہ نازہ نہیں عمریست کہ دارم آرزو بیت آرایش حسن و بر جمالی بل ہستی ماست ہست از تو</p>	<p>ای تر ازل بگو تو چو نے از دیدہ عقلہا نہاں نے جز نام تو در ہاں نشان نہ چوں جاں کہ ز دیدہا نہاںست با اینہمہ قرب لیس کہ دوری زا دراک وز قسم ما برونی دل شیفہ از تو جاں شدہ دنگ در روح زدی تو شعلہ چوں طور آئی بسریر دل نشینی جان و دل ما فدائے رویت خنداں گل باغ لایزال جان و دل ماست مست از تو</p>
---	---

ز اندیشه من تو سر بر آری
 آئینه ز حسن برگزینی
 بینی رخ خود کنی فغانها
 بر هر که ز حسن خود دنیائی
 پنهان تو بصورت خیالی
 لیلی است نهان بشکل مجنوں
 آمر شده زیر امر پنهان
 تو بحری و فکر موجبت آمد
 عکس رخ تو هر آنچه زائد
 پس این حرکت میان جانم
 ذات تو مرید و ما مرا دیم
 توانی و ما چو ناله نئی
 در من بدمی ز عشق خود دم
 پیشم هزار غنچه آئی
 چوں دادی ایمن از درختی

طرفه صنمی عجب نگاری
 در روی ز جمال خویش بینی
 بر عجب است کار جانها
 یکبار ز دستیش ربائی
 دامنم که تو عین هر جمالی
 یا صورت چوں گرفت بچوں
 تنها همه ظاهر و نهان جان
 تو شاه و خیال فوجت آمد
 در آئینه خیال لم آید
 پنهان تو کنی دمن عیانم
 تو چوں قلمی و ما سوا دیم
 ای مبد روی معاد هر شے
 می نای تو ام و یا که آدم
 باشوکت و شان دلربائی
 یا طور منط که سوخت رختی

روزی ز تحسیریم بر آئی
 گاهے بکمال از یقینی
 خوش آب لباس هر که خواهی
 خواهی چو ز قرب خود کنی جود
 بوے تو بجز یقین بنوید
 در شکل یقین به پیشم آئی
 دیوانه کنی مست سازی
 جانم بفداے غمزه ات باد
 هر غمزه تو حیات جانست
 ای راحت روح و نور جانم
 آئی چو بدل سرور بخشی
 آئی بخینال شکل مستی
 آئی چو بروح مست سازی
 آئی چو ز راه این دو گوشم
 از دیده چو حسن چو در آئی

چو کعبه جمال خود نمائی
 گاهے ز جمال ناز بینی
 دانم به یقین که بادشاهی
 در عین یقین شوی تو مشهود
 گر نکر هزار سال پوید
 زان انس بروح و دل فزائی
 با جان شکسته عشق بازی
 شادم به هواے عشق تو شاد
 هر غمزه نشاط این روانست
 حسن تو بجلی عیانم
 آئی چو بدیده نور بخشی
 بخشی بعدم هزار هستی
 بازی بدلم هزار بازی
 چو لغمه بری مزار هوشم
 صدیاب طرب بدل کشائی

ای سرور و دلنوازی
 تو جانی و یا حیات جانی
 تو خوبی حسن و جسم جانها
 تو علمی و ماضی لال اویم
 تو سن و جمال و ماچو جسم
 تو مایه بلبلی و مشقی
 ای خوبی و حسن هر جماله
 ای دولت جان ما غریباں
 ای رحمت عام وجود وافر
 از تر تو جان کشاد دارد
 با عشق تو نسبت است جانرا
 جانم چو تن است و عشق جانست
 جان آمده از برای عشق است
 شد خانه تو هوا را جانم
 ای گوهر نعلی بهادرین گرد

وی مهر سپهر عشق بازی
 یا عمر بخت و جادو دانی
 تو فروز و شرف پئے رواها
 تو روحی و ما خیال اویم
 تو اصل وجود و ما چو اسیم
 معشوقی و عاشقی و عشقی
 وی جاه و جلال هر کماله
 وی بخت بلند نعلی نصیباں
 بر مومن و فاسق و بکافر
 در عشق تو صد مراد دارد
 چند آنکه بود تن و رواں را
 عشق تو درون جان نهانست
 فرخنده هوا هوا عشق است
 مخمور شده انا نم
 افلاک ز خاک سپر آورد

از قوت باد گر در قصاں
 پس اینم شورش و جسونم
 صد فتنه و صد جنوں بجانست
 از عشق تو پر جنون است جانم
 پرسی از من بگو تو چونی
 از عشق به پرس عالم ایدوست
 نور تو چو آفتاب رخشاں
 تو مری و عقلها چو انجم
 برقی چو ز عشق بر سر وزد
 ای پرده در و تار جانم
 ای شعله زن دل فسرده
 ای عیسی روح عشق نامست
 مست است رواں ز بلوی مست
 از مستی تو چنانم امروز
 گر نکم بکنم بکنم نائی

باللہ کہ دیں کسے است پنہاں
 از لست کہ من ازاں زبونم
 در دست تو ام پس این از لست
 شوریدہ سر و خراب از انم
 چوں مست و خراب و پر خون
 نے شرح زباں چو شرح خود است
 ذات تو برائے لست برہاں
 شد تابش نجم پیش عزم
 زان خرمین عقل حبلہ سوزد
 دی راہ زن قرار جانم
 وی آب حیات جان مردہ
 مست است جہاں جاں ز جاست
 جام مستی است خود بد سنت
 کز غیر وز خود ندانم امروز
 کیں خود تو توئی و یا کہ مائی

<p> مبہو تم وغیر حیرتم نہ عشق از ہمہ ہا فراغ بخشد چوں حضرت عشق رخ نماید جز خویش نہ غیرہ اگذازد ای از تو مرا نہ راغ کم باد چوں سوئے تو یکدمی شتابم ای طائرِ قدس از کجائی تو جانی و از دگر ہائی از غیب بدیں جہاں رسیدی ای غیب دین جہاں تو چونی با وسعتِ خود تو چوں بہ تنگی در سینہ تنگ چوں بہ گنجی ایں کج خراب از تو آباد شہباز شکار دستِ شاہی دلہای شہاں شکار سازی </p>	<p> در عشق ز تنگ و غیر تم نہ دردی و غمی و دواعی بخشد ز نگار خنیا لہا زواید فرصت ندہد کہ سر بخازد نئے یاد تو ہستیم عدم باد از عمر نصیب خویش یابم حکمت چہ بود بہ تنگ نائی سیرغ فزائے لامکانی در ملک ز لامکاں رسیدی آمیختہ پہچو باد و غمی بیرنگی و در میان رنگی خوشیدی و در میان گنجی ای طائرِ قدس دانا باد ای از چہ درین شکار گاہی قرباں بہ بازیت چہ بازی </p>
--	--

جان و دل ما شکار تو باد
 چوں مرغ دلم شکار کردی
 ای از تو فغان بجایم افتاد
 غوغاست بملکت وجودم
 مستیم چو تو به پیش مائی
 فرخنده دمی که ما تو باشی
 آئی سوئے من شوم سلا
 آیم هراچہ تو بخوابی
 در دست تو باں چو گوئی چو کال
 چوں پیش منی بخویش شادیم
 بے روی خوش تو نا صبورم
 از طالب خود حجاب کم کن
 زین سوخته حجاب تا چند
 یکبار زرخ نقاب بردار
 چوں من ز شراب عشق مستم

میمون و مبادک است صیاد
 یکبار درد مرا هزار کردی
 شد ملک وجود از تو بر باد
 تا آندہ تو در شہودم
 پستم ز ماچو در خفائی
 از مائی ما ند دل خراشی
 گرم چو ز من شوی تو پنهان
 الی و باز گاہ لای
 هر سو که تو خوابیش ہی راں
 پنهان چو سویی ہمہ کسادیم
 ای ما پستی و سرورم
 پیش آد وجود من عدم کن
 عمریت کہ ہستم آرزو مند
 ستانہ ببر مرا بیازار
 خود شیشہ ننگ را شکستم

جفیم بتوز تنگ و خم فرو
 خود دست ز نان و پلے کو باں
 از عشق تو غفل و فغانها
 عاشا شد ز شرم دارم
 مطرب بنواز نغمه امروز
 ساقی تدرے دگر مدد کن
 چوں عکس بھی ز رخ نمودی
 چوں من نشوم فدایت ایدوست
 شوقی است مرا پائے ساقی
 ایں ملک وجود ملک تو باد
 جایی تو درون جان من باد
 از عشق تو سینہ ام چمن باد
 جز عشق تو هیچ غم مباد
 از ستر تو سینہ ام چو باغ است
 شاداں بکشد یار اسیریم

بادیدہ چو جوئی و رنگ رخ زرد
 بالغرہ و ہائے دہوے مستال
 آریم ز دل سوئے زبا نہا
 زیں رقص چو یار گشت یارم
 کند دلبر ماست بخت پیروز
 ز اں مست و خراب تا ابد کن
 جان و دل ما ازاں ربودی
 دارد دل من ہوا بیت ایدوست
 سازیم منشار عمر باقی
 از عشق تو روح باد آباد
 تو جانی و جان من چو تن باد
 مہر تو دوائے درد من باد
 مہر تو ز سینہ کم مباد
 عشق تو چمن بود نہ داغ است
 میریم ز غم ولی امیریم

احمد چو گدائے کوئے یارم از گور بہت مرا کفن باد	خزاست مرا کہ شہر یارم دایغ تو چراغ گور من باد
نست باغیر	
ثنوی مکالمہ لیلی و مجنوں	
بسم اللہ الرحمن الرحیم	
بشنو از من ای حریف رازداں باتو گویم شرح جور آں نگار چشم می پوشد ز حال زار من دیدہ گریاں سپینہ بریانم از اداں کرد اندر بخشہ عشقم اسیر بیکسی ما و ایں جان سزین آہ با من عشق بازی می کند بہر خون پزنی ما بستہ کمر نیت جرم ما بجز مہر و وفا	اندکے از ماجرائے درد و جاں باوہل پردہ و وحشہ اشکبار عزم دارد از پہلے آزار من روز و شب چوں شمع سوزاںم از اداں شخہ بے درد و خونیں سخت گیر تیغ در دست است عشق اندکیں بہر قلم ترک و تازی می کند دوہہ جرمیم اے خدائے دادگر ہست در جلد وئی آں چہ وجہا

در پلاک ماه اندیشیده است
 چشم من میریزد از اندیشه خوں
 از من این اندیشه جان دور کن
 تا بهم از عقل دور اندیش من
 جان برافشانم به پائے آن بکار
 سوئے مسلح تا روم از پائے خویش
 زانکه اندر عشق هر دم مردن است
 بوده ام من چونکه اندر عشق خام
 از تنگ ظرفی مرا چاره نبود
 میزند از لطمه میگوید خموش
 سینه تنگم زان زبانه بر کشود
 لیکه میگویم بر مزدیگداں
 تیغ بر د خود مرد عاقل پیشیار
 کین فغان و ناله من بهر چیست
 ظاهر است از ناله پیاری من

صید لاغرام چه درین دیده است
 دستگیرم باش ای جوش جنون
 از شراب عشق او محسوس کن
 تا شوم فارغ ز نوش و نیش من
 خورم ورقهاں روم تا پاکے دار
 در بغل تیغ و کفن آیم به پیش
 نیست مردن بلکه بازی برون است
 ناله آمد بر لب من از سقام
 تا برین گفتن دمانم بر کشود
 کم کن ای خام از کین جورم خروش
 گشت ظاهر از من این گفت و شنود
 با حریفان راز از درد نهان
 راه سرد و رنگ و رویم حال زار
 راز من در سینه من مخفی است
 راز من پیدا است از زاری من

چوں معنی من نوازے میز نم
 کاندیس الحان پنهان روزن آ
 تا از آن روزن به پیغم روی دوست
 ذکر خواب راحت جان است این
 پیش عاشق یاد یار آمد مراد
 جان صوفی قصه از بانگ سرود
 ذکر خواب روح را می پرورد
 پس درین پرده حکایت میکنم
 روزی از بهر تفریح در بهار
 شد به صحرا ناله لیلای رول
 رفت در باغی که بدر شک ارم
 گفت ای مجنون تو نیز اینجای
 بنگر اندر ناز نینان چمن
 تاب به بینی صنعت الشیر
 چوں بهم رفتند شاں در بوستان

ناله بهر لقاے میز نم
 راه زان روزن بجانان من است
 که مراد جان مشتاق من است
 روح باز کور میگردد درین
 زین سماع صوفیاں دارد کشاد
 سوئے جانان زان نواز روزن کشود
 لحن خوش زین پرده دل می زند
 وز جفا هایش شکایت می کنم
 بود لیلی بر سر ناله سوار
 در پیش مجنوں برهنه پا دواں
 شد خرامان در چمن آں محترم
 چشم را بر حسن گلها بر کشا
 در گل و در لاله و سر و سمن
 تا ازین لشکر شناسی شاه را
 گفت با مجنوں بنان آں بوستان

گای تو اندر عاشقی پیر کهن
 تو چو مستقی و خوابان با پجو آب
 نیست سیری مرزا تو وزین جوی
 سیر نمود از حسیناں جان تو
 با پجو موسی که عبادت سیر نیست
 روز افزون می شود سوداے عشق
 آفتاب عشق بند پرو زوال
 عشق بنود کنه هرگز تا ابد
 خود و رفت عشق را بنود خزاں
 بل جواں بخت است چو درخشان
 طینتش ما عشق حق کرده خمیر
 بس تو اندر عشق من غم می کشی
 هر ز ماں بخوار و پریشان و خراب
 نه ترا باشد در حال خود خبر
 و بهائی من نه تو آرام رفت

بستی اندر عشق مرد محتسب
 کم نگردد هیچ گاه است اضطراب
 هر ز ماں عشق تو می گردد فزون
 حسن آمد کعبه و ایمان تو
 طاعت عدد ساله نزدش اندکست
 کم نه گردد هیچ که در پائے عشق
 فارغ آمد از هبوط و از وبال
 کرد پیدای عشق را تازه صمد
 و انما این پیر عشق آمد جواں
 پیر صد ساله ز عشق اندر شباب
 در هزار سال بنود عشق پیر
 تلخی درد و بلا را می حسی
 سپیده سوزاں داری و دیده پر آب
 بے خوردن خواب گدا و دریده
 و ز دل تو فکر ننگ و نام رفس

صوفیانہ فکر تعلیمت کف
 یا دکن از ماکہ تا در حکمت است
 اندرین مسلک اگر پارا بنی
 زین کساں تو ہر کر اپنی جیس
 خود مراد از حسن باشدنی کہ بسم
 حسن اند ذات نفس واحد است
 منبسط شد حسن بر اجساد ہا
 پیش خور بنی گر آئینہ دوسد
 ذات حق واحد صفت ہا بشمار
 پس تو ہم این راہ رو بنمودست
 از فراق من اگر باشی زحیر
 پس محبت کن بہ او بر جائے من
 ہمچو من اورا شمر محبوب خویش
 فکر گرد آری اگر چندین چنین
 پیش مردم حسن من چندان بنود

زنگ غم ہا را از جانت بر کم
 تا رود از تو ہر اچنہ زحمت است
 از یقین وز تفسیر دار ہی
 در خیال خویش داں لیلی است ایں
 داں کہ لایں جسم را لیلی است ہم
 روشن از وی ایں بہ خیال و خد است
 نور واحد بود بر انداد ہا
 خود نماید ہم بقدر آں عدد
 بیند عارف آں یکے را در ہزار
 عقدہ مشکل ترا بکشودست
 ہر حسینی را بجائے من بگیر
 تا رہد جانت ازین درد و محن
 در تمامی کار داں مطلوب خویش
 زین تو ہم داروی سوئے یقین
 لیکہ عقلت گم شد و ہمت رہود

تاورا قادی وریں ریخ و لال
 بستہ از حسن من چندان خیال
 زین تصور شکست آساں شود
 داری از درد و باشی شاد کام
 داد و بھنوں بس ظریفانہ جواب
 از کلامت مشکلم حل میشود
 گفت قربانت شوم ای جانِ جاں
 من چوٹ اگر دم مرا تو اوستا
 تا بیا موزم ہر آنچہ تو کنی
 اوستا و آرد نخستیں بر دہاں
 ایں سبق را خود تو اول یاد کن
 بر من عاشق باش و معشوقم بدال
 چوں تو ایں اندیشہ خود قائم کنی
 زین تصور جان من بکشائی راہ
 باکم از فخر پرچہ رخ سنی

کہ حیات تو شدہ بر تو وبال
 کہ ہجوم غم شدی بچوں ہلال
 چند گہ فکر تو گر زیناں شود
 فارغ و آنا د زین سیخ و دام
 ای دل آرم تر اے ثواب
 کہ تصور عشق مبدل میشود
 آشکارا کہ وہ سیر نہاں
 خود بکن تا بچناں آرم بجا
 تار و داز جان من ایں کودنی
 بعد از اں شاگرد را گوید بچاں
 بعد از اں از بہر من ارشاد کن
 تا بکام دل شوم من کامراں
 بیخ درد من ز جسم نم بر کنی
 تار و د پایم بہ فرق مہر و ماہ
 وارد دم زین تیرگی و روشنی

عمر باشد که غمت خوں میخورم
 دردی یا بدکشش کار من
 خوش چه نیس باشد اگر زینیاں کنی
 وصل من خواهی و مشتاقم شوی
 در دل خود آرزو من کنی
 بر بساط قرب مهانم کنی
 زاری و اسحاح و لابه جا کنی
 گفت لیلی نیست ممکن ای فضول
 من که معشوقم چساں عاشق شوم
 حق مراد است این حسن و جمال
 چون ترا از عشق پیشه بوده است
 از برای من خود جاں میدهی
 گفت مجنون ای سخن از بهر چیست
 تو نمیدانی که عشق فتنه گر
 خود بشر مجبور میگردد از و

از بهر محم عشق جامه میبدرم
 دفع گردد جسلگی آزار من
 جمله مشکلهای من آسان کنی
 بهر من اندر پی من تو دوی
 عاشقانه جستجوی من کنی
 بر سر پر ناز سلطانم کنی
 آنچه عاشق میکند با من کنی
 تا که عشق تو کند در من حلول
 فارغم زین درد چون هر سودوم
 از درای تو تم هست این کمال
 سالها جانت دین فرسوده است
 شهره خفا شدی در ابلهی
 این چنین گفتن نه خود از زیرکی است
 می برد از آدمی عقل و هنر
 رهمن گردد عقل و جاں در دست او

تا بجان انبیا هم کرد اثر
 سرور عالم محمد مصطفی
 افر عشق عالیه مجبور بود
 با تمامی عدل با ازواج خویش
 تا چه آمد پیش داود بنی
 با چنین فهم و فراست هم کی
 به چنین تو در دلم به نشسته
 چونکه عین حسن من دانم ترا
 در حقیقت هر مقید مطلق است
 حق خبر داد است خود اندر بنی
 دانه هر ژاله عین آب بود
 چو خیالی که زجاں پیدا شود
 باز جاں ادراک آرد کان درو
 این تجلی با بود از عین ذات
 دال صفت بر شکل افعال آمده

پس چه باشد قوت دیگر بشه
 با همه عرفان آن نوز و صفا
 از چنین علم او مگر ستور بود
 بود عشق عالیه از جمله بیش
 با دمی بر ناو هر پیر و صبی
 دل ربودش زن که بود از او ریا
 پای من در زلف خود بر بسته
 پس بگو بندم تصور من چرا
 گفت نتوانم که اسیر این حق است
 که منم نوز همه ارض و سما
 هست سنگی لیکه در چشم خود
 اندرون جاں بهر سوئی دود
 در حقیقت ناظر و منظور اوست
 ذات ظاهرا آمده اندر صفات
 تا موالید ثلثه سر زده

لاجرم چاره نبود از مدح و ذم
 من به عشقت گشته ام مجنون لقب
 عشق تو حق در دلم بنهاده است
 قوت من نیست این فعل حق است
 عشق را حق بر سرم بگماشته
 فعل او را بوده ام من منفعل
 هستی من چیست یارب چیست
 خواستم هر چند تا یابم نجات
 پس که ایار که سر تا بد اندو
 عشق آمد از انزل سلطان جان
 جان من بود دست در دستش ایبر
 پس مرا بگذار اندر حال من
 میروم بروی هر آنچه حق نوشت
 پیش قدرت لب به بند و دم زن
 عین حکمت دال هر آنچه آورد حکیم

چونکه لطف و قدر هر دو شد بهم
 زین لقب من نیستم اندر لقب
 از هوای خویش این دل ساده است
 قدر فعل او بد لهما مطلق است
 سر نهادم حکم او پنداشته
 گشته ام از هستی خویشم خجل
 دم زنم با خود که گویم کیستم
 لیکه جدم من همه شد تره باب
 جان دواں چو گوی پیش حکم او
 گوی و ش جان زیر حکم صولجان
 چاکرم او را و او ما را امیر
 بر مشیت کار آمدن به من
 گشته ما را از نجات طبع و مرث
 خود حکیم است آن خدا که زودان
 تو مدانی او بدان با شد عظیم

<p>نامہ برنامہ محمد شد تمام کم کسے شد محرم اسرارِ ادا یا رسول اللہ مہمانِ تو ایم از تو ایم ارچہ غلامِ ناکسیم لقمہ ہم سوئی ماہرِ تاب کن ناکسان و بے کساں را کس قہ فی عفو کن بر ما جبرائیم اے جواد پہل تو ہستی رحمتہ للعالمین کن ز رحمت سوئی ماہم یک نظر ما زیاں کا ریم ما را دادرس</p>	<p>بر جہاں روح افزایش سلام جملہ عالم پر تو انوارِ ادا رینہ چین سفرہ خوان تو ایم عاجز و نلے مایہ و بس مغلیم ایں سگانہ اسیر و ہم سیراب کن سوئی تو آئیم ما را بس توئی نہ آفرینش ذات تو آمد مراد سوئی مایہ در و ناں نیز ہیں تا بداد خود رسم اے دادگر از تو فریاد است ای فریاد رس</p>
--	---

ز احمد مسکین بتو بادہ سلام

بر تو دبر آل و اصحابت تمام

فقط

قصیدہ

مرآۃ الحقیقت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مطلع

اُزل سے حسن اُسکا پردہ در ہے	کرے کیا عشق جو شوریدہ سر ہے
------------------------------	-----------------------------

ایضاً

جمالِ مہر سے خیرہ نظر ہے	وہ اپنے نور میں خود مست تر ہے
--------------------------	-------------------------------

ایضاً

عز و حسن گو بیداد پر ہے	محبت اُس کی نیکن داد گر ہے
-------------------------	----------------------------

ایضاً

پری پیکر کوئی پیش نظر ہے	جنوں سے جسکے دل زیر و زبر ہے
--------------------------	------------------------------

ایضاً

محبت میں وہ اپنی مست تر ہے	دل پرورد اُس دلبر کا مگر ہے
----------------------------	-----------------------------

ایضاً

اُسی کے نور سے روشن نظر ہے | مرے آئینہ میں عکسِ قمر ہے

ایضاً

<p>یہاں شوقِ محبت پردہ در ہے پری شکلِ جنوں میں مست ہے ہولے جیسے جنبش میں شجر ہے اُسی سے گلشنِ دل سبز و تر ہے اسی میں عکسِ اُس کا جلوہ گر ہے کہ ایک حسنِ پری پیشِ نظر ہے مزاجِ عشقِ خود ہی پردہ در ہے مچایا عشق نے کیوں شور و شر ہے یہ ساری ہائی وہو اُس کا اثر ہے کب اُس سے کم یہ عشقِ فتنہ گر ہے وہی عشق اب یہاں شکلِ بشر ہے بدن میں جان جیسے مست ہے</p>	<p>وہاں وہ حسنِ پنہاں جلوہ گر ہے ہوا ہر حسنِ یلی جانِ محسنوں محرکِ حسن ہے میری جنوں کا ہمارا عشق ہے بادِ بہاری ہے اُس کے حسن کا آئینہ عاشق جنوں سے جگمگو ہو کیونکر رہائی کسی سے کب چھپا رازِ محبت جو اُن کا حسن ہے پردہ نہ دیکھا ہمارا عشق ہے سایہ پری کا گماتی ہے پری ہستی آدم وہ موجود اور وجود اپنا ہے مہم لباسِ عشق میں مستور ہے حسن</p>
--	---

ان آئینوں چمکا حسن اُس کا میں آئینہ کموں یا نور خورشید یہ غوغا ہے جہاں میں سب اُسی کا قیامت خیز ہے وہ حسن اُس کا	یہ شوق خود منائی کا اثر ہے کہ اُس کی شان با صد گرو فر ہے جسے دیکھو وہ ایک شوریدہ سر ہے کہ جس سے سب جہاں زیر و زبر ہے
---	---

غزل

جمال اُس کا مرا نور نظر ہے مرا یہ خرمن ہستی جلا دے میرے دلیں میری آنکھوں میں آ بیٹھ محبت ہو تیری یا تو ہو دل میں تو اس خلوت سلری دل میں آ بیٹھ دماغ اپنا بسا ہے اُس کی بو سے اگر دل نے نہیں دیکھا کسی کو پری پنہاں ہے پردہ میں حیا سے ہوا شوق لقا احمد کو جب سے	اُسی کے نور سے روشن یہ گھر ہے ارے ادب و حسن اب تو کدھر ہے کہ تو جان جہاں نور نظر ہے یہاں اب دوسرے کا کب گذر ہے تیرا اسی جان جاں یہ خاص گھر ہے کس گلی کی ہم کو کب خبر ہے تو مضطرب سبب کیوں اس قدر ہے جنوں میری حیا کا پردہ در ہے تڑپتا مرغ دل نے بال و پر ہے
---	---

دل پر درد جو رہتا ہے بے چین
 دیا مجھوں نے بوسہ پائی سگ کو
 وہ ہی محبوب جس میں بوہڑ تیری
 تو ہی وہ جان جسکی جاں ہو جا
 دل و دیدہ ہیں تجھ سے دونوں آباد
 نشان ہو عشق حسن بے نشان کا
 نشیں لامکاں ہو مرغ دل کا
 ہوا ہے وہ مجاز عین حقیقت
 خیال چھوٹ ہی نیش کش دم
 عجب دارالاماں ہے یہ محبت
 خیال ماہر و ہر دل میں مہاں
 خیال یار میں عاشق ہے فانی
 کسکی کوئی جاناں میں ہو کیا دخل
 مگر باز ارجاں ہے اُن کا کوچہ
 نہو کیوں جان عاشق مجھ و لبر

محبت کا کسی کی یہ اثر ہے
 کہ اس کا کوئے لیلے میں گزر ہے
 مشام جاں میں الفت مستر ہے
 تو ہی وہ نور جس کا آنکھ گھر ہے
 سرور دل ہو اور نور نظر ہے
 نشان میں بے نشانی مستر ہے
 یہ قالب اُس کا گویا عکس پر ہے
 حقیقت کی طرف جو راہبر ہے
 رگ جاں کو وہ مثل نیشتر ہے
 تمامی آفتوں کی ایک سپر ہے
 سنور جان کا آج اُس سے گھر ہے
 بقا اُس کی اسی میں مستر ہے
 وہاں پر سرفروشنوں کا گزر ہے
 جدھر دیکھو متاع جان و سر ہے
 کہ ہر دم دلی وہ پیش نظر ہے

دل و دیدہ میں ہے ایسا بسا وہ	کہ جیسے آنکھ میں نورِ نظر ہے
سوائس کے ہیں دیکھوں کیا کر سیکو	وہی اس آنکھ کا نورِ نظر ہے

غزل

جہاں یار ہر سو جلوہ گر ہے	وہی دل میں وہی نورِ نظر ہے
محبت نے مجھے مجنوں بنایا	مرادِ غیرتِ لیلے کا گھر ہے
بسا دل میں وہ آکر صورتِ عشق	سما یا آنکھ میں مثلِ نظر ہے
مری بستی جاب اور وہ ہی دریا	مرادِ بہ صدف اور وہ گہر ہے
ہماری بیکلی کو کون جانے	کسی کے دروگی کو خبر ہے
مری بستی میں ایسا ہوا وہ نہال	کہ جیسے رات میں نورِ سحر ہے
ہو اس کا سن عین بستی عشق	کہ جیسے مہر ہستی تر ہے
نہالِ عشق کو بے حق نہ سمجھو	وہ ایک داویٰ این کا شجر ہے

جنر دیتا ہے خورشیدِ احد کی

جہاں احمدی نورِ سحر ہے

مطلع

شعاعِ حسن سے خیرہ نظر ہے

وہ خورشیدِ تجلی جلوہ گر ہے

ایضا

اُسی کے نور سے روشن بصر ہے
وہ کلبِ محتجِ توصیفِ بشر ہے
کہ اُس کی دید سے خیرہ نظر ہے
کہ چشمِ مدر کہ افگندہ سر ہے
اُسی کی حمد اُس سے خوبتر ہے
کہ عقلِ حادث اس جاخیزہ سر ہے
کہ بے مثل و نظیر و پاک تر ہے
بالوِ اعِ تجلی جلوہ گر ہے
ہر ایک خورشید کی پیش نظر ہے
ہر رنگِ آبِ گینہ جلوہ گر ہے
ہر آئینہ میں عکس اُس کا در ہے
اُسی ہستی سے عالم جلوہ گر ہے
تمامی خلق کا جو خشک و تر ہے

جمالِ اُس کا جو نور ہر نظر ہے
جمالِ اُس کا بروں از حد و تعریف
نغمہ کیونکر کرے تعریفِ خورشید
چھپا ہے نور میں اپنے وہ ایسا
وہی حامد وہی محمود اپنا
کہے ممکن وہ کیا واجب کی تعریف
وہ ذاتِ محض اور وہ ہستی صرف
بایں نزہتِ ظہور اُس کا ہے بیحد
وہ ہیں چند آئینہ با چند الوان
جمالِ ہر ہر اک آئینہ میں
ہے اپنی ذات میں خورشیدِ واحد
حقیقتِ سب کی ہی ہنسیک وہ ہستی
ہی مظہر اُس کی ہر شے اور وہ بالین

ہی اُس سے ہر وجود اور اُس پر قائم
 غلط ہے یہ کہ بے ہستی مطلق
 جو ظاہر ہے اُسی سے ہی نمایاں
 اُسی ہستی سے ہی ہستی عالم
 بانواع بجلی ہے جو اظہار
 کرے اور ایک حادث جو وہ حادث
 نہ اُس کی کنہ کو یہ عقل پہنچے
 ہے سریاں اُس کا ذات جملہ شے میں
 وجود اُس کا ہی عین ذات عالم
 ان اشیاء کا تعقل علم حق میں
 حقیقت میں ہی علم حق کا سایہ
 ظہور اپنے سے اول جملہ عالم
 یہ عین ذات تھا ما قبل اُس کے
 یہاں پر حق ہے عین ذات عالم
 ظہور ذات حق ہی جملہ اشیا

یہ جو ارض و سماجن و بشر ہے
 وجود اشیا کا اپنی ذات پر ہے
 کہ جو باطن ہے اُس سے مستتر ہے
 وجود ان سب کا قائم ذات پر ہے
 تو چشمِ بدر کہ بھی کو رو کر ہے
 کہ حادث خود ہے حادث کی نظر ہے
 خمد از خویش رفته خیرہ سر ہے
 احاطہ اُس کا موجودات پر ہے
 تمام اعیان ہیں وہ جلدہ گرہے
 یہی اعیان ثابت شدہ ہے
 یہ اظہار و بطوں میں جس قدر ہے
 اُسی کی ذات میں بس مستتر ہے
 کہ جن کا نام عالم مستتر ہے
 وہاں پر خلق حق میں مستتر ہے
 بطون اُن کا وہی یزدان پہاڑی

<p>یہی ثابت ہو نزد اہل تحقیق ہر ایک شے میں جو دیکھو وقتِ ادراک وجود شے اُسی کے واسطے سے بہ مثل نور در الوان و اشکال پھر اُس کے واسطے سے جرمِ شیار</p>	<p>کہ اول جبکہ ادراکِ بصر ہے وہی ہستی مطلق جلوہ گر ہے نظر بازی میں منظور نظر ہے وہ اول درج اور اکِ بصر ہے جو دیکھو تو محیط اُن پر نظر ہے</p>
<p>مطلع</p>	
<p>برنگِ حسن ہر سو جلوہ گر ہے</p>	<p>بہ شکلِ عشق خود ہی پردہ در ہے</p>
<p>ایضاً</p>	
<p>کمالِ حسن عاشقِ عشق پر ہے وہ خود مشتاقِ آئینہ کا تھا حسن نہیں ممکن کوئی دیکھے رخ اپنا تو رغبتِ آئینہ کی پیش آئے وہ آئینہ ہو جامعِ ہر صفت کا تمامی شان کا ہو وہ نمونہ</p>	<p>کہ وہ آئینہ ہے اُس پر نظر ہے تماشا اپنا منظور نظر ہے کہ اپنی آنکھ سے رخ مستتر ہے موافق وید کا وہ پردہ در ہے عباں اُس پر ہو جو کچھ مستتر کہ عکسِ حسن اُس میں جلوہ گر ہے</p>

جہاں کو اُس نے اک صورت بنایا
 جلا اُس میں تماشے کی نہ ممتی کچھ
 تمامی امر کا مرجع ہے وہ ذات
 اُسی سے ہی ہدایت اور نہایت
 پھر آدم کو ایک آئینہ بنایا
 بنا وہ خلق میں اک روح عالم
 ملک گویا ہیں ایک اعضا جمعی
 تمامی جمع کوئی واکھی
 بنا حق کا خلیفہ اس لیے وہ
 یہ جمیعت خلیفہ کا ہے خلعت
 ہوا جامع تمامی کون و حق کا
 یہ دونوں پر قدرت ہیں عدلے
 کہا اُس نے تری سمع و بصر ہوں
 یہ مجموعی طور اُس کا ہے ایسا
 بجز آدم ہوا فائز نہ کوئی

مگر بے روح کی وہ ایک صورت ہے
 صفائی کی جگہ گویا کد رہے
 اُسی کی سب قضا ہے اور قدر ہے
 اُسی سے یہ معادین و شر ہے
 اُسی کا عکس اُس میں جلوہ گر ہے
 جہاں اُس کا مثال پاؤں سر ہے
 کہ جیسے جسم میں سمع و بصر ہے
 ہو مثال جس کی وہ ذات بشر ہے
 صفت حق کی سب اُس میں جلوہ گر ہے
 یہ خاص النام حق انسان پر ہے
 بنا موصوف و دونوں کا بشر ہے
 خمیر اُس کا اُسی کے ہاتھ پر ہے
 بھی سے تیری جنبش سر بسر ہے
 نہ مثل اُس کے کوئی شان و گرہ ہے
 پھر اُس منصب پر جس پر یہ بشر ہے

کہ جیسے ہر سے تاباں قر ہے خیال و علم جو سمع و بصر ہے	خلیفہ منجلی ہے نور حق سے جو ارج کو مدو ہے روح سے سب
مطلع	
یہ سب قائم اسی کی ذات پر ہے	منور اُس سے سب عقل و ہنر ہے
ایضاً	
کہ روشن جس سے یہ قلب بڑ ہے خیال اُس نور سے یوں جلوہ گر ہے ہوا کا جس طرح آلہ شجر ہے خیال اُس چیز کی لانا فسر ہے یہی قاصد بھی پہنچا مہر ہے خیال اُس علم کو لانا اوہر ہے خدا کے علم کا سایہ بستر ہے وہ سالک محقق میں بیشتر ہے وہ حظ وقت و حق ہی بہرہ و سہر ہے	صفت کا نور یہ سب جلوہ گر ہے ہو جیسے شمع سے فانوس روشن خیال آلہ ہے وصف نور کا یوں ترے دل کو عطا کرتا ہے جو عین جہان عین سے سوئے شہادت خدا کے جہت قدر ہے وحی و الامام درخت علم حق ہی اور جہان میں جسے رویا ہی صادق ہو اور الامام نثار حق ہے جملہ وقت صوفی

بڑی دولت ہی استراقِ عین میں
 مہرا ہو اگر دل و سوسے سے
 دل صافی ہے گو یا لوح محفوظ
 وجودِ آدمی ہے سہرا یزد
 حجاب اٹھ جائی کہ جانِ بشر سے
 منور ہے جو دل انوارِ حق سے
 مجلی اُس کی ہیں شکلِ خیالات
 بشر ہیں سب اسیرِ وقت و خاطر
 جو اول بنسط ہے نور اُس پر
 جہاں ہوتی ہے واردِ وحی و الہام
 پھر اس حس کی طرف جیبہ کے عود
 جہاں اک خواب اور انساں ہی نایم
 یہ جو کچھ دیکھتا ہے صورتِ خواب
 ہوا حاضر ملکِ پیشِ ہمیشہ
 وہ اک شکلِ خیالی تھانہ آدم

کہ وہاں جز حق نہ اوصافِ بشر ہے
 تو خوابِ صادقہ آتا نظر ہے
 جمالِ غیب اُس میں جلوہ گر ہے
 اور ایک اسرائیل جانِ بشر ہی
 تو عینی دم ہر اک جانِ بشر ہی
 یہ سب زیبا اُسی کی ذات پر ہی
 منور اُس کی سب سمع و بصر سے
 حقیقت اُس کی خود یزدان پر ہے
 خیال اُس کا بھی روشن چوں قمر ہے
 وہاں گم کردہ ہر حسِ بشر ہے
 خیال اُس امر کی لاتا نہیں ہے
 حدیثِ مصطفیٰ سے یہ خبر ہے
 جہاں شکلِ خیال آتا نظر ہے
 مشکل ہو کے با شکلِ بشر ہے
 وہی جانے کہ جو اہل نظر ہے

عشر

نورِ شمسِ قیام ہے چو کھنکشاں

کہا حضرت نے ہی روح الایں یہ
 وہ جسم آدمی سایہ تھا اُس کا
 یہی نسبت ہی عالم کو خدا سے
 اسی نسبت سے ظل حق ہے عالم
 اُسی کی ہے طرف ہر امر راجع
 یہ کب ہی غیر اُس کی اُس کا سایہ
 جہاں سے نام ظل کیونکر ہوتا اکل
 وہ ہی اعیان عالم حق کا یوں ظل
 تمامی کون ہی اک امر وہی
 وجود اپنا نہیں ہے یہ جہاں کا
 جدائی ہے محال اس سایہ کو اب
 خدا کو ایسے ہی ظل سے ہی نسبت
 ہے ذات حق مثال جلوہ شمع
 مگر مانند رنگ آب گینہ
 وہ اپنی ذات میں ہی نور سادہ

لباس جسم میں جو مستتر ہے
 کہ جس میں جبریل اب جلوہ گر ہے
 کہ جیسے سایہ ہمراہ بشر ہے
 ظہور ظل بقائے شخص پر ہے
 اُسی سے باہر اور بے ہنر ہے
 جدا کب شخص سے ظل بشر ہے
 کہ وہ اعیان سے سب جلوہ گر ہے
 عیاں جس طرح سے ظل شجر ہے
 خیال اندر خیال اب جلوہ گر ہے
 نمایاں دوسرے کا یہ اثر ہے
 شجر سے کیونکہ وہ ظل شجر ہے
 زجاج ایک شمع سے بس جلوہ گر ہے
 وہ ایک فانوس میں جو مستتر ہے
 نمایاں شمع رنگیں در نظر ہے
 مگر یہاں آگینہ پر نظر ہے

ہوا جب عقل کو یہ امر تحقیق
 خیال اندر خیال اب ہی جہاں سب
 وجود حق وہی اللہ ہے عین
 حقیقت میں ہو وہ سب کی ہوت
 جو شے خالی ہو حق سے وہ ہی باطل
 تمام اعداد میں دائر ہے واحد
 حقیقت میں ہے واحد آب وریا
 زمین و آسمان کا ہی وہی نور
 اسی کے اسم ہیں اسماء اشبہ
 کہ جیسے جان کا تو نے سنا نام
 سمجھتا ہے جو تو اپنے کو دانا
 جمال جاں بدن پر کب ہی ظاہر
 تو اپنی جان کو پہچان پہلے
 خدا ہی سے یہ سب عالم ہے قائم
 اسی سے ہے بقائے جسلم عالم

تو سب عالم خیالی ایک صورت ہے
 ہماری آنکھ میں جو جلوہ گر ہے
 وہی واحد وہی وہاں وہی ہے
 یہی ثابت بنزد اہل نظر ہے
 مصدق اس کا خود خیر البشر ہے
 کہ چوں ہر عضو میں جان بشر ہے
 تقدیر میں وہ ہر قطرہ و گہر ہے
 خدا ہی اسکی خود دیتا جنس ہے
 ان اسموں میں سبھی مستتر ہے
 حقیقت سے تو اسکی گور و گہر ہے
 بیاں کر جان کیسی ہے گہر ہے
 جمال چشم کب آتا تشریف
 خدا کی معرفت پھر سہل تر ہے
 کہ جیسے جان سے زندہ بشر ہے
 اسی کے نور سے روشن یہ گھر ہے

عیاں جسم ہوا خورشید کا نور
 حسینوں کو ملا ہے عاریت حسن
 وہی بحر عطا ہے اور فیاض
 نئی ہر لحظہ ہے یہ عمر اپنی
 ہر اک دم میں نیا ہی فیض اُس کا
 ہر اک شے جس گھڑی ہوتی ہو معدوم
 جہاں معدومی شے ہے مقرر
 تو نور شمع کو دیکھے ہے تمام
 ہر دم ہے نئی اُس کی تجسلی
 رواں ہی بحر تجدیدات امثال
 نیا ہر وقت ہے یہ جسم ظلم
 ذرا باطن میں اپنی فکر کر دیکھ
 بہر اُس میں پیدا ہی نیا رنگ
 ابھی ایک شکل آئی اور ہوئی گم
 ہر سب عالم کو یوں تجدید ہر دم

تو تابندہ ہر اک دیوار و در ہے
 ان آئینوں میں وہ خود جلوہ گر ہے
 وہی سب کی حیات تازہ تر ہے
 نیا ہر دم یہ سب علم و نظر ہے
 نیا عالم نیا سمیع و بصیر ہے
 وہیں موجود مثل اُس کے دگر ہے
 وجود ایک دوسرا وہاں جلوہ گر ہے
 وہ ہر دم اُس میں ایک شکل دگر ہی
 بہر اُس کی اک شان دگر ہی
 یہاں ہر دم اُٹھاتی سوج سر ہے
 نئے امثال ویزنگ و صورت ہے
 ترا ہر دم نیا سمیع و بصیر ہے
 نئی صورت وہیں پر جلوہ گر ہے
 ہر لحظہ نئی وہاں ایک صورت ہے
 بہر اُس کا اک رنگ دگر ہے

مطلع

نشانِ خاصِ ایندو بالشر ہے
 تمام اسماءِ اشیا اُنہیں ہیں دیج
 تمامی صنعتوں کا ہے وہ مبدع
 ہوئی پیدا جو حوّا بالشر ہے
 بعینہ مثل آدم تھی وہ حوّا
 تو کہ فکر اور طبیعت کو ذرا دیکھ
 ہزار اُس میں سے پیدا صوتیں ہوں
 نہ نہ اند ہے عدم اظہار سے وہ
 وہ جو کچھ ہو رہا ہے اُس سے ظاہر
 نمونہ ہے وہ اوصافِ خدا کا
 نشانِ حق ہو النفس اور آفاق
 پڑا ہے گر چہ اسفل میں یہ آدم
 عجب ناسوت مجموعہ ہے سب کا

کہ جس کا حق بنا سمع و بصر ہے
 عجائبِ یہ خزینہ پُر گہر ہے
 اُسی سے ہے جو کچھ علم و ہنر ہے
 کہ تولیدِ پسر چوں از پدر ہے
 تمامی اُس میں وصفِ بوالشر ہے
 کہ اُس میں مندرج کیا کیا ہنر ہے
 مگر کیا اُس کا نقصان دضر ہے
 عجب یہ قلزمِ جانِ بشر ہے
 اُسی کی شکل ہے اُس کی صورت ہے
 تمامی وصف جو سمع و بصر ہے
 یہ اُسکی وصف کی دیتا جنر ہے
 سب علویات اس میں ستتر ہے
 علو و سفلی اور جو خشک و تر ہے

<p> اسی جڑ سے عیاں سارا شجر ہے یہ علوی اُم سفلی کا پسر ہے یہ حق قرآن میں دیتا خبر ہے غماص سے یہ سب کچھ جلوہ گر ہے ملائک ہفت چرخ اور جو صور ہے نشان حق یہ ان میں جلوہ گر ہے وجود آدمی کو مختصر ہے یہ دیتا بحر صادق خبر ہے یہ آیات خدا نفس بشر ہے وہ صورت کیا بھی سمع و بصر ہے وہی تو ذات کی دیتی خبر ہے محقق ہے تو اور صاحب ہنر ہے یقین ہو تجھ کو دل کا ان گہر ہے کمال اُس کے یقین کا یہ اثر ہے یقین ہر قدر ایمان بفر ہے </p>	<p> بنا عنصر تمامی بیخ افلاک فلک کو نشو و نما ہے عنصر سے حاصل و خان عنصری سے ہیں یہ افلاک محال ہفت کو کب ان کی ارواح و خان عنصری سے سب ہیں ناشی ہے آیات خدا نفس اور آفاق ہے عرفان خدا کا ہر اس پر قوی حجت ہے ہر کو من عرف کی شناسنا اپنا عارف ہے خدا کا ہوا پیدا یہ آدم صورت حق صفات حق نشان ذات ٹھہری حقیقت سے گہ اپنی ہو تو آگاہ عیاں تجھ پر ہو گر یہ جو ہر جاں محقق سے جو ہوتا خرق عادات یقین سے ہے نصرت مرد حق کا </p>
--	--

جو آدم میں نہاں ہی جو ہر ذات
بقدر علم و تحقیق و یقین کی
مراد انسان سے ہی جو ہر ذات
کھلا جس شخص پر جو ہر نہ اپنا
مخاطب اپنا ہے وہ جو ہر ذات
منقش و بچتا ہے تو جو تمثال
کہ مَن مَاتَ فَقَدْ قَامَ قِيَامَتُ
جو تو معدوم ہے عالم ہی معدوم
ترا عالم ہے تیرے علم کی شکل
تو جیسے خواب میں ہے و بچتا غیر
تو بیداری میں ایسا ہی سمجھ لے
تری ہستی اگر فانی حق ہو
شہود حق اگر ہو علم جہاں میں
تجلی حق کرے شان یقین میں
تو دیکھے حق کو پھر چشم یقین سے

وہ منبع فیض حق کا بسبر ہی
محقق قادر اپنے فعل پر ہے
نہ وہ جو شخص رکھتا ریش و سر ہے
وہ اس عالم میں جیواں سے تر ہے
کہ جس میں منور وی علم و ہر ہے
وہ تیرا نقش ہے تیری صورت ہے
حدیث حضرت خیر البشر ہے
جو تو موجود عالم جلوہ گر ہے
مثیل ہے ترا تیری نظر ہے
وہ تیرے علم کی شکل و صورت ہے
یہ عالم علم عالم کا اثر ہے
معیت حق کی ہی پھر تو جدھر ہے
تو حق ہے پھر ترا سمع و بصر ہے
تری جہاں پر یہ حال معتبر ہے
یہی ارباب معنی کی نظر ہے

عطا ہوتی سمجھ میں الیقین کو
 خواص اُس کا ہو پھر اچائی اموات
 ہے وصف روح یہ جب کو کہے جس
 حقیقت میں یہ اتنا یقین ہیں
 نہ پہنچا تو اگر عین الیقین تک
 یقین صرف ہو کشف حقیقت
 شہود حق کو تعین الیقین جاں
 صفات روح اور اُس کی جوارح
 جو اول روح مبدع ہے صفت کا
 تحرک روح ہی ہر ایک صفت کی
 صفت سے فعل کی تولید ہی یوں
 ہے آلہ فعل کا ناسوت کلی
 مقدم سب کا ہے علم و ارادہ
 لقب ہے علم مجمل کا ارادہ
 خیال اعضا میں کرتا ہے سرایت

وہی محفل وہی وہاب و بہرے
 یہی قرب نوافل کا اثر ہے
 وہیں زندہ ہو کر چہ وہ جہرے
 وہی جانے جسے اس کی خبر ہے
 تو یہ وہم اُس جگہ کیا کا رہے
 نہ عقل و وہم کا اُس جاگد رہے
 بصیرت کیا وہی دل کی بصر ہے
 ارادہ اور یہی سمع و بصر ہے
 صفات اُس سے تمامی جلوہ گر ہے
 اسی سے سب کو چمنش سر بہر ہے
 تولد رات سے جیسے سحر ہے
 عیاں اُس سے یہ سب نفع و ضرر ہے
 صفت سے جو کہ یہ سمع و بصر ہے
 مفصل وہ خیال خیر و شر ہے
 اسی سے فعل کا ظاہر اثر ہے

جو ارج اُس کے ہیں تختِ حکومت
 عیاں ہے جان سے شکلِ خیالی
 مشکل ہے وہ ملکِ بے صور میں
 خیالِ دجاں ہیں مثلِ آب اور برف
 وہ پیدا جان سے لیکن ہر جاں میں
 عیاں صورت ہوئی بے صورتی میں
 خیالِ ایک فعل ہے اس جان کا تھا
 ظہورِ جاں ہے بیشک جسمِ سارا
 وجودِ کون کی نشاۃ کو تو دیکھ
 فراست سے ہی ہوتا مردِ فائز
 ارادہ میں ترے ہو کوئی مضمون
 وجودِ اُس کا ہے مجلِ علمِ جاں میں
 خیالِ دل میں ہوتی ہیں مفصل
 کتابتِ حرف کی کوئی کرے گر
 مجسم ہو گیا آکر یہاں وہ

تمامی جسم میں جو پاؤں سر ہے
 کہ جیسے بیخ سے پیدا شجر ہے
 مثالِ اُس کا لقبِ یشتہ ہے
 اُسی پانی کی یہ شکلِ دگر ہے
 محیطِ اُس شکل کی جانِ بشر ہے
 معادنِ اس کا ملکِ بے صور ہے
 نمودِ اُس سے اُسی میں جلوہ گر ہے
 وہ جو کچھ اُس میں اڑ پاتا بسر ہے
 اگر ذی عقل و مردِ ذی ہنر ہے
 حقایق پر جو اُس سے مستتر ہے
 وہ علمِ نحو سے ہے یا جفر ہے
 ابھی تفصیلِ اُس کی مستتر ہے
 مضامینِ اُس کی جو کچھ خیر و شر ہے
 عیاں جسمِ اُس کا اب پیشِ نظر ہے
 عجب ناسوتِ ایک کا ان گہر ہے

کتابت میں ہی کاتب کی ہوتی ہے
 ہوا محسوس شکل حرف میں پھر
 تو سب عالم کو ایسا ہی سمجھ لے
 یہ سب عالم ہی علم حق کی صورت
 معاد و مبدع ان سب کا ہی وہ حق
 صفات و فعل سے ظاہر ہی عالم
 نہاں ہی بیخ اور ظاہر گل و شاخ
 مثال بیخ ہی وہ قدس لاہوت
 لبان گل ہے وہ انوار ملکوت
 وہ کیا ہی جسکو تم کہتے ہو ناسوت
 موالید ثلاثہ ہے یہ ناسوت
 مثال تخم ہے انسان کامل

لباس حرف میں وہ ستر ہے
 عیاں وہ ہو گیا جو ستر ہے
 ارادہ حق سے یہ سب جلوہ گر ہے
 اُسی کی یہ قضا ہے اور قدر ہے
 فنا اُس میں اُسی سے جلوہ گر ہے
 وجود ان سب کا قائم ذات پر ہے
 اُسی بڑے سے یہ سب تخم و ثمر ہے
 تجلی اُس کی جبروت ایک شجر ہے
 اُسی جبروت کا ایک برگ تر ہے
 گل لاہوت کا وہ ایک ثمر ہے
 وہ حیوان و نباتات اور حجر ہے
 نہاں اس تخم میں سارا شجر ہے

مطلع

ثمر ہی میں نہاں وہ کل شجر ہے

شجر سے آشکارا یہ ثمر ہے

<p>یہ حق سے ہیں حق ان میں جلوہ گر ہے درخت کون کا برگ و ثمر ہے ہو ان سب کا جامع یہ بشر ہے</p>	<p>ہے ان سب کا لقب حضراتِ خمسہ جو خامس ہے وہ جامع ہو سبھی کا یہ جملہ وصف کوئی واکھی</p>
<p>مطلع</p>	
<p>یہ سب انعام خاص حق و پر ہے اور اشیا اُس کی مثل پاؤں پر ہے کہ جس کا عقل کل و ربان در ہے جہاں قربان اُس کی گرد سر ہے وہ مرکز دائرہ کا دور پر ہے علی سے ہے کہ وہ نسل عمر ہے خدا کی راہ کا وہ راہبر ہے تمامی اسم کا منظر بشر ہے اسی سے قرب اس کو بیشتر ہے تو مسجود ملک پھر کیوں بشر ہے</p>	<p>اسی سے یہ خلیفہ مشتبہ ہے ہوا ہے یہ خلیفہ روح عالم یہ ذات پاک ہے ختم الرسل کی جمال اُس کا ہی مقناطیس ارواح ہوئی تکمیل ختم الانبیا پر پھر اُس کے بعد جوتاب ہو اُسکا قدم اُس کا بنی کے ہے قدم پر مظاہر بعض اسم حق کی ہی خلق ہے آدم منظر کامل خدا کا نہ تھا گر نور حق آدم میں نہاں</p>

مطلع

سمیٹے اُس جگہ جبریلؑ پر ہے
 اُسی کے تاجِ عزت زہیبِ اسم ہے
 اور اس یارِ مثلِ اعضا و بشر ہے
 بجالاتے یہ کارِ پاؤں سر ہے
 یہ تسخیرِ خلیفہ کا اثر ہے
 کہ اُن کے ہاتھ میں نفع و ضرر ہے
 کہ لے اُس کو جسے حق پر نظر ہے
 قوی دل آدمِ خستہ جگر ہے
 یہ حق کے باغِ صنعت کا ثمر ہے
 بنا مفلس تو پھر تا در بدر ہے

جہاں طیران و سیراں یہ بشر ہے
 خلیفہ حق کا ہے سب خلق میں وہ
 جہاں میں منبسط ہے روح اُس کی
 ارادہ فعل کا کرتی ہے جب روح
 جہاں اُس کا ہوا تختِ حکومت
 حکومت ہو دلوں پر اہل حق کو
 امانت حق نے کی ظاہر بھوں پر
 کسی سے کب اٹھا بارِ امانت
 کرے جو وصف اُس کا ہی بجاسب
 عجب باوصف ایں جملہ کمالات

مطلع

کہ تو حق کے خلیفہ کا پسر ہے

بچھے کب اس شرافت کی خبر ہے

سرانگندہ خلیفہ کا ہو فرزند
 کریں سجدہ ملک جس کے پدر کو
 تو کرو طبیعت کو مسخر
 تو اپنے باپ کی سند پہ جا بیٹھ
 دلیرانہ تو کر صیدِ طبیعت
 غنیمت اپنے اس جینے کو تو جاں
 نہ کر ضائع تو اس کو غیسر حق میں
 نہ تو تابع ہو اکا مثل حیواں
 شرف سب پہ ہے آدم کو اسی سے
 نہ دیکھو نہ دے جو اُس کو کہ ترک
 ہوا ہے جو طبیعت کا تو بندہ
 ترے دلیں جو میلِ غیرِ حق ہو
 الٰہی کہ مجھے غرقِ محبت
 محبت ہی سببِ قربِ خدا کا
 محبت ہی جلا مرآتِ دل کی

کہاں ہے تو کہاں علمِ پدر ہے
 مسخر دیو کا اُس کا پس ہے
 سیلماں کا اگر تختِ جگہ ہے
 تری زیرِ حکومت بحرِ پدر ہے
 نہ بن رو باہ تو تو شیرِ نر ہے
 کہ ہر اک دم ترا مثلِ گرہ ہے
 اگر تو ہوشمند و با خبر ہے
 تو ہی انسانِ لکب کا و خیر ہے
 کہ وہ رکھتا تمیزِ غیر و شر ہے
 یہ قولِ مصطفیٰ اخیرِ بشر ہے
 تو مشرک ہی خدا سے دور تر ہے
 یہ شرکِ معنوی ہے پر ضرر ہے
 نہ جانوں میں جہاں کیا ہو کہ شر ہے
 نہ جو جہیں محبت کا و خیر ہے
 محبت صیقلِ جانِ بشر ہے

<p> مجت خاص ہے آدم کا جو ہر مجت سے ہی روشن خاک آدم اگر محبوب تیرا ہے خط و خال مگر وہ بھی رہا کرتی ہے دل کو یہی دلا لہ ہے وصلِ خدا کی عطائی خاص حق ہے یہ محبت </p>	<p> نہ تو رنگ آئینہ کدر ہے مجت نور جان ہر بشر ہے تو وہ از بہر دل ایک نیشتر ہے خلش و سواس سے جو پُر ضرر ہے یہی معراج جان ہر بشر ہے حصول اس کا نہ از کسب بشر ہے </p>
--	---

مجت نور ہی نور شید حق کا
شب ہجراں کی احمدؐ یہ سحر ہے

تہام شد

غریبات اُردو

شمع تھا حسنِ بختی اور مرغِ دل پرانہ تھا جو نہ دیوانہ ہوا اس عشق میں دیوانہ تھا کعبہ جاں اپنا طاقِ ابرو سے جانانہ تھا آہ یہ دل کیوں بتوں کے حسنِ کلیجہ دیوانہ تھا تھا عجب ساقی عجب مہکتی عجب پہیمانہ تھا فرقِ علم و عالم معلوم میں اصلانہ تھا	جلوہ جانانِ سحرشیں لکا خلوتِ غمانہ تھا عاشقِ شوریدہ سر کو کب ہی سوائی کا غم دینِ دل کو کر چکے سوئے صنم پر ہم فدا عشقِ چشمِ خلق میں ہوا کمال و کافری واہ رسی چشمِ محمور اور نگاہِ مست یار جانِ فرطِ بخود سے محبوبِ رنگی رہی
جس طرح آئینہ تاباں ہو جمالِ ہر سے سینہ احمد محلّ جلوہ جانانہ تھا	
ایضاً	
صبغہ نگ ترکِ شوخ اور کشتہ دیدار تھا عکسِ شعاعِ حسن سے اک مطلعِ انوار تھا	اک ہر سے دل زنجی تیر نگاہِ یار تھا حیرتِ دل آئینہ ساں محوِ جمالِ یار تھا

<p> فطرت مجت سے یہ دل آشفتنہ دیدار تھا اک عالم مستی بھر اک ساتی سرشار تھا پیداو پناہاں مثلِ جان نورِ دلِ انبساط تھا نورِ جمال مشتِ اس میں برنگِ ناز تھا اور مثلِ موسیٰ دلِ مرا آشفتنہ دیدار تھا حیرتِ دلِ مثلِ عدم گم گشتہ اسرار تھا دلِ کنبہ و تجانہ میں جو یائے وصلِ یار تھا بیٹھا درِ تجانہ پر پہنے ہوئے زناں تھا </p>	<p> چہرہ نقیب آکھیں دیکھ کر وہ طلعتِ نور شد و ش وہ اس کی چشم پر خمار اور وہ نگاہِ مستِ یار و شاہِ حینِ دلبرِ اور وہ مرا و عاشقاں اعلیٰ شوقِ جانِ سعِ خنہ وادیِ امین کا شجر جانِ حل گئی مانندِ طورِ بسِ حقِ حینِ یار تھی جانِ حقِ بخودی اور مجبورِ گئی تھی روح شوریدہ گارِ عشق کو دیوِ حرم سے کام کیا زناہِ حرم کو چھوڑ کر کل ان بتوں کے عشق میں </p>
	<p> وہ کون ہو جو عشق میں نامِ احمد نہیں منصوبہ شوقِ عشق سے رسوا سرِ بازار تھا </p>
	<p>ایضاً</p>
<p> کون جانے حالِ جانِ زناہ کا طور و روش دیکھا عزا دیدار کا ورنہ مخفی گنج تھا اسرار کا </p>	<p> سوختہ ہوں برقِ حسنِ یار کا بہم تو ان کی اک جھلک میں جل گئے عشق نے کی آکے یہ پردہ وری </p>

<p>اُس کا دل قبلہ نما ہے یار کا نور حق ہے پردہ درپندار کا ذوق سے مطلع تھا دل انوار کا مثل سوئی مست تھا انوار کا ہے دلِ سیرت گھر خسار کا مست و حیراں ہو گیا دیدار کا ہے وہ رسوا کو چہ و بازار کا</p>	<p>کعبہ جاں جس کا روئے یار ہو طلعتِ خورشید سے انجم میں گم بجودی سے محو نظارہ تھی روح جس نے دیکھی وہ تجلیِ جمال ہوں میں شیمِ مست ساقی کا خراب جامِ مے میں عکسِ ساقی دیکھ کر جس کے سر میں ہو سر سودائی دست</p>
	<p>دورِ عالم ہے اُسی کے گرد سر نور احمد نقطہ ہے پر کار کا</p>
	<p>ایضاً</p>
<p>اُسی کے نور سے روشن یہ گھر ہے ابنی او بریقِ حسنِ ابتو کہہ رہے کہ تو جانِ جہاں نورِ نظر ہے یہاں اب دوسرے کا کب گذر ہے</p>	<p>جمالِ اُس کا مرانورِ نظر ہے مرا یہ خرمنِ ہستی جلا دے مرے دل میں مری آنکھوں میں آٹھ محبت ہو تری یا تو ہو دل میں</p>

ترا اے جانِ جانِ یہ خاص گھر ہے کسی گلر کی کب ہم کو خبر ہے تو مضطرب ہے سب کیوں اس قدر ہے جنوں میری سچا کا پردہ در ہے	تو اس خلوت سر کے دل میں آ بیٹھ دماغ اپنا بسا ہے اُس کی بو سے اگر دل نے نہیں دیکھا کسی کو پری پہناں ہے پردہ میں حیا سے
	ہو عاشقِ لقا احمد کو جب سے تڑپتا مرغِ دل بے بال و پر ہے
	ایضاً
وہی دل میں ابھی نورِ نظر ہے مرادل آج اس لیلیٰ کا گھر ہے سمایا آنکھ میں مشعلِ نظر ہے مرادل ہی صدف اور وہ گہر ہے کسی کے درد کی کر کو خبر ہے کہ جیسے رات میں نورِ سحر ہے کہ جیسے عہدِ ہستی و تسر ہے	جمالِ یارِ ہر سو جلوہ گر ہے محبت نے مجھے مجنوں بنایا بسا دل میں وہ آ کر صورتِ عشق مری ہستی جناب اور وہ ہی دریا ہماری ہیکلی کو کون جانے مری ہستی میں ایسا ہی وہ پہناں ہے اُس کا حسن عینِ ہستی عشق

وہ اک دادیِ ایمن کا شجر ہے	نہالِ عشق کوئلے حق نہ سمجھو
جنر دیتا ہے خورشیدِ احد کی	جہاں احمدی نورِ سحر ہے
ایضاً	
دلِ شرابِ عشق سے محمور و مستانہ رہے عمر بھر و مثلِ محنوں کیوں نہ دیوانہ رہے خم تر اساقیِ سلامت اور پہانہ رہے روز و شبِ نین یہ تیرا جشنِ شانہ رہے یا الہی تا ابد آبادِ میخانہ رہے کفر و ایماں بھول کر محمورِ مستانہ رہے ایک کر دے تانہ کوئی خویش و بیگانہ رہے ہستیِ مہرِ مہم کا باقی نہ افسانہ رہے خوب گذرے ساقیا گر دورِ پہانہ رہے تیری الفت کا ہماری جان کا شانہ رہے	آرزو ہے جانِ محو روئے جانانہ رہے جس نے دیکھا ای پری رواں نظر تیرا جمال ہم خانا آلودگان کا تو ہی ہے فریادِ سر ای شہِ خیالِ مرادِ عاشقانِ آرامِ جاں دولتِ پیغمبر سے وحشتِ غم گم ہوئی زاہد ا جس نے پیا خجاندہ وحدت کا جام بیخودی سے ساقیا تو جملہ اہلِ بزم کو نشہ و سرت میں میری جان یوں گم کر کے پھر گوشتِ دیر و مخاں میں بائبانِ ماہ و ش ہو حیاتِ عشقانِ ای ماہر و تیرا جمال
احمد شوریہ سر کی یہ تمنا ہی مدام	

جاس خدائے شمع روپوش پر واندہ رہے

تمام شد

اطلاع

۱۳۳۷ھ

اس کتاب کے جملہ حقوق ہندوستان میں منشا ایکٹ ۱۹۱۱ء

محفوظ رکھنے کے لیے کوئی صاحب الامانت نامہ نہیں دیا

مذہب میں جتنی جلدیں مطلوب ہیں ان کی قیمت پیل انم کے پرت سے طلب فرمائیں

کامدہ قسم اول ہر حصہ ایک اور قسط میں ہر قسط پر ایک روپیہ
 زیادہ جلدیں خریدنے کے لیے ایک روپیہ فی قسط میں
 دیا جائیگا

المشاہدہ

حاجی علی حسین خاں

محکمہ اعلیٰ نصاب شایعہ پٹنہ

CALL No. { ۸۹۱۵۵۵۱ } ACC. NO. ۱۴۱۰۲

AUTHOR احمد شاه بھٹو -

TITLE کلیات احمد -

THE BOOK BELONGS TO

Date

No.

Date

No.



MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES :-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text-book and **10 Paise** per volume per day for general books kept over-due.